e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

آگرہ-لکھنؤ ایکسپریس وے پر بس میں آتشزدگی، مسافر محفوظ

اناؤ۔(یو این آئی) اتر پردیش میں ضلع اناؤ کے بانگر مؤ کوتوالی علاقے میں لکھنؤ - آگرہ ایکسپریس وے پر مسافر بس میں آگ لگ گئی، تاہم بس میں سوار تمام مسافر بروقت باہر نکل آئے اور وہ بڑے نقصان سے بال بال بچ گئے۔ پولس سرکل آفیسر اروند کمار نے پیر کے روز بتایا کہ آگرہ۔لکھنؤ ایکسپریس وے کے کلومیٹر نمبر 224 پر گہار پوروا گاؤں کے نزدیک اتوار کی رات تقریباً 9 بجے مسافر بس میں آگ لگ گئی۔ ڈرائیور نے انجن سے دھواں نکلتا دیکھ کر سڑک کنارے بس روک دی اور تمام مسافروں کو باہر نکلنے کو کہا۔ کچھ ہی دیر میں تمام مسافر بحفاظت بس سے باہر نکل آئے، جن کی تعداد 50 کے قریب تھی۔ جس کے بعد بس میں بڑی آگ بھڑک اٹھی۔ بس رائے بریلی سے سری گنگا نگر جا رہی تھی۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی جائے وقوعہ پر پہنچی پولیس اور فائر بریگیڈ کے عملہ کی بروقت کارروائی سے آگ پر قابو پالیا گیا۔ واقعہ شارٹ سرکٹ کے باعث پیش آیا۔

آبادی کا 48.8 فیصد حصہ سماجی تحفظ کے دائرے میں

نئی دہلی۔(یو این آئی) مرکزی وزیر محنت اور روزگار منسکھ مانڈویہ نے پیر کو کہا کہ ہندوستان کا سماجی تحفظ کا دائرہ 48.8 فیصد ہو گیا ہے اور 65 فیصد آبادی مرکزی حکومت کی اسکیموں کے تحت کم از کم ایک سماجی تحفظ کے فوائد کے دائرے میں ہے۔ یہاں غیر رسمی شعبے میں کارکنوں کے لیے رسمی اور سماجی تحفظ کا دائرہ: چیلنجز اور اختراعات کے موضوع پر دو روزہ بین الاقوامی سیمینار کا افتتاح کرتے ہوئے، مسٹر مانڈویہ نے کہا کہ سماجی تحفظ کو عام آدمی تک پہنچنا چاہیے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ وہ اپنی بنیادی ضروریات کو پورا کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ سماجی تحفظ کا تصور زمانہ قدیم سے رائج ہے اور یہ ایک مسلسل عمل ہے۔ عظیم فلسفی چانکیہ کا حوالہ دیتے ہوئے ڈاکٹر مانڈویہ نے اس بات پر زور دیا کہ غربت کی لکیر سے نیچے زندگی بسر کرنے والے لوگوں، خاص طور پر سماج کے سب سے نچلے طبقے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو ہر طرح کے فوائد اور زندگی جینے سے متعلق مناسب سہولیات ملنی چاہئیں۔

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴)شمارہ نمبر(۱۱۲)لکھنؤ، بروز منگل ۲۱-جنوری ۲۰۲۵ء، مطابق ۲۰/رجب المرجب -۱۴۴۶ھ صفحات-۸
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 112 Tuesday , January 21 2025 Pages -8

ڈونلڈ ٹرمپ نے 47ویں امریکی صدر کے عہدے کا لیا حلف

جو بائیڈن اور ان کی اہلیہ نے ڈونلڈ ٹرمپ اور میلانیا کا استقبال کیا، ٹرمپ ایگزیکٹو پاور کی حدود کو آگے بڑھانے، لاکھوں تارکین وطن کو ملک بدر کرنے، اپنے سیاسی دشمنوں کے خلاف انتقام اور عالمی سطح پر امریکا کے کردار کو تبدیل کرنے کے وعدے کے ساتھ 4 سالہ ایک اور ہنگامہ خیز میعاد کا آغاز

واشنگٹن (ایجنسی) ڈونلڈ ٹرمپ نے 47ویں امریکی صدر کے عہدے کا حلف اٹھالیا، جبکہ نائب صدر جے ڈی وینس نے بھی عہدے کا حلف اٹھایا۔ غیر ملکی خبر رساں اداروں 'اے ایف پی، رائٹرز' کی رپورٹس کے مطابق ڈونلڈ ٹرمپ نے سبکدوش ہونے والے صدر جو بائیڈن کے ہمراہ کیپیٹل ہل داخل ہوتے ہوئے کہا کہ 'گڈ مارننگ'، جبکہ جو بائیڈن نے اس سوال پر کہ کیسا محسوس کرتے ہیں، کہا کہ اچھا ہوں۔ حلف برداری کی تقریب میں سابق صدور بل کلنٹن اور ان کی اہلیہ ہیلری کلنٹن، جارج بش اور ان کی اہلیہ اور بارک اوباما بھی شریک رہے۔ اس کے علاوہ برطانیہ کے سابق وزیر اعظم بورس جانسن، دنیا کے امیر ترین آدمی ایلون مسک، میٹا کے مالک مارک زکر برگ، گوگل کے چیف ایگزیکٹیو اور دیگر بھی تقریب میں موجود ہیں۔ قبل ازیں، نومنتخب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اہلیہ کے ساتھ وائٹ ہاؤس پہنچے تھے، جہاں جو بائیڈن اور ان کی اہلیہ نے ڈونلڈ ٹرمپ اور میلانیا کا استقبال کیا۔ ڈونلڈ ٹرمپ ایگزیکٹو پاور کی حدود کو آگے بڑھانے، لاکھوں تارکین وطن کو ملک بدر کرنے، اپنے سیاسی دشمنوں کے خلاف انتقام اور عالمی سطح پر امریکا کے کردار کو تبدیل کرنے کے وعدے کے ساتھ 4 سالہ ایک اور ہنگامہ خیز میعاد کا آغاز کریں گے۔

نائب صدر جے ڈی وینس نے بھی عہدے کا حلف لیا

ڈونلڈ ٹرمپ کے عہدہ سنبھالنے سے قبل معاونین نے ایگزیکٹو کارروائیوں کی تفصیلات بتائیں ہیں جن پر وہ فوری طور پر دستخط کریں گے، جس میں بارڈر سیکیورٹی اور امیگریشن ان کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔

حلف اٹھانے کے بعد وائٹ ہاؤس میں عہدہ سنبھالنے والے عہدیدار نے صحافیوں کو بتایا تھا کہ صدر جنوبی سرحد پر قومی ایمرجنسی کا اعلان کریں گے، وہاں مسلح دستے بھیجیں گے اور سیاسی پناہ کے متلاشیوں کو میکسیکو میں اپنی امریکی عدالتی تاریخوں کا انتظار کرنے پر مجبور کرنے والی پالیسی دوبارہ شروع کریں گے۔ جو بائیڈن نے نومنتخب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے الوداعی ملاقات کی تھی، ڈونلڈ ٹرمپ کی حلف برداری 40 سال میں پہلی بار کیپیٹل ہل کے کینن روٹنڈا ہال میں ہوگی۔ ڈونلڈ ٹرمپ سے چیف جسٹس جان رابرٹس صدارت کا حلف لیں گے، واضح رہے کہ صدر ریگن کی حلف برداری بھی 1985 میں شدید سردی کے سبب اسی مقام پر ہوئی تھی۔ وائس آف امریکا نے رپورٹ کیا تھا کہ واشنگٹن میں شدید سردی کے پیش نظر تقریب کو بلڈنگ کے اندر منتقل کر دیا گیا ہے۔ وائس آف امریکا کے مطابق منتخب صدر ڈونلڈ ٹرمپ آج امریکی وقت کے مطابق صبح 11 بج کر 47 منٹ پر حلف اُٹھائیں گے، اور اسی مناسبت سے ان کی حلف برداری کے لیے اس وقت کا انتخاب کیا گیا ہے۔

ٹرمپ نے یوکرین کی جنگ ختم کرانے کا وعدہ کیا

تیسری جنگ عظیم نہیں ہونے دوں گا: نومنتخب امریکی صدر

ڈونالڈ ٹرمپ نے اپنی دوسری مدت کار سے پہلے ایک بڑی ریلی کی۔ اس دوران انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں چل رہی لڑائیوں کو روکتے ہوئے عالمی جنگ کے خدشہ کو ختم کر دیں گے۔ ریلی کے دوران انہوں نے کئی اہم اعلانات بھی کیے۔ اتوار کو واشنگٹن میں ہوئی اس ریلی میں ٹرمپ نے کہا کہ وہ تاریخی رفتار اور طاقت سے کام کریں گے اور ملک کے ہر بحران کا حل کر دیں گے۔ ٹرمپ نے لوگوں کو یقین دہانی کرائی کہ وہ امریکہ کو عظیم اور مضبوط بنانے کے لیے کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے۔ اس دوران انہوں نے تارکین وطن معاملے میں سختی برتنے کی اپنی بات پھر دہرائی۔ ڈونالڈ ٹرمپ نے میک امریکہ گریٹ اگین فتح ریلی میں یوکرین اور مغربی ایشیا میں چل رہی لڑائیوں پر کہا میں یوکرین میں جنگ کو ختم کراؤں گا۔

کانگریس نے بابا صاحب کی توہین کا کوئی موقع نہیں چھوڑا

ترامیم کے بعد ترامیم کرتے رہے لیکن کانگریس نے کبھی بھی درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور پسماندہ طبقات کو حقوق دلانے کی کوئی کوشش نہیں کی، سمودھان گورو ابھیان پروگرام سے سی ایم یوگی کا خطاب

گورکھپور۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے الزام لگایا کہ آئین کی دہائی دینے والی کانگریس نے بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی توہین کرنے کا موقع بھی موقع نہیں چھوڑا۔ بی جے پی شیڈیولڈ کاسٹ فرنٹ کے زیر اہتمام پیر کو یہاں سمودھان گورو ابھیان (میرا آئین - میری عزت نفس) پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کسی بھی آئین کی روح اس کی تمہید ہوتی ہے۔ یاد رہے کہ بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر نے 26 نومبر 1949 کو آئین کا مسودہ تیار کیا تھا اور اسے ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی میں پیش کیا تھا۔ اس کی تمہید میں دو الفاظ سیکولر اور سوشلسٹ نہیں تھے۔ کانگریس نے اپنے ذاتی مفادات کے لیے ایمرجنسی کے دوران رات کی تاریکی میں یہ دو الفاظ شامل کر بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کی توہین کی۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس لیڈر راہل گاندھی کس منہ سے آئین کے ساتھ گھوم پھر کر عوام کو بے وقوف بنانے کا کام کرتے ہیں۔ ترامیم کے بعد ترامیم کرتے رہے۔ لیکن کانگریس نے کبھی بھی درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور پسماندہ طبقات کو حقوق دلانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ وزیر اعلیٰ نے کانگریس اور ایس پی لیڈروں سے سوال کیا کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی یا جامعہ ملیہ یونیورسٹی میں درج فہرست ذات، درج فہرست قبائل یا پسماندہ طبقات کے نوجوانوں کے لیے داخلہ اور نوکریوں میں ریزرویشن کیوں نہیں ہے۔ ان کے لیڈر یہاں ریزرویشن کے معاملے پر خاموش کیوں ہیں؟

انہوں نے کہا کہ کانگریس کی طرح سماج وادی پارٹی بھی ایسی ہی ہے۔ یاد رہے قنوج کے میڈیکل کالج کا نام بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کے نام پر رکھا گیا تھا، سماج وادی پارٹی کی حکومت نے اس نام کو ہٹا دیا تھا۔ ہماری حکومت آئی تو میڈیکل کالج کو پھر بابا صاحب کے نام سے منسوب کر دیا گیا۔ سال 2012 میں جب اکھلیش یادو ریاست کے وزیر اعلیٰ بنے تو انہوں نے پہلے اعلان کیا تھا کہ ہم بابا صاحب اور سماجی انصاف کے تمام عظیم شخصیات کے لیے بنائی گئی یادگاروں منہدم کر دیں گے۔ تب بھارتیہ جنتا پارٹی نے کہا تھا کہ بی جے پی سماجی انصاف کے رہنماؤں کے خلاف اٹھنے والے ہر ہاتھ کو منہ توڑ جواب دینے کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئین کسی بھی خود مختار ملک کے شہریوں کی شان ہوتی ہے۔ آئین پورے ہندوستان کو شمال سے جنوب اور مشرق سے مغرب تک اتحاد کے دھاگے میں باندھ کر 140 کروڑ ہندوستانیوں کی عزت اور عزت نفس کی علامت ہے۔

بابا صاحب کے بنائے ہوئے اس آئین نے آئینی اقدار کی بنیاد پر ہندوستان کو دنیا کی اعلیٰ ترین جمہوریت کے طور پر شناخت دلائی۔ انہوں نے کہا کہ بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر ایک عظیم انسان تھے۔ ذاتی توہین برداشت کی۔ لیکن انہوں نے کبھی بھی اپنی ذاتی پسند و ناپسند کو قوم کی ترقی کی راہ میں حائل نہیں ہونے دیا۔ ان کی سوچ عوامی فلاح اور قوم کی فلاح تھی۔ یوگی نے کہا کہ بابا صاحب جیسے عظیم انسان کو آزادی کے بعد ملک میں بننے والی پہلی حکومت نے عزت نہیں دی۔ 1952 میں کانگریس نے بابا صاحب امبیڈکر کو انتخابات میں ہرانے کی پوری کوشش کی۔ جب بابا صاحب نے 1954 میں دوبارہ ضمنی انتخاب لڑنے کی کوشش کی تو کانگریس نے ان کے معاون کو توڑ دیا اور انہیں بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کے مقابلے میں کھڑا کر دیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کانگریس نے اپنے لیڈروں کی بڑی بڑی یادگاریں بنائیں لیکن بابا صاحب کی ایک بھی اسمارک نہیں بننے دیا۔

خانہ بدوش کی زندگی گزار رہے فلسطینیوں کی گھر واپسی شروع، پُرجوش نوجوانوں نے فتح کا پرچم لہرایا

غزہ (ایجنسی) تقریباً 15 مہینے کی لڑائی کے بعد غزہ میں جنگ بندی نافذ ہو چکی ہے۔ جنگ بندی نافذ ہوتے ہی فلسطینیوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور سڑکوں پر انہوں نے جشن منانا شروع کر دیا۔ وہیں دوسری طرف جنگ کے دوران بے گھر ہو کر پناہ گزین کیمپوں میں زندگی گزارنے پر مجبور ہونے والے فلسطینی اب اپنے گھروں کو واپس ہونے لگے ہیں۔ گھر واپسی کی بے قراری لوگوں میں صاف نظر آ رہی ہے۔ جنگ بندی نافذ ہونے سے قبل ہی ان لوگوں نے اپنی پیکنگ شروع کر دی تھی۔ جنگ کے دوران بے گھر ہوئے فلسطینیوں نے بہت ہی مشکل حالات میں اپنی زندگی گزاری ہے۔ اس دوران وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ بھٹکتے رہے۔ ان فلسطینیوں کی کئی درد بھری کہانیاں سامنے آئی ہیں۔ ان میں سے ایک کہانی ماجدہ ابوزراد کی ہے۔ وہ اپنے کنبہ کے ساتھ مواسی واقع ٹینٹ سٹی میں رہ رہی تھیں۔ غزہ میں جنگ شروع ہونے کے بعد اس کنبہ نے اپنے گھر میں کسی طرح خود کو محفوظ رکھا تھا۔ اب اس گھر کی خوبصورت یادیں رہ گئی ہیں۔ اسرائیل کی قید سے چھوٹے 90 فلسطینیوں کو لے کر بسیں رملہ سے تین کلومیٹر دور واقع بیتونیا قصبے میں پہنچیں تو لوگوں نے جشن منانا شروع کر دیا۔ ہزاروں کی تعداد میں جمع ہوئے فلسطینیوں نے بسوں کو پوری طرح سے گھیر لیا اور نعرے لگانے شروع کر دیے۔ کچھ پُرجوش نوجوان تو بسوں پر ہی جھنڈے لے کر چڑھ گئے۔ غزہ پر اسرائیلی حملے کے بعد ابوزراد خانہ بدوش کی زندگی گزار رہی ہیں۔ اپنے شوہر اور چھ بچوں کے ساتھ وہ غزہ پٹی میں ایک لمبی دوری ناپ چکی ہیں۔ زراد بتاتی ہیں کہ وہ سات بار اپنا ٹھکانہ چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور ہوئی ہیں۔ ہر بار ان کی پہچان اور زیادہ غیر واضح ہوئی ہے۔ اس دوران زراد کے کنبہ کو اسکولوں کے کمروں میں اجنبیوں کی بھیڑ میں بھی سونا پڑا۔ اب جبکہ جنگ بندی نافذ ہو چکی ہے، یہ کنبہ پھر سے گھر کی طرف واپس لوٹ رہا ہے۔ انہیں امید ہے کہ وہ شمال میں چھوٹ گئے اپنے رشتہ داروں سے پھر سے مل سکیں گے۔

لکھیم پور کھیری تشدد معاملہ

آشیش مشرا پر گواہوں کو متاثر کرنے کا الزام، سپریم کورٹ نے جانچ کا دیا حکم

نئی دہلی۔ سپریم کورٹ نے سابق مرکزی وزیر اجے مشرا ٹینی کے بیٹے آشیش مشرا کی طرف سے 2021 میں کسانوں کے احتجاج کے دوران لکھیم پور کھیری میں آٹھ لوگوں کی ہلاکت سے متعلق کیس سے وابستہ گواہوں کو متاثر کرنے کے الزامات کی جانچ کرنے کی آج اتر پردیش پولیس کو ہدایات دیں۔ جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس این کوتیسوار سنگھ کی بنچ نے متعلقہ فریقوں کو ہدایت دی کہ وہ متعلقہ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے سامنے الزامات (گواہوں کو مبینہ طور پر دھمکانے) سے متعلق تمام دستاویزات پیش کریں۔ عدالت عظمیٰ نے پولیس افسر کو چار ہفتوں میں رپورٹ پیش کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔ متوفی کے اہل خانہ کی طرف سے پیش ہونے والے ایڈوکیٹ پرشانت بھوشن نے بنچ کے سامنے دعویٰ کیا کہ ملزم اپنی ضمانت کی شرائط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گواہوں کو متاثر کر رہا ہے۔ اس کے برعکس ملزم کے وکیل سدھارتھ دوے نے دلیل دی کہ درخواست گزار میڈیا کی سرخیاں بٹورنے کے لیے ایسے الزامات لگاتا رہتا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ جہاں تک (گواہوں کو متاثر کرنے) الزامات کا تعلق ہے، تو جواب دہندہ بھی موقع پر موجود نہیں تھا۔ اس پر بنچ نے کہا اس طرح کے مواد کی سچائی، صداقت اور معتبریت کا پتہ پولیس لگا سکتی ہے، جسے رپورٹ پیش کرنی چاہیے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ جنوری 2023 میں عدالت عظمیٰ نے اس معاملے میں آشیش مشرا کو عبوری ضمانت دی تھی اور جیل سے رہائی کے ایک ہفتے کے اندر انہیں اتر پردیش چھوڑنے کا بھی حکم دیا تھا۔ یہ حکم (جس میں ابتدائی طور پر کئی بار توسیع کی گئی) اس کے بعد بھی نافذ رہا۔ اکتوبر 2021 میں اتر پردیش کے لکھیم پور کھیری ضلع میں آٹھ افراد مارے گئے تھے۔

راہل گاندھی نے 'ایمس دہلی' سے متعلق مرکز اور دہلی حکومت کو لکھا خط، کہا 'مریضوں کے اہل خانہ کو ملے بہتر سہولیات'

نئی دہلی۔ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر اور کانگریس رہنما راہل گاندھی نے ایک بار پھر ایمس معاملے میں مرکزی اور ریاستی حکومت پر جم کر حملہ بولا ہے۔ انہوں نے ایمس کے حالات، مریضوں اور ان کے اہل خانہ کو مناسب سہولیات فراہم کرنے کے حوالے سے دہلی کے وزیر اعلیٰ اور مرکزی وزیر صحت کو خط لکھا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اس حوالے سے ایک پوسٹ بھی کیا ہے۔ پوسٹ میں انہوں نے مطلع کیا ہے کہ "پورے ملک سے دہلی ایمس آنے والے مریضوں اور ان کے اہل خانہ کو بہتر سہولیات فراہم کرانے کے لیے دہلی کے وزیر اعلیٰ اور مرکزی وزیر صحت کو خط لکھا ہے۔" راہل گاندھی نے اپنے خط کے حوالے سے مزید لکھا ہے کہ "گزشتہ دنوں میں نے دیکھا کہ شدید سردی میں یہ میٹرو اسٹیشن کے نیچے سونے کو مجبور ہیں، جہاں نہ تو پینے کے پانی کا انتظام ہے اور نہ ہی بیت الخلا کا۔ آس پاس کوڑے، کچرے کا بھی ڈھیر لگا رہتا ہے۔" علاوہ ازیں انہوں نے پوسٹ میں لکھا کہ "اتنی بڑی تعداد میں مریضوں کا دہلی ایمس آنا یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ لوگ جہاں رہتے ہیں وہاں انہیں سستی اور اچھی کوالٹی کی صحت کی سہولیات نہیں مل رہی ہیں۔" راہل گاندھی نے اپنی پوسٹ میں [illegible] امید کرتا ہوں [illegible] دہلی کے وزیر اعلیٰ اور مرکزی وزیر صحت اس انسانی بحران کو حل کرنے کے لیے فوری اقدامات کریں گے۔ ساتھ ہی امید ہے کہ مرکزی حکومت آئندہ بجٹ میں پبلک ہیلتھ کیئر سسٹم کو مضبوط کرنے کے لیے ضروری اقدامات کرے گی اور اس کے لیے ضروری وسائل میں اضافہ کرے گی۔" راہل گاندھی نے اس سے قبل ایمس کا اچانک دورہ کیا تھا جس کا ویڈیو اپنے یوٹیوب چینل پر ڈالی تھی۔ اس میں انہوں نے کہا تھا کہ [illegible] نظام پوری طرح سے تباہ ہو چکا ہے۔

راہل گاندھی کو سپریم کورٹ سے راحت

ہتک عزت معاملے میں عدالت کی کارروائی پر روک

نئی دہلی۔ لوک سبھا میں حزب مخالف کے رہنما راہل گاندھی کو سپریم کورٹ نے پیر کو بڑی راحت دے دی۔ عدالت نے ان کے خلاف دائر ہتک عزت معاملے میں نچلی عدالت کی کارروائی پر اگلے حکم تک عبوری روک لگا دی ہے۔ یہ معاملہ سال 2019 میں لوک سبھا انتخاب کے دوران چائباسا میں راہل گاندھی کے ذریعہ بی جے پی رہنما امیت شاہ کو لے کر کیے گئے تبصرہ کا ہے۔ امیت شاہ کے خلاف تبصرہ کے لیے توہین عزت معاملہ منسوخ کرنے سے متعلق راہل گاندھی کی عرضی پر آج سپریم کورٹ میں سماعت ہوئی۔ اس سلسلے میں جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس سندیپ مہتا کی بنچ نے راہل گاندھی کی اپیل پر جواب مانگتے ہوئے جھارکھنڈ حکومت اور بی جے پی رہنما کو نوٹس جاری کیا۔ حالانکہ سپریم کورٹ نے آج ٹرائل کورٹ کی کارروائی پر روک لگا دی ہے۔ واضح ہو کہ بی جے پی رکن نوین جھا نے امیت شاہ کے خلاف تبصرہ کے لیے 2019 میں راہل گاندھی کے خلاف معاملہ درج کرایا تھا۔ راہل گاندھی نے مقدمہ ختم کرنے کے لیے جھارکھنڈ ہائی کورٹ میں عرضی داخل کی تھی لیکن گزشتہ سال فروری میں دیے گئے حکم میں ہائی کورٹ نے مقدمہ کو خارج کرنے سے منع کر دیا تھا۔ اس کے خلاف سپریم کورٹ پہنچے راہل گاندھی کی پیروی سینئر وکیل ابھیشیک منو سنگھوی نے کی۔

آرجی کر عصمت دری وقتل کیس

سیالدہ عدالت نے سنائی سنجے رائے کو تاحیات قید کی سزا

جج نے 18 جنوری کو ہی واضح کر دیا تھا کہ اس معاملے میں زیادہ سے زیادہ سزا 'پھانسی' ہو سکتی ہے، اور کم از کم سزا 'تاحیات قید' کی سنائی جا سکتی ہے

کولکاتہ۔ مغربی بنگال کے سیالدہ کورٹ نے آج آر جی کر میڈیکل کالج کی زیر تربیت خاتون ڈاکٹر کی عصمت دری وقتل معاملے میں سزا کا اعلان کر دیا۔ عدالت نے اس عصمت دری وقتل معاملہ میں قصوروار قرار دیے گئے سنجے رائے کو تاحیات قید کی سزا سنائی ہے۔ ساتھ ہی عدالت نے سنجے پر 50 ہزار روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا ہے۔ متاثرہ زیر تربیت ڈاکٹر کے والد نے سنجے رائے کے لیے سزائے موت کا مطالبہ کیا تھا، لیکن عدالت نے اس معاملہ میں دی جانے والی کم از کم سزا یعنی تاحیات قید کی سزا سنائی۔ آج فیصلہ سناتے ہوئے عدالت نے کہا کہ یہ کوئی معاملہ جرم نہیں ہے، لیکن اس نے اسے 'ریئریسٹ آف دی ریئر' نہیں کہا۔ اس دوران عدالت نے مغربی بنگال حکومت کو حکم دیا کہ وہ مہلوکہ کی فیملی کو 17 لاکھ روپے کا معاوضہ دے۔ جب عدالت نے سنجے رائے کو تاحیات قید کی سزا سنائی تو وہ جج کے سامنے بار بار یہی کہتا دکھائی دیا کہ "میں قصوروار نہیں ہوں۔ مجھے پھنسایا جا رہا ہے۔ میں نے کوئی جرم نہیں کیا ہے۔" سزا کے اعلان سے پہلے بھی سنجے رائے لگاتار خود کو بے قصور بتا رہا تھا۔ آج عدالت میں جب سنجے کو پیش کیا گیا تو جج نے اس سے کہا کہ تم قصوروار ہو، کیا سزا پر تمہیں کچھ کہنا ہے؟ جواب میں سنجے رائے نے کہا کہ میں قصوروار نہیں ہوں۔ مجھے پھنسایا گیا ہے۔ بہت کچھ برباد ہو گیا ہے۔ میں نے کوئی جرم نہیں کیا ہے۔ مجھ پر جرم قبول کرنے [illegible]

عصمت دری وقتل معاملہ میں قصوروار قرار دیا تھا، تو اس وقت ہی واضح کر دیا تھا کہ اس معاملہ میں زیادہ سے زیادہ سزا 'موت' اور کم از کم سزا تاحیات قید ہو سکتی ہے۔ عصمت دری وقتل کے جرم میں سنجے رائے کے خلاف سزا سنائے جانے کا عمل آج مکمل ہو گیا، لیکن ثبوتوں سے چھیڑ چھاڑ سے متعلق سی بی آئی کی جانچ چلتی رہے گی۔ اس معاملے میں سماعت کے دوران سی بی آئی کے وکیل نے کہا کہ ہم نے ثبوت پیش کیے ہیں۔ ہم نے قانون کے حساب سے کام کیا ہے۔ سی بی آئی نے بتایا کہ "متاثرہ 36 گھنٹے ڈیوٹی پر تھی، کام کی جگہ پر اس کے ساتھ عصمت دری [illegible]

فیصلے سے ممتا بنرجی خوش نہیں

'ہم سب نے سزائے موت کا مطالبہ کیا تھا'

کولکاتہ۔ آر جی کر اسپتال کی زیر تربیت ڈاکٹر کی عصمت دری وقتل معاملے میں مجرم سنجے رائے کو عدالت نے آج عمر قید کی سزا سنا دی۔ عدالت کے فیصلے سے مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی خوش نظر نہیں آ رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ عدالت کے فیصلے سے مطمئن نہیں ہیں۔ ہم سب نے سزائے موت کا مطالبہ کیا تھا لیکن عدالت نے عمر قید کی سزا سنائی ہے۔ ساتھ ہی ممتا بنرجی نے دعویٰ کیا کہ معاملے کی تحقیقات کا ذمہ کولکاتا پولیس سے جبراً لے لیا گیا۔ اگر تحقیقات کا ذمہ کولکاتا پولیس کے پاس ہوتا تو یقیناً مجرم کو موت کی سزا ہوتی۔ ممتا بنرجی نے سی بی آئی کی تحقیقات پر بھی سوال اٹھایا ہے۔ مذکورہ باتیں انہوں نے مرشدآباد ضلع میں نامہ نگاروں سے گفتگو کے دوران کہیں۔ وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے کہا کہ "ہمیں نہیں معلوم کہ تحقیقات کیسے کی گئی۔ ریاستی پولیس کی جانب سے ایسے ہی معاملوں میں کی گئی تحقیقات میں موت کی سزا کو [illegible]

یاسین ملک کو جموں میں پیشی کیلئے ویڈیو کانفرنسنگ کی سہولت فراہم کرنے کی ہدایت

نئی دہلی۔ (یو این آئی) سپریم کورٹ نے جموں و کشمیر لبریشن فرنٹ (جے کے ایل ایف) کے سربراہ یاسین ملک کی ورچول پیشی کے لیے جموں کی متعلقہ خصوصی عدالت میں ویڈیو کانفرنسنگ کی سہولت فراہم کرنے کی آج ہدایت دی، جو 1989 میں روبیہ سعید کے اغوا اور 1990 کی سری نگر فائرنگ کے مقدمات کے ملزم ہے اور دہلی کی تہاڑ جیل میں بند ہے۔ جسٹس ابھے ایس اوکا اور اجل بھوئیاں کی بنچ نے متعلقہ فریقوں کے دلائل سننے کے بعد جموں و کشمیر اور لداخ ہائی کورٹ کے رجسٹرار جنرل کو یہ ہدایت دی۔ بنچ نے ملک کے لیے خصوصی عدالت کی سماعت میں ورچول طور پر شرکت کرنے کے لیے ویڈیو کانفرنسنگ کی مناسب سہولت کو یقینی بنانے کے لیے ہدایات جاری کیں۔ اس کے ساتھ ہی دہلی ہائی کورٹ کے رجسٹرار (ٹیکنالوجی) سے کہا گیا ہے کہ وہ یہ چیک کریں کہ آیا تہاڑ جیل میں ویڈیو کانفرنسنگ کی سہولت ٹھیک سے کام کر رہی ہے یا نہیں۔ یاسین ملک دہلی کی تہاڑ جیل میں بند ہے اور دہشت گردی کی سرگرمیوں کو ڈھاوا دینے کے لیے مالی مدد فراہم کرنے کے ایک دیگر مقدمے میں وہ عمر قید کی سزا کاٹ رہا ہے۔ سنٹرل [illegible]

تین یرغمالیوں کے بدلے اسرائیلی جیلوں سے 90 فلسطینی قیدی رہا

اپنوں سے مل کر چھلکے آنسو، دیکھیے جذباتی مناظر

غزہ (ایجنسی) اسرائیل نے تین یرغمالیوں کی رہائی کے بدلے دیر رات اپنی جیلوں سے 90 فلسطینی سکیورٹی قیدیوں کو رہا کر دیا۔ رہائی پانے والے فلسطینیوں میں سے کچھ لوگوں کو رام اللہ اور مشرقی یروشلم میں ان کے گھروں میں لے جایا گیا ہے۔ ان قیدیوں میں مغربی کنارے کے 78 رہائشی شامل ہیں، جنہیں اوفر جیل کے قریب بیٹونیا چیک پوائنٹ پر رہا کیا گیا۔ معاہدے کے پہلے مرحلے کے تحت رہا ہونے والے فلسطینی قیدیوں کی پہلی کھیپ کو مغربی کنارے کی عفر جیل پہنچایا، جہاں اسرائیلی فوج اور ریڈ کراس کے نمائندوں نے ہر قیدی کی شناخت کی تصدیق کی اور ان کو رہا کرنے سے پہلے ان کا طبی معائنہ کیا۔ بقیہ 12 قیدیوں کو رہا کرنے کے بعد مشرقی یروشلم میں ان کے گھروں کو پہنچا دیا گیا۔ آج رہائی پانے والے فلسطینی قیدیوں میں ایک نابالغ بچی سمیت 69 خواتین اور آٹھ نابالغ بچے اور 12 مرد شامل ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ جنگ بندی معاہدے کے پہلے مرحلے کے دوران تقریباً 2000 قیدیوں کو رہا کرنے کا منصوبہ ہے۔ تقریباً تین گھنٹے تاخیر سے نافذ ہونے والے جنگ بندی معاہدے کے تحت سب سے پہلے حماس نے غزہ سے تین اسرائیلی یرغمالیوں کو رہا کیا۔ فلسطینی تنظیم حماس نے اتوار کی شام کو تین خواتین اسرائیلی یرغمالیوں کو ریڈ کراس کے حوالے کیا۔ اسرائیلی فوج نے یرغمالیوں کی رہائی کی تصدیق کرتے کہا کہ تینوں یرغمالی اسرائیل میں اپنے اپنے گھر پہنچ چکے ہیں۔ اسرائیلی فوج نے کہا کہ رہا ہونے والے یرغمالیوں میں رومی جونین، ایملی دماری اور دورون شطمبر خیر شامل ہیں جنہیں حماس نے 471 دنوں کی جنگ کے بعد معاہدے کے تحت رہا کیا ہے۔ وہیں حماس نے یرغمالیوں کی رہائی سے متعلق ایک ویڈیو بھی جاری کیا ہے۔ اس ویڈیو میں حماس کے جنگجو اسرائیلی یرغمالیوں کو رہائی سے قبل "گفٹ بیگ" اور سرٹیفکیٹ" دے رہے ہیں۔ ان گفٹ بیگس میں مبینہ طور پر قید کے دوران لی گئیں ان کی تصاویر سمیت دیگر چیزیں رکھی گئی ہیں۔ اس ویڈیو میں دکھایا گیا ہے کہ حماس یرغمالیوں کو غزہ شہر کے ایک مرکزی چوک پر ایک میٹنگ پوائنٹ پر لے جا رہے ہیں اور موقعے پر موجود بڑی تعداد میں بندوق برداروں کے ساتھ فلسطینی عوام گانا گا رہے ہیں اور نعرے لگا رہے ہیں۔ حماس کی تحویل سے یرغمالیوں کو حاصل کرنے کے بعد ریڈ کراس نے انہیں اسرائیلی فوج کے حوالے کیا، جہاں ابتدائی طبی جانچ کے بعد انہیں ہیلی کاپٹر سے اسرائیل میں ایک اسپتال لے جایا گیا۔ وہاں ڈاکٹروں نے مختلف جانچ کے بعد

غزہ جنگ بندی معاہدے کے تحت اسرائیلی یرغمالیوں کو ریڈ کراس منتقل کیا گیا

یروشلم، 19 جنوری (یو این آئی) اسرائیل نے اتوار کی سہ پہر اس بات کی تصدیق کی کہ حماس نے غزہ میں تین اسرائیلی یرغمال خواتین کو ریڈ کراس کے حوالے کر دیا ہے۔ جنگ بندی کا معاہدہ 7 اکتوبر 23 کو حماس کے حملے کے دوران ان کے اغوا کے 15 ماہ سے زائد عرصے بعد عمل میں آیا۔ اسرائیلی فوج اور شن بیٹ ڈومیسٹک سیکیورٹی ایجنسی نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ ریڈ کراس نے انہیں مطلع کیا ہے کہ تینوں یرغمالی غزہ میں اسرائیلی فورسز کے ساتھ میٹنگ پوائنٹ کی طرف جا رہے ہیں۔ وہاں سے انہیں غزہ سرحد کے اسرائیلی جانب ایک فوجی چوکی پر لے جایا جائے گا۔ جہاں وہ فوجی ہیلی کاپٹر کے ذریعے تل ابیب کے باہر ایک اسپتال لے جانے سے پہلے اپنے اہل خانہ کے ساتھ دوبارہ ملیں گے۔ ریڈ کراس نے اسرائیل کو مطلع کیا کہ ابتدائی طبی معائنے سے پتہ چلتا ہے کہ رہا کئے گئے لوگ 'اچھی' حالت میں ہیں۔ یہ تین مرحلوں پر مشتمل معاہدے کے تحت یرغمالیوں کی یہ پہلی رہائی ہے جس نے اکتوبر 2023 میں شروع ہونے والی لڑائی کو روک دیا۔ مجموعی طور پر 90 فلسطینی قیدیوں کو اتوار کو اسرائیلی جیلوں سے رہا کیا جائے گا۔ معاہدے کے تحت سینکڑوں فلسطینیوں کے بدلے 33 مغویوں کی رہائی متوقع ہے۔

ان کی حالت خاندانوں کو بہتر بتاتے ہوئے اپنے گھر لوٹنے اور اہل خانہ سے ملنے کی اجازت دے دی۔ اسرائیل کے ٹیل ہاشومر ہسپتال کے ڈائریکٹر ڈاکٹر نے ایک بیان میں کہا کہ رہائی پانے والے یرغمالیوں کی جسمانی حالت اچھی ہے۔ وہ اپنے خاندان کے لوگوں کے ساتھ دوبارہ مل سکتیں ہیں۔ وہیں جنگ بندی معاہدے کے نفاذ کے غزہ میں بندوقیں خاموش ہو گئی ہیں اور بے گھر فلسطینی جوق در جوق اپنے تباہ حال گھروں کی طرف لوٹنا شروع ہو گئے ہیں۔

رہا کیے گئے افراد میں پاپولر فرنٹ فار دی لبریشن آف فلسطین کی رہنما خالدہ جرار بھی شامل ہیں۔ خبر رساں ادارے روئٹرز کے مطابق، آج رہا کیے گئے زیادہ تر افراد کو حال ہی میں حراست میں لیا گیا تھا اور ان پر کوئی مقدمہ نہیں چلایا گیا اور سزا بھی نہیں سنائی گئی تھی۔ فائر بندی کے پہلے مرحلے کے دوران، توقع ہے کہ اسرائیل تقریباً 900،1 فلسطینی قیدیوں اور نظر بندوں کو رہا کرے گا، جب کہ حماس کے قریب 33 اسرائیلی یرغمالیوں کو رہا کرنے کی توقع ہے۔ حماس کا کہنا ہے کہ ہر اسرائیلی یرغمالی کی رہائی کے بدلے 30 فلسطینی قیدیوں کو اسرائیلی جیلوں سے رہا کیا جائے گا۔ جرار پاپولر فرنٹ فار دی لبریشن آف فلسطین کی ایک سرکردہ رہنما ہیں۔ اسرائیل، امریکہ اور یورپی یونین نے اس گروپ کو "دہشت گرد تنظیم" قرار دیا ہے۔ جرار پچھلی دہائی کے بیشتر عرصے سے جیل کے اندر اور باہر رہی ہیں، اس سے قبل انہیں اشتعال انگیزی جیسے الزامات میں سزا سنائی گئی تھی۔ خالدہ جرار کے اعزہ واقارب نے انہیں خوش آمدید کہا۔ رہائی پانے والی پہلی فلسطینی قیدیوں میں سے ایک نے خبر رساں ادارے اے ایف پی کو بتایا کہ آزادی کی طرف ان کا سفر اتوار کی سہ پہر تین بجے شروع ہوا، جہاں انہیں جیل سے لے جا کر اسرائیل۔غزہ بیریئر کے قریب منتقل کر دیا گیا۔ فلسطینی صحافی، بشریٰ الطویل، نے کہا کہ انہیں دوسرے قیدیوں سے معلوم ہوا تھا کہ انہیں رہائی مل جائے گی۔ بشریٰ الطویل کو مارچ 2024 میں قید کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا،" وکلاء نے انہیں بتایا کہ (فائر بندی) ڈیل کا اعلان کر دیا گیا ہے اور یہ عمل درآمد کے مرحلے میں ہے۔" لیکن یہ "انتظار بہت مشکل تھا۔ مگر اللہ کا شکر ہے، ہمیں یقین تھا کہ کسی بھی لمحے ہمیں رہا کر دیا جائے گا۔" انہوں نے مزید کہا کہ" وہ اپنے والد کے بارے میں فکر مند رہتی ہے، جو اب بھی اسرائیلی جیل میں قید ہیں۔" حالانکہ ان کا کہنا تھا کہ انہیں خبر ملی ہے کہ فائر بندی کے معاہدے کے ایک حصے کے طور پر بعد میں ان کے والد کو بھی رہا کیا جائے گا۔ فائر بندی کے معاہدے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے، عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) کے سربراہ نے متنبہ کیا ہے کہ غزہ کے لوگوں کی بڑے پیمانے پر صحت کی ضروریات" کو پورا کرنا ایک" پیچیدہ اور چیلنجنگ کام" ہوگا۔ ڈبلیو ایچ او کے ڈائریکٹر جنرل ٹیڈروز ایڈہانوم گیبریاسس نے کہا کہ" یرغمالیوں اور قیدیوں کی رہائی کے عمل کا آغاز" ان لاکھوں لوگوں کے لیے بڑی امید افزاء ہے جن کی زندگیاں تنازعات کی وجہ سے تباہ ہو چکی ہیں۔" انہوں نے کہا کہ یہ وہ گھڑی ہے جس کا میں منتظر تھا اور جس کے لیے اپیلیں کی تھیں۔ تاہم، انہوں نے مزید کہا کہ" غزہ میں تباہی کی وسعت، آپریشنل پیچیدگی اور دیگر رکاوٹوں کو دیکھتے ہوئے، بڑے پیمانے پر صحت کی ضروریات کو پورا کرنا اور صحت کے نظام کی بحالی ایک پیچیدہ اور چیلنجنگ کام ہوگا۔" دریں اثنا اقوام متحدہ کا کہنا ہے کہ اتوار کو 630 سے زیادہ امدادی ٹرک غزہ میں داخل ہوئے ہیں۔

جنگ بندی کے دوران غزہ میں بلا روک ٹوک مکمل رسائی کی ضرورت: ڈبلیو ایچ او

جینوا (ایجنسی) (سوئٹزرلینڈ): ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے اتوار کو کہا کہ غزہ میں تباہی اس قدر بڑے پیمانے پر ہوئی ہے کہ وہاں صحت کی بڑی ضروریات کو پورا کرنا اور نظام صحت کو بحال کرنا ایک چیلینجنگ کام ہوگا۔ ڈبلیو ایچ او کے سربراہ ٹیڈروز ایڈہانوم گیبریاسس نے کہا کہ عالمی ادارہ اسرائیل اور حماس کے بیچ جنگ بندی کے دوران غزہ میں انتہائی ضروری امداد پہنچانے کے لیے تیار ہے، لیکن ایسا کرنے کے لیے اسے پورے علاقے میں منظم رسائی" کی ضرورت ہوگی۔ قابل ذکر ہے کہ 15 مہینوں پر محیط اسرائیل کی بہیمانہ جنگ کے دوران غزہ کی پٹی کا صحت کا بنیادی ڈھانچہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ ڈبلیو ایچ او کے سربراہ نے جنگ بندی کا خیر مقدم کرتے ہوئے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا کہ یہ معاہدہ) ان لاکھوں لوگوں کے لیے بڑی امید لائے گا جن کی زندگیاں اس تنازع سے تباہ ہو چکی ہیں"۔ اسی کے ساتھ انہوں نے کہا کہ غزہ میں تباہی کے پیمانے، آپریشنل پیچیدگی اور رکاوٹوں کے پیش نظر بڑے پیمانے پر صحت کی ضروریات کو پورا کرنا اور غزہ میں صحت کے نظام کو بحال کرنا ایک پیچیدہ اور چیلینجنگ کام ہوگا۔" انہوں نے کہا کہ" صحت کا عالمی ادارہ خطے کی اہم ضروریات کو پورا کرنے کے لیے تیار ہے لیکن آپریشنز میں رکاوٹ بننے والی سکیورٹی رکاوٹوں کو دور کیا جانا چاہیے"۔ ڈبلیو ایچ او نے ایک بیان میں کہا کہ ڈبلیو ایچ او کو زمین پر ایسے حالات کی ضرورت ہے جس میں غزہ کی آبادی تک منظم رسائی کی اجازت ہو، تمام ممکنہ سرحدوں اور راستوں سے امداد کی آمد کو قابل بنایا جائے اور ضروری اشیاء کے داخلے پر پابندیاں ہٹائی جائیں۔" واضح رہے کہ جنگ بندی تک غزہ کو دی جانے والی امداد کے حجم اور نوعیت پر اسرائیل کا کنٹرول ہے۔ عالمی ادارے نے انتباہ دیتے ہوئے کہ آگے صحت کے چیلنجز بہت زیادہ ہیں اور غزہ کے تباہ حال نظام صحت کی تعمیر نو میں اربوں کی سرمایہ کاری" کی ضرورت ہوگی۔ پچھلے ہفتے ڈبلیو ایچ او نے یہ تخمینہ 10 بلین ڈالر سے زیادہ بتاتے ہوئے کہا کہ غزہ کے 36 ہسپتالوں میں سے صرف نصف جزوی طور پر کام کر رہے ہیں، تقریباً تمام ہسپتال تباہ ہو چکے ہیں اور صرف 38 فیصد بنیادی صحت کی دیکھ بھال کے مراکز کام کر رہے ہیں۔" حماس کے زیر انتظام علاقے میں وزارت صحت کے فراہم کردہ اعداد و شمار کی بنیاد پر جسے اقوام متحدہ قابل اعتماد سمجھتا ہے، ڈبلیو ایچ او نے غزہ میں جنگ کے نتیجے میں 46,600 سے زیادہ افراد ہلاک اور 110,000 سے زیادہ زخمی بتائے ہیں۔ ان زخمیوں میں سے ایک چوتھائی کو" زندگی بدلنے والے زخموں کا سامنا ہے اور انہیں مسلسل بحالی کی ضرورت ہوگی۔ ڈبلیو ایچ او نے مزید کہا کہ تقریباً 12,000 لوگوں کو فوری طور پر علاج کے لیے کسی اور جگہ سے منتقل کرنے کی ضرورت ہے۔

جنگ بندی اور قضیہ فلسطین: 'حماس نے وہ کر دکھایا جو پی ایل او اور فتح نہ کر سکے'

غزہ (ایجنسی) دونوں فریقین کے درمیان وہ امن معاہدے طے ہو چکا ہے جو قطری مذاکرات کاروں کے مطابق مئی میں بھی پیش کیا گیا تھا جس پر حماس نے تو اتفاق کیا تھا لیکن اسرائیل واک آؤٹ کر گیا تھا۔ مئی 2024ء اور جنوری 2025ء میں واحد فرق صرف ڈونلڈ ٹرمپ کا ہے۔ صدر جو بائیڈن نے امریکی نشریاتی ادارے سی بی ایس کو انٹرویو دیتے ہوئے صدارتی دفتر میں اپنے آخری ایام کے بارے میں بتایا کہ کیسے علی الاعلان خود کو صیہونی کہنے والے بائیڈن، وزیراعظم بنیامن نیتن یاہو کی خودسری کے آگے بے بس تھے۔ معاملے کو سمجھنے کے لیے ڈیموکریٹک صدر جو بائیڈن کے انٹرویوز دیکھیے یا انہیں پڑھیں کہ کیوں وہ غزہ میں نسل کشی کی حمایت کرتے رہے، اسے فنڈنگ اور ہتھیار مہیا کرتے رہے۔ جب آخرکار امن معاہدے پر اتفاق ہو گیا تو جو بائیڈن نے نائب صدر کاملا ہیرس اور اسٹیٹ سیکریٹری انٹونی بلنکن کے ہمراہ میڈیا سے گفتگو کی۔ جب ایک صحافی نے سوال کیا کہ امن معاہدے کے لیے انہیں یا نومنتخب ڈونلڈ ٹرمپ، کس کو زیادہ کریڈٹ جانا چاہیے تو واضح طور پر جو بائیڈن اس سوال پر اُکتائے ہوئے نظر آئے اور جواباً سوال کر ڈالا کہ 'کیا یہ لطیفہ ہے؟' صحافی کا یہ سوال اتنا دشوار نہیں تھا جتنا کہ کچھ صحافیوں نے انٹونی بلنکن کو اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ کی الوداعی بریفنگ کے دوران مشکل میں ڈال دیا اور انہیں غزہ کی نسل کشی اور بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزیوں کی حمایت کرنے پر تنقید کا نشانہ بنایا۔ یہ سچ ہے کہ ڈونلڈ ٹرمپ اور پراپرٹی ٹائیکون اسٹیو وٹکوف کی سربراہی میں مشرق وسطیٰ کی ٹیم نے امن معاہدے پر رضامندی کے لیے نیتن یاہو پر بہت دباؤ ڈالا۔ میڈیا رپورٹس میں سامنے آیا کہ اسٹیو وٹکوف 11 جنوری کو اسرائیل پہنچے اور وزیراعظم سے ملاقات کا مطالبہ کیا۔ انہیں کہا گیا کہ آج یہودیوں کی عبادت کا دن سبت ہے اس لیے وزیراعظم سے ان کی ملاقات اگلے روز ہو پائے گی۔ لیکن اسٹیو وٹکوف نے اسی دن ملاقات کے لیے زور دیا اور دوحہ جانے سے قبل اسرائیلی وزیراعظم سے ملاقات کی جہاں مذاکرات کا حتمی مرحلہ ہونا طے پایا تھا۔ مبصرین کا خیال ہے کہ اسٹیو وٹکوف اور وزیراعظم بنیامن نیتن یاہو کے درمیان اس ملاقات نے معاہدے کو حتمی انجام پر پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ ڈونلڈ ٹرمپ کے اقدامات کو درست انداز میں سمجھنے کی ضرورت ہے تاکہ ان کے حوالے سے غلط تاثر نہ جائے۔ اپنے پہلے صدارتی دور میں ڈونلڈ ٹرمپ نے آخری ایام میں امریکی سفارت خانے کو یروشلم منتقل کیا تھا، گولان کی پہاڑیوں پر اسرائیل کے قبضے کو تسلیم کیا تھا، مغربی کنارے پر آبادکاری کے لیے رضامندی ظاہر کی تھی اور سب سے بڑھ کر بنیامن نیتن یاہو کے لیے ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کے ساتھ جوہری معاہدے کو ختم کیا تھا۔ ایران کے ساتھ جوہری معاہدہ ٹرمپ کے پیش رو باراک اوباما کی بڑی سفارتی کامیابی تھی۔ سب سے آخر میں 2020ء اور 2021ء میں اسرائیل کے متحدہ عرب امارات، بحرین، مراکش اور سوڈان کے ساتھ ابراہم معاہدے پر دستخط بھی اہم تھے جس کے تحت اسلامی تعاون تنظیم کے اراکین اور صیہونی ریاست کے درمیان سفارتی تعلقات قائم ہوئے۔ کچھ تجزیہ کاروں کے مطابق یہ معاہدہ 7 اکتوبر 2023ء کو حماس کی جانب سے حملے کا اہم محرک ہو سکتا ہے۔ حماس کے ذرائع متعدد بار صحافیوں کو بتا چکے ہیں کہ ابراہم معاہدے کو مزاحمتی تنظیم نے خطرے کے طور پر دیکھا کیونکہ اس معاہدے نے دو ریاستی حل کے مطالبے کو پسِ پشت ڈال دیا اور فلسطین پر اسرائیل کے قبضے کو تسلیم کیا۔ مصر اور اردن جو دہائیوں قبل اسرائیل کو تسلیم کر چکے تھے، ابراہم معاہدے پر دستخط کے بعد مزید 4 مسلم ممالک نے اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کیے۔ سعودی عرب دو ریاستی حل کے مطالبے سے پیچھے ہٹنے میں ہچکچا رہا تھا کیونکہ رپورٹس کے مطابق ولی عہد محمد بن سلمان نے بذاتِ خود امریکا کو بتایا کہ دو ریاستی حل کے بغیر وہ اسرائیل کے ساتھ تعلقات قائم نہیں کر سکتے کیونکہ اگر انہوں نے ایسا کیا تو انہیں اپنی عوام کے شدید غم و غصے کا سامنا کرنا پڑے گا۔

غزہ میں جنگ بندی بیت المقدس کے مجاہدین کے مقابلے میں غاصب اسرائیل اور عالمی سامراج کی کمزوری

تہران (ایجنسی) پیر کو اسلام آباد میں ایرانی سفارت خانے میں منعقدہ ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے چیف آف جنرل اسٹاف میجر جنرل محمد باقری کا کہنا تھا کہ غزہ میں گزشتہ 15 ماہ کے واقعات خطے، عالم اسلام اور عظیم مزاحمتی محاذ کے لیے ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ پوری سامراجی دنیا نے فلسطینی مجاہدین کے مقابلے میں ناجائز صیہونی ریاست کی بھرپور مدد اور حمایت کی لیکن حقیقت یہ ہے کہ دردناک انسانی اور مادی نقصانات کے باوجود اس واقعے نے صیہونی حکومت کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے۔ ایران کی مسلح افواج کے چیف آف اسٹاف نے کہا کہ فلسطینی مزاحمتی قوتوں کے فیصلے اور ہم آہنگی کے ساتھ طوفان الاقصیٰ آپریشن کے بعد رونما ہونے والا ہر ایک واقعہ، ایک معجزے کی طرح تھا، آج ہم مزاحمت کی فتح اور صیہونیوں کے ہتھیار ڈالنے کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ میجر جنرل باقری نے کہا کہ فلسطینی مزاحمتی قوتوں نے اپنی داخلی صلاحیتوں کے ساتھ اور شدید ترین محاصرے کے باوجود، دفاعی ساز و سامان کی انڈر گراؤنڈ تیاری میں کامیابی اور صیہونی حکومت پر حملہ کرنے کی صلاحیت حاصل کی، لیکن اس کے مقابلے میں غاصب حکومت اور اس کے حامیوں نے عام لوگوں کے وحشیانہ اور بڑے پیمانے پر قتل کا سہارا لیا، انہوں نے غزہ کے نہتے لوگوں پر حملہ کیا، عورتوں اور بچوں سے لے کر بوڑھوں اور جوانوں تک کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا: آج وہ دن ہے جب صیہونی حکومت پر جنگ بندی مسلط کی گئی اور امریکی اور یورپی حکام بعض علاقائی رہنماؤں کے سامنے اعتراف کر رہے ہیں کہ ان کی مدد کے بغیر صیہونی حکومت کا زوال یقینی تھا۔ خود صیہونیوں نے اعتراف کیا کہ ان کے پاس جنگ بندی اور ہتھیار ڈالنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ ایران کی مسلح افواج کے چیف آف سٹاف نے کہا کہ" حقیقت یہ ہے کہ آج ہر لبنانی اور فلسطینی نوجوان اسماعیل ہنیہ، یحییٰ سنوار اور سید حسن نصر اللہ بننے کا خواب دیکھ رہا ہے۔

جنگ غزہ اسٹالن گراڈ کی جنگ سے بڑی ہے: امین ابو عرار

غزہ (ایجنسی) امین ابو عرار نے کہا کہ غزہ میں مزاحمت اور فلسطینی عوام کے ساتھ غاصب صیہونی حکومت کی جنگ اسٹالن گراڈ کی اس جنگ سے بڑی ہے کہ جس کے بارے میں دنیا بات کرتی ہے۔ اسٹالن گراڈ کی جنگ، جو کہ انیس سو بیالیس کے موسم گرما سے دو فروری انیس سو تینتالیس تک جاری رہی، دوسری جنگ عظیم کی سب سے زیادہ فیصلہ کن جنگوں میں سے ایک تھی اور اسے انسانی تاریخ کی خونریز ترین جنگ سمجھا جاتا ہے۔ یہ جنگ، نازی جرمن فوج کی سب سے بڑی شکستوں میں سے ایک تھی۔ ابو عرار نے مزید کہا کہ اسرائیلی دشمن کے خلاف غزہ کے باشندوں کی استقامت اور اس جنگ کے معجزاتی مناظر تاریخی کامیابی اور لائق تحسین ہیں۔ انہوں نے تاکید کی کہ موجودہ مرحلے میں غزہ کی تعمیر نو میں کئی گنا اقدام کی ضرورت ہے۔ صیہونی حکومت کے ساتھ تعلقات کو معمول پر لانے کے مخالف اور وطن کی حفاظت کے سپریم ایگزیکٹو کمیٹی کے ڈپٹی چیئرمین نے اس مشکل مرحلے میں فلسطینی عوام کی حمایت کے لیے مقامی اور علاقائی کوششوں کو تقویت دینے کی اہمیت پر زور دیا۔ فلسطینی قانون ساز کونسل کے ڈپٹی اسپیکر حسن خریشہ نے بھی فلسطینی عوام کی فتح اور ان کی مزاحمت اور قربانیوں کو سراہتے ہوئے مزید کہا کہ فلسطینی قیدیوں کی رہائی ایک نئی فتح ہے جو فلسطینی مزاحمت کے ریکارڈ میں اضافہ کرتی ہے۔ ارنا کے مطابق، غزہ جنگ کے چار سو اکہتر دنوں کے بعد بالآخر بیس جنوری اتوار کی صبح دس بجے جنگ بندی عمل میں آئی اور اس کے بعد تین اسرائیلی قیدیوں اور متعدد فلسطینی قیدیوں کا تبادلہ ہوا۔

کولمبیا میں گوریلا گروپوں کے حملوں میں 80 افراد ہلاک

بگوٹا، 20 جنوری (یو این آئی) کولمبیا میں ہفتے کے روز گوریلا گروپوں کے حملوں میں کم از کم 80 افراد ہلاک اور 20 دیگر زخمی ہو گئے۔ مقامی حکام نے اتوار کو یہ اطلاع دی۔ مقامی میڈیا کے مطابق ہلاک ہونے والے افراد نیشنل لبریشن آرمی (ای ایل این) کے گوریلوں کے حملوں اور کاتاتمبو کے علاقے میں کولمبیا کی منتشر انقلابی مسلح افواج (ایف اے آر سی) کے مخالفین کے ساتھ جھڑپوں میں مارے گئے۔ محتسب کے دفتر نے بتایا کہ متاثرین میں اور کمیونٹی لیڈر کارمیلو گوریرو سمیت سات افراد شامل ہیں جنہوں نے تقریباً 10 سال قبل امن معاہدے پر دستخط کیے تھے۔ اطلاعات کے مطابق ان حملوں سے ہزاروں افراد نقل مکانی پر مجبور ہو گئے اور خاندان اپنے گھروں تک محدود ہو کر رہ گئے۔ ایجنسی نے کہا" بہت سے لوگ، بشمول امن کے دستخط کرنے والے، سماجی رہنما اور ان کے خاندان، اور یہاں تک کہ بچوں کو، اغوا یا مارے جانے کا خاص خطرہ ہے... ان میں سے بہت سے لوگوں کو بچانا باقی ہے"۔ ایجنسی نے کہا کہ وہ بھاگ رہے ہیں۔ پہاڑوں میں پناہ لے رہے ہیں۔" جھڑپوں کی وجہ سے کلاسیں معطل ہو گئیں اور روزمرہ کی سرگرمیاں متاثر ہوئیں، کھانے پینے کی اشیاء کی قلت کی بھی اطلاع ہے۔ محتسب کے دفتر نے علاقے میں لڑنے والے ای ایل این اور دیگر مسلح گروپوں پر زور دیا کہ وہ انسانی ہمدردی کی بنیاد پر راہداری کھولیں تاکہ امداد کو تنازعہ والے علاقے میں شہری آبادی تک پہنچایا جا سکے۔

سربیا میں نرسنگ ہوم میں آگ لگنے سے آٹھ افراد ہلاک

بلغراد، 20 جنوری (یو این آئی) سربیا میں بلغراد کے مضافاتی علاقے باراجیو میں واقع ایک نرسنگ ہوم میں پیر کی صبح لگنے والی زبردست آگ میں آٹھ افراد کی موت ہو گئی۔ پولیس کو شبہ ہے کہ سانحہ مجرمانہ سرگرمیوں کی وجہ سے پیش آیا۔ سربیا کی تجگ نیوز ایجنسی نے لیبر، ایمپلائمنٹ، سابق فوجیوں اور سماجی امور کی وزیر نے منجا اسٹاروک کے حوالے سے کہا کہ" ہنگامی خدمات نے فوری اور موثر طریقے سے جواب دیا، لیکن آگ پہلے ہی بڑے پیمانے پر پھیل چکی تھی۔ بدقسمتی سے آٹھ افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔" امدادی کارکنوں نے جلتی ہوئی عمارت سے 13 افراد کو بحفاظت باہر نکالا، جب کہ سات افراد زخمی ہوئے جنہیں طبی امداد دی گئی۔ مسٹر اسٹاروک نے کہا کہ ابتدائی نتائج مجرمانہ فعل کے امکان کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

مغربی آسٹریلیا میں آنے والے سمندری طوفان کی ہنگامی وارننگ جاری

سڈنی، 20 جنوری (یو این آئی) مغربی آسٹریلیا کے شمال مغربی ساحلی علاقوں کو متاثر کرنے والے سمندری طوفان کو خطرے کے لحاظ سے تیسرے زمرے کے طوفان میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ آسٹریلیا کے بیورو آف میٹرولوجی (بی او ایم) نے پیر کی صبح سمندری طوفان کو کیٹیگری ٹو سے کیٹیگری تھری میں اپ گریڈ کیا اور خبردار کیا کہ طوفان کے دوران ہواؤں کی رفتار 185 کلومیٹر فی گھنٹہ تک پہنچ سکتی ہے۔ محکمہ موسمیات نے مغربی آسٹریلیا کے شمال مغربی پلبارا ساحل کے باشندوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ گھروں کے اندر ہی رہیں کیونکہ طوفان سے تیز ہواؤں اور شدید طوفانی بارش کی توقع ہے۔ مغربی آسٹریلیا کے فائر اینڈ ایمرجنسی سروسز (DFES) کی طرف سے جاری کردہ ہنگامی وارننگ میں کہا گیا ہے:" آپ خطرے کی زد میں ہیں اور آپ کو فوری کارروائی کرنے کی ضرورت ہے۔" دریں اثناء، باشندوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ عمارتوں کے مضبوط اور محفوظ ترین حصوں میں رہیں اور کھڑکیوں اور دروازوں سے دور رہیں۔ بیورو آف میٹرولوجی نے آج کہا کہ طوفان کے اثر سے سمندر میں اونچی لہریں اٹھنے اور ساحلی علاقوں میں سیلاب جیسی صورتحال پیدا ہو سکتی ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق سمندری طوفان کا رخ جنوب مغرب کی سمت تبدیل ہونے کا امکان ہے۔

شمالی شام میں متحارب گروہوں کی جھڑپوں کے درمیان ڈرون حملے میں 8 افراد ہلاک

دمشق، 20 جنوری (یو این آئی) ترکی کی حمایت یافتہ ملیشیہ کے کم از کم آٹھ ارکان اتوار کے روز اس وقت مارے گئے جب کردوں کی زیر قیادت سیرین ڈیموکریٹک فورسز (ایس ڈی ایف) کے ڈرون نے شمالی شام کے صوبہ حلب میں تشرین ڈیم کے نزدیک گاڑیوں اور بکتر بند مشینریوں کو نشانہ بنایا۔ ایک جنگی مانیٹر تنظیم نے یہ اطلاع دی۔ سیرین آبزرویٹری فار ہیومن رائٹس کے مطابق ایس ڈی ایف اور ترک حمایت یافتہ 'سیرین نیشنل آرمی' کے درمیان جھڑپوں میں ایس ڈی ایف کے آٹھ جنگجو زخمی بھی ہوئے۔ دریں اثناء، ایس ڈی ایف نے دعویٰ کیا کہ لڑائی میں ترکی کے حمایت یافتہ درجنوں جنگجو مارے گئے اور ٹینکوں سمیت متعدد گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔ 12 دسمبر 2024 کے بعد سے، آبزرویٹری نے دونوں طرف سے کم از کم 440 ہلاکتوں کی اطلاع دی ہے، جن میں 44 شہری، 321 ترک حمایت یافتہ گروپوں کے جنگجو، اور SDF اور اتحادیوں کے 75 جنگجو شامل ہیں۔ ہلاکتوں میں یہ اضافہ ترک حمایت یافتہ گروپوں کے دباؤ میں متعدد شمالی علاقوں سے SDF کے جبری انخلاء کے بعد ہوا ہے۔ ترکی شامی کردش پیپلز پروٹیکشن یونٹس (YPG) کو ممنوعہ کردستان ورکرز پارٹی (PKK) کی ملحقہ شاخ سمجھتا ہے، جو SDF کا بنیادی حصہ ہے۔ PKK کو ترکی، امریکہ اور یورپی یونین کی طرف سے دہشت گرد تنظیم قرار دیا گیا ہے۔

پروجکٹوں میں افرادی قوت میں اضافہ کریں، کام میں لائیں تیزی: یوگی

گورکھپور۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے پیر کو کہا کہ ترقیاتی منصوبوں میں افرادی قوت بڑھا کر کام میں تیزی لائی جائے۔ انیکس بلڈنگ آڈیٹوریم میں عوامی نمائندوں اور عہدیداروں کے ساتھ میٹنگ میں ترقیاتی پروجیکٹوں اور امن و امان کی صورتحال کا جائزہ لیتے ہوئے یوگی نے کہا کہ ہر پروجیکٹ کو وقت پر اور معیاری طریقے سے مکمل کیا جانا چاہئے اور اس کے لئے جوابدہی طے کی جانی چاہئے۔ اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ ہر پروجیکٹ کے لیے ایک نوڈل افسر کا تقرر کیا جائے اور اس سے ہفتہ وار پیش رفت کی رپورٹ لی جائے۔ ضلع مجسٹریٹ یا اعلیٰ افسر ہر پندرہ دن بعد ہر پروجیکٹ کا جائزہ لیں اور پراجیکٹس کی پیش رفت کے حوالے سے وقفہ وقفہ سے عوامی نمائندوں کے ساتھ میٹنگ بھی کی جائے۔ انہوں نے جی ڈی اے میونسپل کارپوریشن، محکمہ تعمیرات عامہ، محکمہ آبپاشی، واٹر کارپوریشن، جی آئی ڈی اے سمیت مختلف محکموں کے منصوبوں کی تازہ ترین پیشرفت کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ انہوں نے کہا کہ تعمیراتی کام کو وقت پر اور اچھے معیار کے ساتھ

مکمل کرنے کے لئے ایک نوڈل افسر کو نگرانی کی ذمہ داری دی جانی چاہئے۔ نوڈل افسر کو ہر ہفتے ضلع مجسٹریٹ کو پیش رفت کے بارے میں معلومات فراہم کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ تمام منصوبوں کی نگرانی کے لیے عوامی نمائندوں کی شمولیت بھی ہونی چاہیے۔ عہدیداروں کو چاہئے کہ وہ وقتاً فوقتاً عوامی نمائندوں کے ساتھ میٹنگ کرکے انہیں ترقیاتی کاموں کی پیش رفت سے آگاہ کریں اور ان سے ملنے والی تجاویز پر بھی توجہ دیں۔ وزیر اعلیٰ نے افسران سے کہا کہ شہریوں کے مسائل کے حل کے لیے افسران ان کی باقاعدگی اور حساسیت سے سماعت کریں۔ آئی جی آر ایس اور سی ایم ہیلپ لائن پر موصول ہونے والی شکایات کو فوری طور پر حل کرنے کے ساتھ ساتھ شکایت کنندہ سے رائے بھی لیں۔ میٹنگ میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پچھلے کچھ سالوں سے گورکھپور کاروباریوں کے لیے ایک پسندیدہ مقام کے طور پر ابھرا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عہدیداروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ تاجروں کے ساتھ میٹنگ کریں اور ان کے مسائل کو حل کریں۔ گیڈا میں تاجروں کے مسائل کو حل کرنے اور انہیں سرکاری اسکیموں سے فائدہ اٹھانے کے قابل بنانے کے لیے آن لائن مشینری کو مضبوط کیا جائے۔ یوگی نے بنکروں کی ملاقات کو عملی شکل دینے کی ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ ضلع کے سی ڈی ریشیو کو 58 فیصد سے بڑھا کر 75 فیصد کرنے کے ہدف کے ساتھ کام کیا جانا چاہئے۔ امن و امان کی صورتحال کا جائزہ لیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جرائم اور جرائم پیشہ افراد کے خلاف زیرو ٹالرنس کی پالیسی برقرار رکھی جائے۔ مافیا کے خلاف سخت کارروائی کا سلسلہ نہیں رکنا چاہیے۔ انہوں نے گائے کے اسمگلروں کی نشاندہی کرنے اور ان کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی بھی ہدایت دی۔ انہوں نے پولیس کی گشت اور پیدل گشت بڑھانے اور پی آر وی کے رسپانس ٹائم کو بہترین بنانے کی ہدایات دیں۔ ٹریفک نظام کو مزید مضبوط بنانے پر زور دیتے ہوئے یوگی نے کہا کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ سڑکوں پر گاڑیاں کھڑی نہ ہوں۔ تمام گاڑیاں صرف مخصوص پارکنگ جگہوں پر کھڑی کی جائیں۔ ٹیمپو کو بھی صرف ان کے لیے مخصوص اسٹینڈز پر ہی پارک کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ آٹو یا ای رکشہ کا اسٹیئرنگ نابالغوں کے ہاتھ میں نہ ہو۔ تمام اسٹریٹ وینڈرز کو نامزد وینڈنگ زونز میں منظم کیا جانا چاہیے۔ چیف منسٹر کی جائزہ میٹنگ میں کئی عوامی نمائندے، انتظامیہ، پولیس اور مختلف محکموں کے اعلیٰ افسران موجود تھے۔

مولانا جعفر حسنی ندوی علم وعمل اور اخلاق کا پیکر تھے

فارغین ندوہ 1998 کی طرف سے تعزیتی اجلاس کا انعقاد

لکھنؤ 20 جنوری (پریس ریلیز) مولانا جعفر حسنی ندوی کا انتقال ملت اسلامیہ کا عظیم خسارہ ہے، پوری دنیا میں پھیلے ہوئے فضلائے ندوہ ان کی ناگہانی موت پر رنجیدہ اور آبدیدہ ہیں، قدرت نے مرحوم کو بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا، وہ صحیح معنوں میں عالم ربانی کا مصداق تھے، اور علم وعمل کا مجموعہ تھے، وہ اعلی انسانی قدروں کے حامل اور بلند اخلاق کا پیکر تھے، سادگی اور تواضع کی مثال تھے، ہمدردی وغمگساری، شرافت ومروت، تہذیب وثقافت، خلوص وللّٰہیت، غیرت وخودداری، فنائیت اور کسر نفسی، ان کی کتاب زندگی کے نمایاں عناوین تھے، جاہ ومنصب کی چاہت اور شہرت ونا موری سے بہت دور تھے، اپنے ماتحتوں کے ساتھ ان کا برتاؤ نہایت ہمدردانہ تھا، تصنع وتکلف سے بالکل پاک تھے۔ ان خیالات کا اظہار فارغین ندوہ 1998 کے آن لائن تعزیتی اجلاس میں مقررین نے کیا، انہوں نے کہا کہ مولانا مرحوم کی پوری زندگی تعلیم وتعلم سے عبارت تھی، وہ ایک عظیم مربی تھے، جس کے اندر شفقت ومحبت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، وہ اردو اور عربی کے بہترین صاحب قلم تھے، ان کی تحریریں فکر اسلامی کی آئینہ دار تھیں، وہ ندوۃ العلماء کے عربی ترجمان الرائد کے چیف ایڈیٹر تھے، جس کے ذریعہ عالم اسلام میں ندوی فکر اور ثقافت کی ترجمانی کرتے تھے، وہ ایک شیریں بیاں خطیب تھے، ان کی گفتگو میں بڑی سلاست اور روانی تھی، ان کی زندگی کا مقصد دعوت اسلامی تھا، ندوۃ العلماء ان کی فکر اور صلاحیت کا محور تھا، جس کی ترقی کیلئے وہ دن رات کوشاں تھے۔ اجلاس کی صدارت گروپ کے صدر مولانا خالد رشید فرنگی امام عیدگاہ، لکھنؤ نے کی، انہوں نے مولانا مرحوم سے اپنے دیرینہ تعلقات کا اظہار کیا اور کہا کہ ہر موقع پر مولانا ان کو یاد کرتے اور بڑی محبت کا معاملہ کرتے، ان کی خوشگوار یادیں آج بھی میرے دل کے نہاں خانہ میں محفوظ ہیں، ان کا اچانک بچھڑ جانا، سخت حادثہ ہے۔ اجلاس کی نظامت اور قیادت گروپ کے جنرل سکریٹری مولانا سے متعدد ندوی فضلاء نے شرکت کی۔

خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی اور سی بی ایم آر کے مابین مفاہمت نامے پر دستخط

یونیورسٹی کے طلبہ میں اس مفاہمت نامے سے تکنیکی مہارت اور معیاری تحقیق کے لئے نئی فضا کی تعمیر ہو سکے گی

لکھنؤ، 20 جنوری 2025: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی اور سینٹر آف بائیو میڈیکل ریسرچ کے درمیان علمی اور تحقیقی تعاون کے لیے مفاہمت نامے پر دستخط کیا گیا جس کے تحت دونوں لینگویج یونیورسٹی اور سی بی ایم آر کے درمیان تکنیکی، تحقیقی اور تعلیمی میدان میں تعاون کریں گی اور ایک دوسرے سے تبادلے کے ذریعے اپنے طلبہ کے لئے نہ صرف نئی راہوں کو روشن اور منور کریں بلکہ تکنیک، تحقیق، اختراعات اور تعلیم کے میدان میں بھی تبادلے کی نئی صورتیں پیدا کرنے کی کوشش بھی کریں گی۔ ساتھ ہی اس مفاہمت نامے سے ترجیحی شعبوں میں فنڈنگ کے لئے مشترکہ تحقیقی تجاویز تیار کرنا، تکنیکی مہارت اور تحقیقی گرانٹس کا اشتراک کرنا، تحقیقی واقفیت پروگراموں کا انعقاد اور باہمی دلچسپی موضوعات پر مشترکہ طور پر سیمینار، ورکشاپز، کانفرنسز اور مختصر مدت کے تربیتی پروگرام بھی شامل ہیں۔ اس سے لینگویج یونیورسٹی اور سی بی ایم آر کے درمیان قریبی تعاون اور فعال شراکت داری کی صورتیں پیدا ہو سکیں گی۔ اس تاریخی مفاہمت نامے پر سی بی ایم آر کے ڈائریکٹر پروفیسر آلوک دھون اور لینگویج یونیورسٹی کے رجسٹرار ڈاکٹر مہیش کمار نے دستخط کئے۔ اس مفاہمت نامے پر دستخط کے وقت لینگویج یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے مختلف شعبوں کے درمیان تعاون کی اہمیت پر زور دیا اور اسے اختراع اور تحقیق کے لیے ایک نئی سمت قرار دیا۔ ساتھ ہی انہوں نے اس شراکت داری کو طلباء اور اساتذہ کو سیکھنے اور تحقیق کے نئے مواقع فراہم کرنے کی پہل قرار دیا اور اس سے تحقیق اور اختراع کے لیے ایک نئی فضا کی تعمیر ہو سکے گی اور یہ معاہدہ دونوں تعلیمی اداروں میں علمی اور تحقیقی سرگرمیوں کو فروغ میں اہم کردار ادا کرے گا۔ اس مفاہمت نامے کے وقت وائس چانسلر لینگویج یونیورسٹی، ڈاکٹر مہیش کمار رجسٹرار، پروفیسر آلوک دھون کے ساتھ ڈاکٹر بھاونا مشرا امتحانات کنٹرولر، ساجد اعظمی، ڈاکٹر شالنی ترپاٹھی اور ڈاکٹر نیرج شکلا موجود تھے۔

یوپی پریس کلب میں تھری بھوج کا انعقاد

لکھنؤ: 20 جنوری۔ یوپی پریس کلب لکھنؤ میں صحافی آنجہانی سہدیو مالی کی یاد میں منعقد کی گئی تھری بھوج میں بڑی تعداد میں سینئر بیوروکریٹس، سیاست داں اور صحافیوں نے شرکت کی۔ یوپی ورکنگ جرنلسٹ یونین اور یوپی پریس کلب کے مشترکہ زیر اہتمام منعقدہ اس پروگرام میں وزیر سیاحت جے ویر سنگھ نے صحافیوں کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ مہا کمبھ کے کوریج میں انہوں نے جس مہارت کا مظاہرہ کیا ہے اس سے اتر پردیش کی شبیہہ میں اضافہ ہوا ہے۔ سیاحت کے شعبے میں عالمی سطح پر بے پناہ فوائد حاصل ہوئے۔ انہوں نے تمام صحافیوں کو مہا کمبھ میں آنے کی دعوت بھی دی۔ محکمہ اطلاعات کے پرنسپل سکریٹری سنجے پرساد اور ایڈیشنل انفارمیشن ڈائریکٹر انشومن رام ترپاٹھی، پرنسپل سکریٹری فوڈ اینڈ ڈرگ رنجن کمار، لکھنؤ ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے جوائنٹ سکریٹری اجیت پرتاپ سنگھ اور سینئر افسران نے تھری بھوج میں شرکت کی۔ سیاستدانوں میں قانون ساز کونسل کے رکن پون سنگھ چوہان، ایم ایل اے راجیشور سنگھ، ایم ایل اے یوگیش شکلا، سماج وادی پارٹی کے ریاستی صدر شیام لال پال، سماج وادی پارٹی کے قومی سکریٹری راجیندر چودھری، ایس پی کے میڈیا انچارج آشیش یادو عرف سونو، ایس پی مہیلا سبھا کی قومی صدر جوہی سنگھ، ایس پی کے ترجمان دیپک رنجن، راشٹریہ لوک دل کے قومی جنرل سکریٹری انل دوبے، مکیش سنگھ چیئرمین یوپی انڈو امریکن چیمبر آف کامرس، بی جے پی کے نوجوان لیڈر سونو سنگھ، پردیپ سنگھ ببو، اتر پردیش کھشتریا کوآرڈینیشن کمیٹی کے صدر، لکھنؤ دودھ پروڈکشن ایسوسی ایشن کی صدر شیکھا تومر نمایاں طور پر شامل تھیں۔ یوپی پریس کلب کے صدر رویندر کمار سنگھ، یونین ریجنل صدر حسیب صدیقی، جنرل سکریٹری پریم کانت تیواری، لکھنؤ منڈل کے صدر شیو شرن سنگھ اور جنرل سکریٹری وشواد یو راؤ نے مہمانوں کا استقبال کیا۔

گائے کی پناہ گاہوں کے تعمیراتی کام میں معیار برقرار نہ رکھنے والی ایجنسیوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی: دھرم پال سنگھ

لکھنؤ: 20 جنوری۔ اتر پردیش کے مویشی پروری اور دودھ کی ترقیات کے وزیر جناب دھرم پال سنگھ نے آج یہاں ودھان بھون کے دفتر کے کمرے میں محکمہ کی میٹنگ میں گائے پناہ گاہوں کے تعمیراتی کاموں اور جانوروں کی ویکسین، ادویات، ملاوٹ سے، ادویات میں کوالٹی کی کمی وغیرہ سے متعلق شکایات موصول ہونے پر جانچ کرنے کی ہدایات دیں۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو متعلقہ اداروں سے تحقیقات کر کے ضروری کارروائی کی جائے اور انہیں بلیک لسٹ کیا جائے۔ انفراسٹرکچر سے متعلق کاموں میں معیار اور بروقت کا پورا خیال رکھا جائے۔ مویشیوں کی صحت کا تحفظ ضروری ہے اور چارے، بھوسے، ادویات یا ویکسین کے معیار پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا اور متعلقہ افراد کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ جناب سنگھ نے یہ بھی ہدایت دی کہ ریاست میں 14 جنوری سے 02 فروری 2025 تک منعقد ہونے والے جانوروں کی فلاح وبہبود کے پندرواڑہ کے ذریعے لوگوں کو جانوروں کے بارے میں آگاہی دی جائے اور لوگوں کو ابتدائی طبی امداد کے بارے میں سکھایا جائے۔ سڑکوں کے کنارے اور دیگر مقامات پر بیمار اور زخمی جانوروں کے لیے میڈیکل کیمپ لگائے جائیں۔ دودھ نکالنے کے لیے جانوروں کو دیے جانے والے آکسیٹوسن انجکشن کے مضر اثرات کے بارے میں معلومات دی جائیں۔ پلاسٹک بیگ کے خلاف مہم شروع کر کے لوگوں کو آگاہ کیا جائے۔ گائے پناہ گاہ کے کارکنوں کے لیے ورکشاپ کا انعقاد کیا جانا چاہیے تاکہ گائے سے پیدا ہونے والے مادوں کا استعمال بائیو گیس، ورمی کمپوسٹ، اور پنچ گاویہ ادویات کی تیاری کے لیے کیا جاسکے۔ اس کے ساتھ ساتھ آوارہ اور پالتو جانوروں کی ویکسینیشن کے لیے مختلف مقامات پر اینٹی ریبیز کیمپ لگائے جائیں۔ وزیر موصوف نے کہا کہ مویشیوں کی مناسب غذائیت کے لیے ضروری ہے کہ سبز چارے کی بوائی ترجیحی بنیادوں پر سال بھر منظم طریقے سے کی جائے۔ چراگاہ کی اراضی کو تجاوزات سے پاک کر کے منریگا کے تحت بارہ ماسی اور موسمی چارہ بویا جائے۔ مہاکمبھ میں محکمہ کی اسکیموں کی وسیع پیمانے پر تشہیر کی جائے اور لوگوں کو گائے کی دیسی نسل کی اہمیت سے آگاہ کیا جائے۔

محکمہ جاتی اسکیموں میں کسانوں اور مویشی پروروں کو بڑی تعداد میں شامل کیا جائے۔ جناب سنگھ نے ہدایت دی کہ گائے پناہ گاہوں میں ترپال الاؤ وغیرہ کے لیے مناسب انتظامات کیے جائیں تاکہ گایوں کو سردی سے بچایا جاسکے۔ سردی سے کوئی گائے نہیں مرنی چاہیے۔ ویٹرنری افسر گائے پناہ گاہ کا دورہ کرے اور مویشیوں کی اچھی صحت، علاج اور ادویات کے انتظامات کو یقینی بنائے۔ نگراں کو چاہیے کہ وہ رات کے وقت گائے پناہ گاہ میں رہیں اور ضروری کام آسانی سے مکمل کریں۔ ضلع کے نوڈل افسر کو گائے پناہ گاہوں کا باقاعدگی سے معائنہ کرنا چاہیے اور چارہ، بھوسے، پانی، روشنی وغیرہ کے انتظامات کو یقینی بنانا چاہیے۔ میٹنگ میں محکمہ کے پرنسپل سکریٹری جناب کے رویندر نائک نے وزیر موصوف کو محکمہ کی اسکیموں کی تازہ ترین صورتحال سے آگاہ کیا اور یقین دلایا کہ ان سے موصولہ رہنما خطوط پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بے سہارا مویشیوں کو سردی سے بچانے کے لیے خاطر خواہ انتظامات کیے گئے ہیں اور حکام کی جانب سے مسلسل نگرانی کی جارہی ہے۔ پرنسپل سکریٹری نے محکمہ کے افسران کو ہدایت دی کہ وہ 15 دنوں کے اندر سائلیج ٹینڈر کا عمل مکمل کریں۔ ویکسینیشن اور مصنوعی حمل کے پروگراموں پر خصوصی زور دیا جانا چاہیے۔ میٹنگ میں محکمہ کے خصوصی سکریٹری جناب دیویندر پانڈے، محکمہ کے ڈائریکٹر (ایڈمنسٹریشن اینڈ ڈیولپمنٹ) ڈاکٹر جگدیش کمار پانڈے، ڈائرکٹر (ڈیزیز کنٹرول اینڈ فیلڈ)، ڈاکٹر یوگیندر پوار، جوائنٹ ڈائریکٹر ڈاکٹر پی کے۔ سنگھ اور سی ای او ایل ڈی بی ڈاکٹر نیرج گپتا سمیت دیگر سینئر افسران موجود تھے۔

ڈاکٹر بنو رضوی کو ایک لاکھ روپے کے نقد انعام کے ساتھ فراق گورکھپوری ایوارڈ سے نوازا گیا

ڈاکٹر بنو رضوی کو ساہتیہ سنستھان اتر پردیش کی طرف سے فراق گورکھپوری ایوارڈ کے ساتھ نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک کے ذریعہ ایک لاکھ روپے کے نقد انعام سے نوازا گیا۔ پچھلے سال اردو ادب پر بنو رضوی کی کتاب اتر پردیش اردو اکادمی نے ریلیز کی تھی۔ بنو رضوی کی نئی اردو غزل پر لکھی گئی کتاب جدید اردو غزل روایت و اختیرہ آتی ہے جسے اتر پردیش اسٹیٹ ایمپلائز لٹریچر انسٹی ٹیوٹ کی بنیاد پر ان کی لکھی ہوئی فراق گورکھپوری ایوارڈ شال اور نشان کے ساتھ ایک لاکھ روپے کے نقد انعام سے نوازا گیا۔ لکھنؤ یونیورسٹی کے ہال کو آج ایک نشان سے نوازا گیا۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ بنوئے رضوی میونسپل کارپوریشن میں ٹیکس اسیسمنٹ آفیسر کے طور پر کام کررہے ہیں۔ یہ ایوارڈ ریاستی ملازمین کو دیا گیا ہے۔ بنوئے رضوی کو ماضی میں کئی ایوارڈز سے بھی نوازا جاچکا ہے۔

پروفیسر عباس علی مہدی اور ڈاکٹر عمار انیس نگرامی کو اعزاز

لکھنؤ: 20 جنوری (پی این ایس) پرنٹ میڈیا ورکنگ جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی جانب سے ارا میڈیکل یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر (ڈاکٹر) عباس علی مہدی کو میڈیکل سائنس اور آل انڈیا مسلم انٹلیکچول سوسائٹی کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر عمار انیس نگرامی کو ان کی علمی وسماجی میدان میں نمایاں خدمات کے اعتراف میں "اٹل سمان ۲۰۲۴" سے نوازا گیا۔ یہ اعزاز انہیں اہم اور معزز شخصیات کی موجودگی میں دیا گیا۔ اس موقع پر نٹ میڈیا ورکنگ جرنلسٹ ایسوسی ایشن ذمہ داران عزیز صدیقی، زبیر احمد، عبد الوحید وغیرہ موجود رہے۔

اب قزاقستان میں بھی لکھنو یونیورسٹی کا کھلے گا کیمپس

تعلیم کے ساتھ ساتھ انٹرن شپ کے بہتر مواقع ہوں گے میسر

لکھنؤ: 20 جنوری (پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ میں واقع لکھنو یونیوسٹی کی انتظامیہ نے قزاقستان میں اپنا کیمپس کھولنے کا اعلان کیا ہے۔ لکھنؤ یونیورسٹی کا یہ مشترکہ کیمپس تاجکستان میں واقع الماتی مینجمنٹ یونیورسٹی کے تعاون سے کھولا جائے گا۔ یہ جانکاری وائس چانسلر پروفیسر نے دی۔ آلوک کمار رائے نے دیا۔ تاہم 15 ماہ گزرنے کے بعد بھی نیپال میں تعلیمی کیمپس شروع کرنے کا دعویٰ دم توڑ نہیں سکا ہے۔ وائس چانسلر پروفیسر۔ 12 جنوری کو آلوک کمار رائے کی سربراہی میں اساتذہ کا ایک گروپ تاجکستان کے دورے پر روانہ ہوا۔ کئی تعلیمی اداروں کے ساتھ مفاہمت کی یادداشتوں پر دستخط کیے گئے تاکہ وہاں تعلقات اور سرگرمیوں کو فروغ دیا جاسکے۔ یہ اطلاع انہوں نے وفد کے ہمراہ غیر ملکی دورے سے واپسی کے بعد دی۔ وائس چانسلر نے کہا کہ قازقستان کے مجوزہ ایل یو کیمپس میں ایم بی اے، بی بی اے اور دیگر خصوصی کورسز سمیت مینجمنٹ سائنسز کے مختلف پروگرام پیش کیے جائیں گے۔ اس سے دونوں یونیورسٹیوں کے طلباء کو تعلیم کے ساتھ ساتھ انٹرن شپ کے بہتر مواقع میسر آئیں گے۔ پرو آلوک نے کہا کہ اگر یہ اقدام حقیقت بنتا ہے تو یہ تعلیمی شراکت داری دونوں ممالک کے درمیان باہمی تعاون کو مضبوط کرے گی۔ قازقستان گول میز مباحثے کی میزبانی الماتی مینجمنٹ یونیورسٹی کے وائس ریکٹر شولپن تاجویک نے کی۔ عالمی معیار کے کاروباری ماحول کو مضبوط بنانے کے پہلوؤں اور تعلیم میں بہتر اسٹریٹجک منصوبوں، بین الاقوامی، انٹر کیمپس کی نقل وحرکت اور سیاحت اور مہمان نوازی کے انتظام میں متعلقہ انٹر پرینیور شپ پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

نوجوان نے پکا پل سے گومتی ندی میں لگادی چھلانگ

پولیس نے شروع کی تلاش، گھر والوں کو دی جانکاری

لکھنؤ: 20 جنوری (پی این ایس) اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں پیر کی صبح 10 بجے ایک نوجوان نے گومتی میں چھلانگ لگادی۔ یہ دیکھتے ہی لوگوں کا ہجوم جمع ہوگیا۔ لوگوں نے پولیس کو واقعے کی اطلاع دی۔ اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچ گئی اور واقعہ کی تفصیلات اکٹھی کیں۔ نوجوان کی تلاش جاری ہے۔ اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں پیر کی صبح 10 بجے ایک نوجوان نے گومتی میں چھلانگ لگا دی۔ یہ حادثہ مدح گنج تھانہ علاقہ میں پیش آیا۔ یہاں، کارتک (21) نے کنکریٹ کے پل سے گومتی ندی میں چھلانگ لگادی۔ لوگوں نے یہ دیکھا تو افراتفری مچ گئی۔ لوگوں نے اسے روکنے کی کوشش کی۔ لیکن اس سے پہلے کہ لوگ اسے روک پاتے، اس نے چھلانگ لگادی۔ پولیس کو واقعے کی اطلاع دی گئی۔ اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچ گئی اور واقعہ کی تفصیلات اکٹھی کیں۔ پولیس نے کارتک کے اہل خانہ کو اطلاع دی۔ پولیس غوطہ خوروں کی مدد سے تلاش میں مصروف ہے۔ دوسری جانب والدین روتے ہوئے موقع پر پہنچ گئے۔ انسپکٹر راجیش نے بتایا کہ نوجوان کے ندی میں چھلانگ لگانے کی وجہ معلوم نہیں ہوسکی۔ تلاش جاری ہے۔ وہ گھر سے پل تک پیدل آیا۔

سامنے آئی پرینکا کی پوسٹ مارٹم رپورٹ

لکھنؤ: 20 جنوری (پی این ایس) تھائی لینڈ کے ایک ہوٹل میں ہوئی پرینکا شرما کی موت کے معاملے میں پوسٹ مارٹم نے ان کے جسم پر نو اینٹی مارٹم (موت سے پہلے) زخموں کی تصدیق کی ہے۔ اب سوال اٹھ رہے ہیں کہ پرینکا اتنی زخمی کیسے ہوئیں؟ پولیس اس معاملے میں پوسٹ مارٹم رپورٹ پر میڈیکل کی رائے کا انتظار کر رہی ہے۔ پی جی آئی علاقے کے سیکٹر 16B، ورنداون یوجنا کے رہنے والے ستیہ نارائن شرما کی پوسٹ مارٹم رپورٹ میں پرینکا کے جسم پر نو مختلف مقامات پر زخموں کا ذکر ہے۔ چوٹیں سر کے پچھلے حصے پر، دائیں بازو کو کندھے سے کہنی تک، دائیں کلائی کے گرد، بائیں ہاتھ کے بیرونی حصے میں، اور پیٹھ کے دائیں حصے پر لگی تھیں۔ یہ تمام چوٹیں موت سے پہلے لگیں۔ سوال یہ ہے کہ جسم پر اتنے زخم کیسے اور کب لگے؟ پولیس بھی اس سوال کا جواب تلاش کرنے میں مصروف ہے۔ ڈی سی پی ایسٹ ششانک سنگھ نے کہا کہ کے جی ایم یو میں کی گئی پوسٹ مارٹم رپورٹ پر طبی ماہرین کی رائے مانگی گئی ہے۔ تھائی لینڈ میں ہونے والی پوسٹ مارٹم رپورٹ میں موت کی وجہ سانس اور خون کی گردش میں خرابی لکھی گئی۔ کے جی ایم یو میں کی گئی پوسٹ مارٹم رپورٹ میں موت کی وجہ واضح نہیں ہوئی ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق پی جی آئی پولیس نے نامزد ملزم ڈاکٹر آشیش سے پوچھ تاچھ کی ہے۔ پوچھ گچھ کے دوران اس نے بتایا کہ اس کی بیوی کی موت باتھ ٹب میں ڈوبنے سے ہوئی۔ پرینکا کے اہل خانہ کے مطابق 16 اگست 2022 کو پرینکا نے اپنی جان کو خطرہ بتاتے ہوئے اپنے شوہر کے خلاف پی جی آئی پولیس میں شکایت بھی درج کرائی تھی۔ پرینکا شرما (32) کی شادی 2017 میں ورنداون یوجنا سیکٹر 9 میں ایلڈیکو سبھا گیام اپارٹمنٹس کے رہائشی ڈاکٹر آشیش سریواستو سے ہوئی تھی۔ ستیہ نارائن شرما نے بتایا تھا کہ ان کی بیٹی 4 جنوری کو اپنے داماد اور پوتے کے ساتھ پٹایا گئی تھی۔ وہ تینوں وہاں ایک فائیو اسٹار ہوٹل میں ٹھہرے۔ 8 جنوری کی صبح تقریباً 3 بجے آشیش نے بتایا کہ پرینکا کی موت باتھ ٹب میں ڈوبنے سے ہوئی ہے۔ اس معاملے میں پی جی آئی پولیس اسٹیشن میں قتل کی رپورٹ درج کرائی گئی تھی۔ پرینکا کی لاش منگل کو لکھنؤ پہنچی۔

ہیریٹیج واک کے لیے دس دیشا اور اتر پردیش اسٹیٹ ٹورازم ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے ساتھ معاہدہ

لکھنؤ: 20 جنوری۔ اتر پردیش اسٹیٹ ٹورازم ڈیولپمنٹ کارپوریشن (UPSTDC) نے دس دشا نامی تنظیم کے ساتھ ایک مفاہمت نامے پر دستخط کیے ہیں۔ یہ تنظیم مقامی تاریخ کو دستاویزی بنانے اور بین الثقافتی مکالمے کو فروغ دینے کے لیے وقف ہے۔ اس شراکت داری کے تحت پریاگ راج میں مہاکمبھ 2025 کے دوران ہیریٹیج واک کا اہتمام کیا جائے گا۔ یہ معلومات سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ نے دی۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاہدہ پریاگ راج کے شاندار تاریخی، روحانی اور ثقافتی ورثے کی نمائش کر کے ثقافتی سیاحت کے تجربے کو بہتر بنانے کے مقصد سے کیا گیا ہے۔ گنگا، جمنا اور سرسوتی ندیوں کے سنگم کے لیے مشہور پریاگ راج مذہبی نقطہ نظر سے بہت اہم ہے۔ دس دیشا کی طرف سے ہیریٹیج واک شرکاء کو سنگم، پریاگ راج قلعہ، اکشے وٹ، آنند بھون اور دیگر اہم مقامات کا تجربہ فراہم کرے گی۔ UPSTDC اسے سرکاری ویب سائٹ اور سوشل میڈیا پلیٹ فارم کے ذریعے فروغ دے گا اور بکنگ کو براہ راست دس دیشا ویب سائٹ سے لنک کرے گا۔ یہ شراکت داری 10 دیشا کو آفیشل پارٹنر کے طور پر برانڈنگ کے مواقع بھی فراہم کرے گی۔ مزید برآں، دس دیشا درست معلومات، مؤثر کہانی سنانے اور عقیدتمندوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے گائیڈوں کو تربیت دے گا، اس طرح شرکاء کے لیے ایک پرکشش اور یادگار تجربہ ہوگا۔ یہ پہل UPSTDC کے وسیع مشن کا حصہ ہے جس کا مقصد اتر پردیش کو مذہبی اور ثقافتی سیاحت کے لیے ایک اہم مقام کے طور پر قائم کرنا ہے اور عقیدت مندوں کو ریاست کے منفرد ورثے سے جوڑنا ہے۔

ہر بوتھ پر جیتنے کی حکمت عملی سے ملکی پور میں لہرائے گا بی جے پی کا پرچم: دھرم پال

اجودھیا: 20 جنوری (یواین آئی) بی جے پی کے ریاستی سکریٹری دھرم پال سنگھ نے پیر کو کہا کہ ملکی پور اسمبلی حلقے پر ضمنی الیکشن میں کارکنان کو فی بوتھ کو جیتنے کی حکمت عملی بنا کر کام کرنا ہے۔ سنگھ یہاں مختلف تنظیمی پروگرام میں شرکت کی اور کارکنوں کو جیت کا منتر دیتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں ریاست و مرکزی حکومت کی مفاد عامہ کی اسکیمات اور تاریخی فیصلے کو لے کر ہمیں ہر گھر تک پہنچنا ہے۔ سخت جدو جہد سے ہی الیکشن میں جیت یقینی ہوتی ہے۔ اس لئے سبھی مل کر منصوبہ بند طریقے سے بوتھ وجئے کی حکمت عملی پر کام کریں۔ الیکشن کی جیت میں بوتھ کے ذمہ داران و پنا پرمکھوں کا کردار سب سے زیادہ اہم ہوتا ہے۔ سبھی بوتھ کے ذمہ دار ووٹروں سے سیدھا رابطہ یقینی کریں اور سو فیصدی ووٹنگ کے لئے سبھی کو راغب بھی کریں۔ انہوں نے کہا کہ مورچوں، محکموں کے ذمہ دار اپنے اپنے بوتھ پر مستعدی بڑھا کر لوگوں تک پہنچیں۔ سبھی کو اپنے بوتھ پر جیت دلانے کی ذمہ داری ادا کرنی ہوگی۔ اس کے لئے فی گھر ہر ووٹر سے رابطہ کرنا ضروری ہے۔ پنا سربراہ اپنے علاقے میں آنے والے رائے دہندگان سے روزانہ کسی نہ کسی ذریعہ سے تبادلہ خیال ضرور کریں۔ وارڈ کے ذمہ دار و سیکٹر سربراہ الیکشن کے حوالے سے سرگرم رہیں۔ پارٹی پروگراموں وعوامی رابطہ سے لے کر روزانہ منعقد ہونے والے پروگراموں کو سوشل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارم پر شیئر کیا جائے۔

اودھ نامہ

غزہ کے عوام کو سلام

محمود عباس 2005 سے فلسطین کے صدر ہیں۔ انھوں نے فلسطین کی آزادی، فلسطینی عوام کے حقوق اور ان کی خودمختاری کے مسئلے کو عالمی سطح پر اس لب ولہجہ اور حکمت عملی کے ساتھ نہیں اٹھایا، جس کے وہ متقاضی تھے۔ محمود عباس فلسطین کے سابق اور عالمی سطح پر عزت اور وقار کی نگاہوں سے دیکھے جانے والے رہنما یار عرفات کے بعد فلسطین کے صدر بنے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ فلسطین کے مسئلے کو اٹھانے کے لیے جو قوت ایمانی اور جذبہ صادق چاہیے، وہ ان میں مفقود ہے۔ یہ بھی کہا جارہا ہے کہ حماس کے ذریعہ آپریشن طوفان الاقصی بہت سوچ سمجھ کر کیا گیا تھا۔ اگر وہ آپریشن نہیں کیا جاتا؛ تو مسجد اقصی کی موجودہ پوزیشن میں بہت کچھ تبدیلی آگئی ہوتی، نیز یہ کہ قضیہ فلسطین آج بہت ہی پیچیدہ ہوگیا ہوتا۔ اسرائیل کی طرف سے انضمامی پروگرام بڑی سرعت سے بڑھتا اور لوگ فلسطین کو بھول گئے ہوتے۔

اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ آپریشن طوفان الاقصی کے بعد، نہ صرف مشرق ومغرب اور شمال وجنوب کے بے شمار ممالک کے عوام کے درمیان فلسطین اہم موضوع بنا، بلکہ بہت سے ممالک کے سیاستدانوں نے بھی فلسطین کے حوالے سے گفتگو شروع کردی، بلکہ متعدد ممالک نے فلسطین کو ایک ریاست کے طور پر تسلیم بھی کیا اور اسے تسلیم کئے جانے پر زور بھی دیا۔ بہت سے یورپی، امریکی، ایشیائی اور افریقی ممالک میں عوام نے فلسطین کے حق میں بڑے بڑے مظاہرے کیے؛ تاکہ فلسطینیوں کو ان کا جائز حق مل سکے۔ یہ ضرور ہوا کہ صہیونی ریاست نے اس جنگ میں غزہ شہر کو تباہ وبرباد کردیا اور اسکو ملبے میں تبدیل کردیا۔ غزہ کے عوام نے اپنے جان ومال کی قربانیاں پیش کی۔ جنگ کے دوران ان کو دو وقت کے کھانے بھی وقت پر نصیب نہیں ہوئے۔ ان کو پینے کا پانی بھی آسانی سے میسر نہیں تھا۔ بیمار وان زخمیوں کو دوائی یں بھی نہیں مل رہی تھیں لی کن جس طرح کی قوت ایمانی کا انھوں نے مظاہرہ کیا وہ ماضی قریب میں شاید ہی دی کھنے کو ملے۔ وہ شمالی غزہ سے جنوبی غزہ اور جنوبی غزہ سے شمالی غزہ کا چکر کاٹتے رہے۔ اس طویل مدت میں انھیں ایک دن کے لیے بھی سکون میسر نہیں ہوا۔ وہ سب پریشان رہے۔ یہ دہشت گردانہ حملے صرف چند گھنٹے اور چند دنوں کے لیے نہیں تھے، بلکہ یہ ساڑھے پندرہ مہینے تک جاری رہا، مگر غزہ کے عام لوگوں نے صبر کا مظاہرہ کیا۔ استقامت کا مظاہرہ کیا، اور کسی بی لمحے ان کے جذبۂ ایمانی میں ذرہ برابر بھی کمزوری نہیں آنے پائی۔ انھوں نے اپنے قائدین کی مخالفت نہیں کی۔ انھوں نے اپنے لیڈر کے خلاف بغاوت نہیں کی۔ اخباری اطلاعات کے مطبا چھیالیس ہزار سے زائد نفوس نے جام شہادت نوش کرلیا جن میں خواتین اور معصوم بچوں کی تعداد زیادہ تھی۔ لیکن انھوں نے کسی سے شکوہ نہیں کی البس اللہ کو یاد کیا اور اسی سے استعانت طلب کرتے رہے۔ آخر کار عالمی دباؤ میں اسرائیل کو مذاکرات کی میز پر آنا پڑا اور جنگ بندی کا نفاذ ہوگیا اس جنگ بندی کے موقع پر غزہ کے ان بہادر اور صابر عوام کو سلام۔ ان کے دلیر قائدین و مجاہدین کو سلام کہ انھوں نے مسجد اقصی کی حفاظت کے لیے اور فلسطین کے وجود کے لیے اپنے جانوں کی قربانیاں پیش کی، مگر صہیونی قابض ریاست کے خطرناک ایجنڈے کو آگے بڑھنے سے روک دیا۔

جنگ بندی کے معاہدے کے اعلان کے بعد، حماس کی طرف سے مذاکراتی کمیٹی کے سربراہ، ڈاکٹر خلیل الحیہ نے اپنے تفصیلی بیان میں کہا: اس تاریخی لمحے میں، جو ہمارے عوام کی جدوجہد اور مسلسل صبر کا نتیجہ ہے، جو دہائیوں سے جاری ہے اور جس کے بعد، ایک نیا دور شروع ہوگا۔ ہم غزہ کے عظیم عوام کو فخر اور عظمت کے تمام الفاظ پیش کرتے ہیں۔

غزہ جنگ بندی: ٹرمپ کی جیت

اسد مرزا

جمعہ کی صبح (17 جنوری 2025) کو اسرائیلی وزیر اعظم کے دفتر نے آخر کار اس بات کی تصدیق کردی کہ حماس کے ساتھ اسرائیلی حکومت کا امن معاہدہ طے پا گیا ہے۔ یہ معاہدہ، جس کے امریکی حکام اتوار (19 جنوری) کے نافذ ہونے کی توقع رکھتے ہیں، غزہ میں لڑائی میں وقفہ لائے گا اور یرغمالیوں اور فلسطینی قیدیوں کی مرحلہ وار رہائی کا باعث بنے گا۔ قطر کے وزیر اعظم شیخ محمد بن عبدالرحمن بن جاسم الثانی نے بدھ کے روز کہا تھا کہ جنگ بندی کا معاہدہ اتوار سے نافذ العمل ہو جائے گا تاہم انہوں نے مزید کہا کہ اسرائیل اور حماس کے ساتھ عمل درآمد کے اقدامات پر کام جاری ہے۔ بظاہر، نو منتخب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ چاہتے تھے کہ یہ معاہدہ 20 جنوری بروز پیر ان کی افتتاحی تقریب سے پہلے عمل میں آجائے۔ ٹرمپ نے اپنی انتخابی مہم کے دوران بارہا اشارہ دیا تھا کہ وہ اسرائیل اور حماس جنگ کو وراثت کے طور میں حاصل کرنا نہیں چاہتے ہیں، اور ان کا چاہنا ہے کہ 20 جنوری کو ان کے عہدہ سنبھالنے سے پہلے یہ معاہدہ عمل میں آجائے۔

اطلاعات کے مطابق، ٹرمپ اور سبکدوش ہونے والے امریکی صدر جو بائیڈن دونوں نے بدھ کو جنگ بندی کے معاہدے کے اعلان کے بعد مکمل کریڈٹ لیا جب کہ دونوں امریکی رہنماؤں نے اپنے ایلچیوں کے ذریعے جنگ بندی میں ثالثی کے لیے مل کر کام کیا۔ دونوں کیمپوں کے درمیان تعاون "تقریباً بے مثال" تھا، بائیڈن انتظامیہ کے ایک سینئر اہلکار نے معاہدہ طے پانے کے بعد کہا، جو تلخ حریفوں کے درمیان مفادات کے ایک نادر اشتراکی کوشش سے ممکن ہو پایا۔ اس امن معاہدے میں ایک عارضی جنگ بندی بھی شامل ہے جو بالآخر بے گھر فلسطینیوں کو اپنے گھروں کو لوٹنے کی اجازت دے گی، حالانکہ اسرائیل کی جان بوجھ کر تباہی کی مہم میں گزشتہ دو تین دنوں میں کافی اضافہ دیکھنے میں آیا ہے اور جس کے نتیجے میں اسرائیلی حملوں میں 86 فلسطینی مارے گئے ہیں اور جس جنگی مہم میں بہت سے فلسطینی گھروں کو اب رہنے کے قابل بھی نہیں چھوڑا گیا ہے۔ لیکن مقبوضہ علاقوں کے فلسطینی جلد از جلد اپنے وطن واپس جانا چاہتے تھے اور انہوں نے اس اعلان کا خوشی اور آنسوؤں سے خیر مقدم کیا۔

امن معاہدہ

اطلاعات کے مطابق امن معاہدہ تین مرحلوں پر مشتمل ہے۔ پہلا مرحلہ چھ ہفتے تک جاری رہے گا، اور اس میں محدود قیدیوں کا تبادلہ، غزہ سے اسرائیلی فوج کا جزوی انخلا اور غزہ میں امداد کا اضافہ شامل ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی اسرائیلی افواج مصر اور غزہ کے درمیان سرحدی علاقے فلاڈیلفی کوریڈور میں اپنی موجودگی کو کم کر دیں گی اور پھر معاہدے کے نافذ ہونے کے 50ویں دن کے بعد مکمل طور پر پیچھے ہٹ جائیں گی۔ دوسرے اور تیسرے مرحلے کی تفصیلات ابھی زیادہ واضح نہیں ہیں، اگرچہ اصولی طور پر ان پر عارضی اتفاق ہوگیا ہے۔ امریکی صدر جو بائیڈن نے کہا ہے کہ اگر دوسرے اور تیسرے مرحلے پر مذاکرات پہلے مرحلے کے ابتدائی چھ ہفتوں سے آگے بڑھ جائیں تب بھی جنگ بندی جاری رہے گی۔ تاہم، اسرائیل نے اصرار کیا ہے کہ پہلا مرحلہ مکمل ہونے اور اس کے شہری قیدیوں کی واپسی کے بعد اس کے حملوں کو دوبارہ شروع کرنے کی کوئی تحریری ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ تاہم، ایسوسی ایٹڈ پریس کے حوالے سے ایک مصری ذرائع کے مطابق، مذاکرات میں شامل تینوں ثالثوں مصر، قطر اور امریکہ نے حماس کو زبانی ضمانت دی ہے کہ مذاکرات جاری رہیں گے اور یہ تینوں ایک معاہدے کے لیے اسرائیل پر مزید دباؤ بنائے رکھیں گے۔ اگر یہ طے ہوتا ہے کہ دوسرے مرحلے کے لیے شرائط پوری ہوگئی ہیں، تو حماس اسرائیلی جیلوں میں قید مزید فلسطینیوں کی رہائی کے بدلے میں باقی تمام زندہ اسرائیلی اسیران کو رہا کرے گی۔ اس کے علاوہ، موجودہ دستاویز کے مطابق، اسرائیل غزہ سے اپنے "مکمل انخلاء" کا آغاز بھی کرے گا۔ تیسرے مرحلے کی تفصیلات ابھی تک واضح نہیں ہیں۔ اگر دوسرے مرحلے کی شرائط پوری ہوجائیں تو تیسرے مرحلے میں بقیہ اسیروں کی واپسی یقینی بنائی جائے گی۔ مزید برآں، فی الحال اس بات پر کوئی معاہدہ نہیں ہے کہ جنگ بندی کے بعد غزہ کا انتظام کون کرے گا۔ امریکہ نے ایسا کرنے کے لیے فلسطینی اتھارٹی کے ایک اصلاحی وژن پر زور دیا ہے۔ منگل کے روز امریکی وزیر خارجہ انٹونی بلنکن نے کہا کہ جنگ کے بعد کی تعمیر نو اور گورننس فلسطینی اتھارٹی کو "بین الاقوامی شراکت داروں" کو مدعو کرتی ہے تاکہ وہ اہم خدمات کو چلانے اور علاقے کی نگرانی کے لیے عبوری گورننگ اتھارٹی کے ساتھ مل کر کام کر سکیں۔ انہوں نے واشنگٹن میں قائم تھنک ٹینک، اٹلانٹک کونسل میں ایک تقریر میں کہا، دیگر شراکت دار، خاص طور پر عرب ریاستیں، مختصر مدت میں سیکورٹی کو یقینی بنانے کے لیے افواج فراہم کریں گی لیکن اسرائیل نے ابھی تک غزہ میں حکومت کی متبادل شکل کی کوئی تجویز پیش نہیں کی ہے۔

معاہدے کی مخالفت

نیتن یاہو کی حکومت کے انتہائی دائیں بازو کے ارکان، جیسے Itamar Ben Gvir اور Bezalel Smotrich کی طرف سے اس معاہدے کی سخت مخالفت کی گئی۔ وہ ایک معاہدے پر اپنے موقف کے بارے میں پچھلے ہفتے کافی واضح رہے ہیں، اور کہا کہ یہ اسرائیل کی قومی سلامتی کے لیے برا ہے اور ہوسکتا ہے کہ وہ اسے ووٹ نہ دیں۔ وہ اس حد تک آگے بڑھ چکے ہیں کہ وہ نیتن یاہو کی حکومت کا تختہ الٹنے کے لیے بھی تیار ہیں، اگر ان کا مقصد پورا نہیں ہوتا۔ مزید یہ کہ چند خاندان جن کے ناطے رشتہ دار غزہ میں قید ہیں وہ معاہدے کو "نہیں" کہہ رہے ہیں۔ تکوا (امید) فورم کے بہت سے ارکان، بشمول مقبوضہ مغربی کنارے کے آباد کار، دائیں بازو کے نظریات کے حامل ہیں۔ وہ معاہدے کے ایک حصے کے طور پر اسرائیل میں فلسطینی قیدیوں کی رہائی کی مخالفت کرتے ہوئے یہ دلیل دیتے ہیں کہ غزہ سے اسرائیلی یرغمالیوں کی جزوی رہائی ناقابل قبول ہے۔ اس کے بجائے، ان کا اصرار ہے کہ مضبوط فوجی کارروائی کے ذریعے حماس کو شکست دینا اولین ترجیح ہونی چاہیے، اور اسرائیلی یرغمالیوں کی بازیابی کے لیے بھی بہترین حکمت عملی ثابت ہوسکتی ہے۔

کیا معاہدہ نتیجہ خیز ثابت ہوگا؟

اہم سوال یہ ہے کہ کیا یہ جنگ بندی پہلے مرحلے کے بعد بھی برقرار رہے گی یا نہیں۔ کیونکہ معاہدہ میں اور بھی زیادہ مذاکرات شامل ہیں جن کا مقصد ہفتوں میں پیچیدہ مسائل کا حل نکالنا ہے۔ ان مذاکرات میں اسرائیل، حماس اور امریکہ، مصری اور قطری ثالثوں کو اس مشکل مسئلے سے نمٹنا ہوگا کہ غزہ پر کس طرح حکومت کی جائے گی، کیونکہ اسرائیل حماس کے خاتمے کا مطالبہ کر رہا ہے۔ ساتھ ہی یرغمالیوں کی رہائی ایک مشکل مسئلہ ہے، کیونکہ تمام یرغمالی حماس کے پاس نہیں ہیں، اس لیے دوسرے فلسطینی گروپوں سے ان کو حاصل کرنا ایک مسئلہ بن سکتا ہے۔ مزید برآں، اسرائیل نے کہا ہے کہ وہ اس وقت تک مکمل انخلاء پر راضی نہیں ہوگا جب تک کہ حماس کی عسکری اور سیاسی صلاحیتیں مکمل طور پر ختم نہیں کردی جاتی ہیں اور یہ یقینی نہیں بنادیا جاتا کہ حماس دوبارہ مسلح نہ ہوسکے۔ حماس کا کہنا ہے کہ وہ آخری یرغمالیوں کو اس وقت تک اسرائیل کے حوالے نہیں کرے گا جب تک اسرائیل غزہ میں ہر جگہ سے تمام فوجیوں کو نہیں ہٹالیتا۔

فاتح کون: بائیڈن یا ٹرمپ؟

ٹرمپ نے اپنی انتخابی مہم کے دوران مشرق وسطی میں امن قائم کرنے کو ایک بڑا ایشو بنایا تھا اور جنگ بندی کو یقینی بنانے میں بائیڈن انتظامیہ کی ناکامی پر حملہ کیا تھا۔ اسی لیے ان کی انتخابی کامیابی کے تین ہفتے سے بھی کم عرصے بعد ہی وٹکوف کو مشرق وسطی کے ایلچی کے طور پر 22 نومبر کو قطر روانہ کردیا گیا تھا، اس ہدایت کے ساتھ کہ انھیں امن معاہدے کو ہر حال یقینی شکل دینی ہی ہے۔ اپنے سفیروں کو ہم آہنگی کی ہدایت کرتے ہوئے، بائیڈن اور ٹرمپ دونوں نے اپنی شدید ذاتی اور سیاسی دشمنی کو عارضی طور پر ایک طرف رکھ دیا تھا، یہ اپنے طور پر ایک معجزہ سے کم نہیں تھا۔ تاہم، اگلے ہفتوں میں حقیقت میں بہت کچھ اس بات پر منحصر ہے کہ نیتن یاہو اپنے اتحادیوں کے چیلنجوں کا سامنا کرتے ہوئے کیسے امن معاہدے کو یقینی بنائیں گے اور جنگ بندی برقرار رہتی ہے، تو یہ بھی کوئی کم معجزہ نہیں ثابت ہوگا۔ مجموعی طور پر یہی کہا جاسکتا ہے کہ ٹرمپ ایک عام سیاست داں نہیں ہیں وہ اصل میں ایک کاروباری ہیں اور اپنے ہر فیصلے کو وہ ایک کاروباری کی طرح ہی فائدے اور نقصان میں تولتے ہیں۔ ٹرمپ اور ان کے داماد جیرڈ کشنر کے اسرائیل میں بہت زیادہ کاروباری مفادات ہیں اور اسی لیے اپنا نقصان کم کرنے کے لیے ٹرمپ کافی عجلت میں اس جنگ کو ختم کرانے کے لیے کوشاں تھے تاکہ وہ صدر بننے کے بعد اپنے کاروباری فائدے کے علاوہ مشرق وسطی کی امریکی پالیسی کو نیا رخ دے سکیں۔ اور ساتھ ہی اس کے ذریعے اپنی کمپنیوں کے لیے مالی فائدے بھی حاصل کرتے رہیں۔

(رابطہ کے لیے: www.asadmirza.in)

گریٹر اسرائیل کے تناظر میں امن معاہدہ

ڈاکٹر سلیم خان

وقت وقت کی بات ہے، گزشتہ سال جنوری میں اسرائیلی مصنف ایوی لپکن کا ایک انٹرویو اس لیے وائرل ہوگیا تھا کیونکہ اس دریدہ دہن نے گریٹر اسرائیل کے نقشے میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کو بھی شامل کردیا تھا۔ مصر سے سعودی عرب اور عراق کے نہر فرات تک اکھنڈ اسرائیل کو پھیلادیا گیا تھا۔ اس کے ایک سال غزہ میں اسرائیل کی ناکامی کے جشن کی تصاویر میڈیا پر چھائی ہوئی ہیں۔ بڑے بڑے خواب ٹوٹ کر بکھر چکے ہیں اور ان کی کرچیں یہودی مقتدرہ کو لہو لہان کررہی ہیں۔ صہیونیت کے بانی تھیوڈور ہرزل نے یہ خواب بیچا تھا کہ یہودیوں کی ارضِ موعود میں لبنان، شام، عراق، سعودی عرب، مصر اور اردن کے علاوہ ایران اور ترکی کے علاقے بھی شامل ہوں گے لیکن اب معروف یہودی مؤرخ اور کئی کتابوں کے مصنف، ماہر تعلیم ایلان پاپے اعلان کررہے ہیں کہ اسرائیل اپنے خاتمے کے ابتدائی دور میں داخل ہو چکا ہے۔ حیفہ یونیورسٹی میں سیاسیات کے سابق استاد پاپے فی الحال برطانیہ میں سماجیات کے پروفیسر ہیں۔ اسرائیل کے اس ناقد نے صہیونی ماہرین تعلیم کے عالمی بائیکاٹ کا مطالبہ کیا تھا۔

اقوام متحدہ نے 1947 میں جب فلسطین کو یہودی اور عرب ریاستوں میں تقسیم کرنے کی منظوری دی تو بیت المقدس کو ایک بین الاقوامی شہر قرار دیا گیا تو سابق اسرائیلی وزیر اعظم مینیچم بیگن نے اسے فلسطین کی غیر قانونی قرار دے مسترد کردیا تھا۔ اس کا دعویٰ تھا کہ "یروشلم ہمارا دارالحکومت تھا اور ہمیشہ رہے گا اور ایرٹز (گریٹر) اسرائیل کی سرحدوں کو ہمیشہ کے لیے بحال کیا جائے گا"۔ بیگن جیسے لوگوں کی حکمت عملی بیان کرتے ہوئے ایلان پاپے کہتے ہیں کہ قدیم حکومتیں حکمت اور تدبر سے اہداف کی جانب قدم بڑھاتی تھیں مگر اسرائیل کی موجودہ جلد باز سرکار پیش رو لوگوں کے مقابلے بہت جلد اہداف کا حصول چاہتی ہے۔ انہوں نے 20 سال قبل یہ پیشنگوئی کی تھی کہ اسرائیل کی آئندہ نسل زیادہ شدت پسند ہوگی۔ ان کے بقول اس دعویٰ کا ثبوت اسرائیلی معاشرہ کی موجودہ ذہنی کیفیت ہے۔ وہ فوت شدہ فلسطینی بچے کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ یہ درندگی اب اسرائیلی ڈی این اے میں شامل ہو چکی ہے۔ اس کی اصلاح کے لیے معلومات کی فراہمی کافی نہیں ہے بلکہ بنیادی ڈھانچہ میں تبدیلی درکار ہے۔

پچھلے سال ابتداء میں ہی اسرائیل کو اپنی شکست نظر آنے لگی تھی مگر چونکہ نیتن یاہو کے سر پر اقتدار سے محرومی کے بعد بدعنوانی کے الزام میں جیل جانے کی تلوار لٹک رہی تھی اس لیے وہ جنگ کو طول دیتے رہے۔ اپنی ناکامی کی پردہ پوشی کے لیے انہوں نے پیرس میں ایک تقریر کے دوران گریٹر اسرائیل کا وہ نقشہ پیش کردیا جس میں اردن اور مقبوضہ مغربی کنارے کو اسرائیل کا حصہ دکھایا گیا تھا۔ یہ کسی سرپھرے سیاستداں کی بھڑاس ہی نہیں بلکہ اسرائیل کے سرکاری سوشل میڈیا اکاؤنٹ سے بھی اس نقشے کو شیئر کرتے ہوئے دعویٰ کیا گیا کہ مملکت اسرائیل تقریباً 3000 سال پہلے قائم ہوئی تھی اور اس کے پہلے تین بادشاہوں میں شاہ شاؤل، شاہ داؤد اور شاہ سلیمان شامل تھے۔ انہوں نے مجموعی طور پر 120 سال تک حکمرانی کی۔ ان کے دور میں یہودی ثقافت، مذہب اور معیشت میں ترقی ہوئی۔ 931 قبل مسیح میں شاہ سلیمان کی وفات کے بعد داخلی تنازعات اور بھاری ٹیکسوں کی وجہ سے وہ مملکت اسرائیل اور یہودہ نامی دو ملکوں میں تقسیم ہوگئی۔

حکومتِ اسرائیل نے یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ شمالی سلطنت 209 سال بعد آشوریوں کے ہاتھوں (722 قبل مسیح) اور جنوبی مملکت یہودہ 345 سال بعد بابل کے بادشاہ نبوکدنضر کے ہاتھوں (568 قبل مسیح) ختم ہوگئی۔ اس کے بعد دو ہزار سال تک اس علاقے میں رومیوں اور ایرانیوں نے یہودیوں کو گھسنے نہیں دیا بالآخر جب مسلمان غالب ہوئے تو ان کو اجازت ملی اور آج وہ انہیں کے ساتھ احسان فراموشی کررہے ہیں۔ اس حقیقت کا اعتراف کے بجائے دعویٰ کیا جارہا ہے کہ یہ تقسیم صدیوں تک سیاسی تنازعات کا باعث بنی لیکن جلاوطنی کے دوران یہودی قوم اپنی ریاست کی بحالی کی خواہاں رہی جس کا قیام 1948 میں ریاست اسرائیل کے طور پر ہوا اور آگے اپنی خودستائی میں دعویٰ کیا گیا کہ: "وہ (اسرائیل) آج مشرق وسطی کی واحد جمہوری ریاست ہے۔" ابھی حال میں صہیونی حکومت نے غزہ جو مظالم ڈھائے اور عالمی عدالتِ انصاف اسے نسل کشی کا مجرم قرار دے کر اس کے خلاف وارنٹ نکالا تو اب اسرائیل کو اپنی صف میں دیکھ دنیا بھر کے جمہوری ممالک بھی عار محسوس کررہے ہوں گے۔

دنیا بھر میں اس متنازع نقشے کی مخالفت ہوئی مگر اندرونِ ملک نیتن یاہو کے حامیوں نے سوچا ہوگا چونکہ وہ مقدس جنگ لڑ رہا ہے اس لیے اسے نہ ہٹایا جائے۔ اسی ماحول کو فروغ دینے کی خاطر ایوی لپکن کا شرانگیز انٹرویو وائرل کرایا گیا جس میں وہ گریٹر اسرائیل کے تصور پر کہتا ہے فرات کے دوسری جانب کرد ہیں جو ہمارے دوست ہیں۔ ہمارے پیچھے بحیرہ روم ہے اور ہمارے آگے کرد۔۔۔ لبنان کو اسرائیل کے تحفظ کی ضرورت ہے اس لیے مجھے یقین ہے کہ ہم مکہ اور مدینہ اور طور سینا پر بھی قبضہ کرکے ان جگہوں کو پاک کریں گے۔' یہ انٹرویو ایک ناپاک سازش کا حصہ تھا۔ اس دوران غزہ میں زمینی کارروائی کے دوران بعض اسرائیلی فوجیوں کو یونیفارم پر 'گریٹر اسرائیل' کے نقشے کا بیج پہنا کر ان کی تصاویر کو سوشل میڈیا پر پھیلایا گیا تاکہ بچوں اور خواتین کی ہلاکت کو ایک عظیم کاز سے جوڑ کر خوشنما بنایا جاسکے۔ انتہاپسند اسرائیلی وزرا نے دعویٰ کردیا کہ حضرت یوسفؑ کے دور میں یہودی مصر میں آباد ہوئے اور اس وقت ان کی حکمرانی فلسطین سے لے کر شام اور فرات کے کچھ علاقوں تک تھی اس لیے بنی اسرائیل کی اولاد جہاں جہاں پلی بڑھی ہے وہ سب علاقے اسرائیل کا حصہ ہیں۔ اس بیانیہ سے ایران، شام اور لبنان پر حملوں کا جواز بھی نکل آیا۔

خواب وخیال کی ان باتوں سے نکل کر ایلان پاپے کی جانب لوٹیں ان کا دعویٰ ہے کہ اسرائیل کو لاحق سب سے بڑا خطرہ خارجی نہیں داخلی ہے۔ اس معاشرے میں پھیلی ہوئی اخلاقی گراوٹ اور انسانیت وہمدردی کی نچلی ترین سطح کی جانب اشارہ کرکے انہوں نے دعویٰ کیا کہ اسرائیلی سماج مفلوج ہو چکا ہے۔ صیہونی حکومت کے ادارے "اسرائیل ہیوم" کا حالیہ انکشاف اس کی تائید کرتا ہے۔ نفسیاتی معالجے اور طبی امداد کے فاونڈیشن "نتال" کی رپورٹ کے مطابق 2024 کے دوران اسے سائیکوتھراپی کے لیے تقریباً 54 ہزار درخواستیں موصول ہوئیں، جن میں سے 60 فیصد کا تعلق فوجی اہلکاروں سے تھا۔ صیہونی فوجی غزہ میں اپنے مشن سے واپس آنے کے بعد شدید ذہنی تناؤ اور جذباتی مسائل کا شکار ہوکر خودکشی بھی کرلیتے ہیں۔ مثلاً 40 سالہ الیران میزراحی غزہ میں اپنے پہلے مشن سے واپس آنے کے بعد شدید ڈپریشن چلا گیا اور اس نے دوبارہ تعینات کئے جانے کے خوف سے خودکشی کرلی۔

اسرائیلی وزارت دفاع کے ری ہیبلی ٹیشن (بحالی) ڈویژن میں زیرِ علاج فوجیوں کی تعداد 70 ہزار سے تجاوز کرنے کا اعتراف پچھلے سال ہی کیا گیا تھا مگر ان میں سات اکتوبر، 2023 سے پہلے ہونے والی لڑائیوں میں شریک اہلکار بھی شامل تھے۔ اس رپورٹ کے مطابق سات اکتوبر کے بعد ان وارڈز میں داخل ہونے والوں میں سے 35 فیصد ذہنی بیماریوں کا شکار ہیں جبکہ 21 فیصد کو جسمانی چوٹیں آئیں۔ ان زخمی فوجیوں میں تقریباً 70 فیصد ریزرو ہیں اور نصف کی عمریں 18 سے 30 سال کے درمیان ہیں۔ تقریباً 40 فیصد نئے فوجی مختلف ذہنی صحت کے مسائل مثلاً انگزائٹی (بے چینی)، ڈپریشن (مایوسی) اور پوسٹ ٹرومیٹک سٹریس ڈس آرڈر کا شکار ہیں۔ 70 ہزار معذور فوجیوں میں سے 539,9 صدمے وغیرہ سے گزر رہے ہیں۔ ان میں نیند کی دشواریوں کا شکار لوگوں کی شرح گزشتہ موسم گرما میں 18. 7 فیصد سے بڑھ کر 37. 7 فیصد ہوگئی۔ ان طبی مسائل میں 101 فیصد کا اضافہ ہوا۔ جنگ کے دوران زیادہ تناؤ میں مبتلا ہونے والے 43. 5 فیصد بڑھ گئے۔ یہ سارے اعداد وشمار ایلان پے پے کی تائید کرتے ہیں۔

ایلان پے پے کا یہ دعویٰ بھی ہے کہ اسرائیل کے اپنے حامیوں سے تعلقات بھی اس کی تباہی میں اہم کردار ادا کریں گے۔ غزہ کی نسل کشی نے اسرائیل کو تنہا کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اقوام متحدہ میں اس کا مظاہرہ اس وقت ہوا جب پچھلے سال سلامتی کونسل کے اندر اسرائیل کے معاملے امریکہ کا ایک بھی حلیف اس کے ساتھ نہیں تھا۔ اس کے بعد دسمبر کے اندر جنرل اسمبلی کے اجلاس میں اسرائیل اور امریکہ کے ساتھ صرف ۷ ممالک تھے جن میں ۵ کا تو کوئی نام بھی نہیں جانتا۔ امریکہ کے بڑے حواریوں میں برطانیہ اور فرانس سمیت سبھی نے اس کی مخالفت کی تھی۔ پے پے تو امریکہ کے تعلق سے بھی یہ پیشگوئی کرتے ہیں کہ ٹرمپ کی سربراہی میں امریکی معیشت زوال پذیر ہوگی۔ اس کے نتیجے میں مشرق وسطی میں امریکہ کی دلچسپی کم ہوجائے گی۔ ٹرمپ کا نعرہ 'امریکہ اول' یا امریکہ کو پھر سے عظیم بنانے کا عزم اس حقیقت کا اعتراف ہے۔ اسرائیل امریکی حمایت پر چڑھنے والی ایک امربیل ہے۔ امریکی حمایت کے بغیر وہ پھل پھول نہیں سکتی۔ قدیم نوآبادیاتی نظام کی آخری ریاست 'اسرائیل' کا وجود جب صفحۂ ہستی سے مٹ جائے گا تو فلسطین میں آزادی کی صبح از خود نمودار ہوجائے گی ان شاء اللہ۔ ایلان پے پے انسانی تاریخ کی مثالوں سے اس کی تائید کرتے ہیں لیکن علامہ اقبال تو پہلے ہی فرما چکے ہیں۔

شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے

دھلی کی سیاسی جنگ میں وعدوں کا پٹارا۔۔؟

عارف شجر، حیدرآباد

پچھلے ہی دہلی میں سردی کا درجہ حرارت تیز ہو لیکن یہاں کی سیاسی گرماہٹ میں دہلی پوری طرح گرما گئی ہے۔ جیسے جیسے ووٹنگ کی تاریخ قریب تر ہوتی جارہی ہے ویسے ویسے سیاسی جماعتوں کے قائدین کی عوامی تقاریر اور وعدوں میں گرماہٹ پیدا ہوگئی ہے۔ یعنی ایک جانب عوامی اجلاس اور پریس کانفرنس کے دوران ایک دوسرے پر الزام تراشیاں شباب پر ہے تو وہیں بھی سیاسی قائدین اپنی اپنی جانب سے عوام کو لبھانے کے لئے وعدوں کا پٹارہ کھول دیا ہے۔ یعنی زبانی خرچ ریوڑیاں بانٹنے کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ اس سیاسی جنگ کے میدان میں اپنی اپنی جیت درج کرانے اور عوام کو لبھانے اور انہیں اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے پہلے عام آدمی پارٹی اسکے بعد کانگریس اور پھر بی جے پی بھی اس وعدوں سے مستثنیٰ نہیں رہی۔ بی جے پی نے بھی اسی صف میں کھڑے ہوکر عوام کو اپنی جانب متوجہ کرنے کے لئے اور دہلی کے تخت پر قابض ہونے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہے جس نے عام آدمی پارٹی اور کانگریس پر عوام کے بیچ ریوڑیاں تقسیم کرنے کا الزام برابر لگاتی رہی ہے وہ بھی اس بہتی گنگا میں ہاتھ دھون رہی ہے یہی وجہ ہے کہ عام آدمی پارٹی اور کانگریس کی طرف سے عوام کو ماہانہ روپے کی ضمانت کے بعد بی جے پی نے بھی روپئے کا خزانہ کھول دیا ہے اور وعدوں کا پٹارہ دہلی کے عوام کے سامنے رکھ دیا ہے۔ یعنی بی جے پی کے قومی صدر جگت پرکاش نڈا نے دہلی اسمبلی انتخابات کے لئے قرارداد منتر کا پہلا حصہ جاری کیا ہے جس میں خواتین رائے دہندگان کو بی جے پی کے طرف موڑنے کے لئے بڑا اعلان کر دیا ہے اور عام آدمی پارٹی اور کانگریس سے زیادہ سہولت فراہم کرنے کی بات کہی گئی ہے۔ مجھے یہ بات کہہ لینے دیجئے کہ سیاسی شطرنج کس طرح کی چلی جارہی ہے اور کس طرح سے دہلی کے اقتدار میں آنے کے لئے پارٹیاں اپنے اپنے وعدے کے لوگوں کے سامنے زبانی جمع خرچ پیش کر رہے ہیں اسکا نظارہ آپ خود دیکھ سکتے ہیں۔ رائے دہندگان کو یہ بات بتادینا ضروری ہو جاتا ہے پہلے تو عام آدمی پارٹی نے خواتین کے لئے خزانہ کھولتے ہوئے 2100 روپے ماہانہ دینے کا اعلان کیا اسکے بعد تو معنوں سلسلہ چل پڑا عام آدمی پارٹی نے خواتین کے لئے 2100 روپئے کا تحفہ دینے کا اعلان کیا کردیا میڈیا اور دہلی کے ہر گھر میں یہ بات پھیل گئی اور لوگ عام آدمی پارٹی کے تحفے کا ذکر مثبت طور سے کرنے لگے۔ ظاہر ہے اپوزیشن کو یہ بات ہضم تو ہونا نہیں تھا جسکا ثبوت کانگریس نے دیا، کانگریس نے بھی اس لبھاونے وعدے میں کود پڑی اور اس نے بھی آؤ دیکھا نا تاؤ عام آدمی پارٹی سے زیادہ خواتین کو 2500 روپے ماہانہ اور فلٹرنگ کٹ کے ساتھ گیس سلنڈر 500 روپے دینے کا اعلان کردیا۔ اب جب کانگریس کی اس ریوڑی دینے کی چرچہ عام ہونے لگی تو بی جے پی اس سے پیچھے کہاں رہتی دیر سے ہی صحیح اس نے بھی ان دونوں سیاسی جماعتوں سے آگے بڑھ کر خواتین کے لئے بڑا اعلان کردیا بی جے پی نے قرارداد نامہ میں مہیلا سمردھی یوجنا کے تحت خواتین کو 2500 روپے ماہانہ، غریب خواتین کو 500 روپے میں ایل پی جی سلنڈر اور ہولی اور دیوالی پر دو مفت سلنڈر فراہم کرنے کا وعدہ کردیا ساتھ ہی حاملہ خواتین کو 21000 روپے کی چھ نیوٹریشن کٹس دینے کا بھی وعدہ کردیا۔ ساتھ ہی یہ اعلان کرتے ہوئے بی جے پی نے عام آدمی پارٹی پر یہ بھی الزام لگایا کہ دہلی حکومت نے دہلی کے 51 لاکھ لوگوں کو آیوشمان اسکیم سے محروم کردیا ہے جو 5 لاکھ روپے تک کا مفت علاج فراہم کرتی ہے۔ 70 سال سے زیادہ عمر کے بزرگوں کو بھی اس کا فائدہ نہیں مل رہا ہے۔ بی جے پی حکومت کی پہلی کابینہ میں اسے نافذ کرنے کے ساتھ، ریاستی حکومت 5 لاکھ روپے کا اضافی ہیلتھ انشورنس فراہم کرے گی۔ دہلی میں 10 لاکھ روپے تک کے ہیلتھ انشورنس کی سہولت دستیاب ہوگی۔ 70 سال سے زائد عمر کے بزرگوں کو بھی مفت او پی ڈی چیک اپ کی سہولت فراہم کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ 60 سے 70 سال کے بزرگوں کی پنشن 2000 روپے سے بڑھا کر 2500 روپے کردی جائے گی۔ 70 سال سے زائد عمر کے بزرگوں، معذور افراد، بیواؤں اور محروم خواتین کی پنشن کی رقم 2500 روپے سے بڑھا کر 3000 روپے کردی جائے گی۔ ہر کچی بستی میں اٹل کینٹین کھولنے اور 5 روپے میں کھانا فراہم کرنے کا بھی اعلان کیا۔ اب بی جے پی کے اس اعلانات اور وعدے پر عام آدمی کی سیاسی زمین کھسکتی ہوئی نظر آنے لگی تو عام آدمی پارٹی نے اپنی سیاسی زمین بچانے کے لئے ایک اور لبھاؤنے وعدے کردئے اس بار اس نے طلباء پر داؤ چل دیا اور بی جے پی کے اس اعلان کے بعد عام آدمی پارٹی کے کنوینر اروند کیجریوال نے اعلان کرتے ہوئے کہا کہ اگر دہلی میں عام آدمی پارٹی کی حکومت دوبارہ بنتی ہے تو طلباء کو بسوں میں مفت سفر اور دہلی میٹرو کے کرایوں میں رعایت ملے گی۔ اس کا اعلان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بس اور میٹرو کے کرایہ میں اضافہ تعلیم کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنے گا۔ طلباء پر خرچ ہونے والی ایک ایک پائی ملک کے مستقبل میں سرمایہ کاری ہے۔ عام آدمی پارٹی کنوینر نے کہا کہ انہوں نے وزیر اعظم کو ایک خط لکھا ہے جس میں طلباء کو میٹرو کرایہ میں 50 فیصد رعایت دینے اور اخراجات کو نصف میں تقسیم کرنے کی اپیل کی ہے۔ اسے دہلی اور مرکزی حکومت کے درمیان 50-50 کے تناسب میں تقسیم کیا جانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر بی جے پی اپنے منشور میں طلباء کو میٹرو میں رعایت دینے کا معاملہ شامل نہیں کرتی ہے تو طلباء ووٹ کیوں دیں گے۔ بہر حال! مجھے یہ بات کہہ لینے دیجئے کہ سیاسی جماعتوں کے قائدین کا یہ تابڑ توڑ وعدے ارادے قسمیں اور یقین دہانیاں جو کرائی جارہی ہیں اسکا فائدہ کیا عام لوگوں کو مل پایا ہے۔ چلئے سیاسی جماعتوں کے ذریعہ کئے گئے ایک وعدہ ہی لے لیجئے وہ ہے گھریلو گیس سلینڈر کی جس سے گھر کے خواتین کا بجٹ بگڑتا ہو بنتا بھی ہے۔ 500 روپئے میں گھریلو سلینڈر دینے کا وعدہ ہر ریاست کے اقتدار میں بیٹھے سیاسی جماعتوں کے اعلیٰ قائدین نے کی تھی لیکن افسوس صد افسوس انتخابات میں کامیاب ہوتے ہی سارے وعدے فراموش کردئے گئے یعنی ایک طرح سے خواتین کو دھوکہ دیا گیا جس کی بدولت سیاسی جماعتیں برسر اقتدار آئیں۔ یعنی اب تو یہ کہنا درست ہوگا کہ 500 کا سلینڈر قصئے پارنیہ بن گیا۔ اقتدار کی کرسی پر قابض ہونے کے بعد کسی بھی سیاسی قائدین کی زبان سے سیلنڈر کا "س" بھی منھ سے نہیں نکلا۔ مختلف سیاسی جماعتوں کے وعدوں کی ایک لمبی فہرست ہے محض گھریلو سیلنڈر کا میں نے ذکر کیا ہے۔ اب آپ اس بات سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ابھی دہلی کے اسمبلی انتخابات میں سیاسی جماعتوں کے ذریعہ جتنے وعدے اور قسمیں کئے جارہے ہیں وہ کیا مکمل ہو پائیں گے۔؟ یہ کہاں تک درست ہے کہ بہت سے لوگوں کا یہ تاثر ہے کہ زیادہ تر رائے دہندگان قومی اور ریاستی مسائل میں فرق نہیں کرتے۔ جب ہم دہلی کے انتخابی نتائج کو دیکھتے ہیں تو یہ مفروضہ غلط ثابت ہوتا ہے۔ گزشتہ دو لوک سبھا انتخابات اور اسمبلی انتخابات کے نتائج الٹ رہے ہیں۔ سال 2014 میں ہوئے لوک سبھا انتخابات اور اس کے بعد سال 2019 میں بی جے پی نے تمام سات سیٹوں پر بڑے فرق سے کامیابی حاصل کی، لیکن اسمبلی انتخابات میں اسے اتنی ہی بڑی شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ دونوں اسمبلی انتخابات میں دہلی کے ووٹر کا اہم کردار انتخابی جلاوطنی دور کرنے کی کوشش عام آدمی پارٹی کو بھاری اکثریت کے ساتھ اقتدار سونپا گیا۔ اس بار بھی لوک سبھا انتخابات میں بی جے پی کو بھی سات سیٹیں ملی ہیں۔ اب اسمبلی انتخابات کا بگل بج چکا ہے اور ووٹنگ کی تاریخ قریب تر ہوتی چلی جارہی ہے تو ایسے میں جہاں عام آدمی پارٹی کو تیسری بار اقتدار حاصل کرنے کا چیلنج درپیش ہے تو وہیں بی جے پی اقتدار میں آنے کے لئے اپنے پر پھیلا چکی ہے اور جہاں تک کانگریس کی بات ہے تو کانگریس اپنا کھویا ہوا سیاسی میدان دوبارہ حاصل کرنے کے لیے انتخابی جنگ میں جدوجہد کررہی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا اس بار بھی ووٹر پہلے کی طرح ووٹ ڈالتے ہیں یا پھر اپنا فیصلہ بدلتے ہیں۔

8790193834

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

بچوں کی توانائی کو درست راہ اور سمت دیں

فاروق طاہر

پھر ان ننھے شریروں کے ساتھ کیا کیا جائے؟

ایک پریشان شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا "آپ تو کہتے ہیں کہ بچوں کو پر اعتماد ہونا چاہیے۔ انھیں شرمانا نہیں چاہیے۔ بے خوفی سے کسی کا سامنا کرنا چاہیے۔

میں نے کہا "ہاں، بالکل درست کہا"۔ اس نے کہا "لیکن ایک مسئلہ ہے"۔ میرا ایک پانچ سال کا بیٹا ہے۔ وہ کسی سے نہیں ڈرتا۔ وہ جہاں جاتا ہے پانچ منٹ کے اندر اندر وہاں کی ہر چیز پر اپنا تسلط قائم کر دیتا ہے۔ ہم اس کی اسی فطرت کی وجہ سے کسی سے بھی ملاقات کے لیے جانے سے کتراتے ہیں۔ میری بیوی اسے ایک سالگرہ کی تقریب میں لے گئی۔ وہاں صرف وہ آدھے گھنٹے تک رہا۔ لیکن اس آدھے گھنٹے میں اس نے ہال میں موجود تمام افراد کی توجہ اپنی جانب مبذول کروالی۔ وہ کسی سے نہیں ڈرتا۔ وہ جو چاہتا ہے لے لیتا ہے۔ وہ روتا نہیں جانتا لیکن دوسروں کو رلانا اسے اچھے سے آتا ہے۔ وہ بچوں کو مارے گا، انھیں دھکے دے گا اور جہاں جانا چاہے چلا جائے گا۔ وہ ایک منٹ بھی خاموش نہیں رہتا۔ ہمیشہ پرزور اور پر جوش رہتا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ اس کے ساتھ کیسے پیش آئیں؟ وہ گلوگیر آواز میں بات کر رہا تھا اور گہرے افسوس میں ڈوبا ہوا تھا۔

پر مغموم لہجے میں کہنے لگا "اگر گھر میں اس کی مرضی کے خلاف کچھ ہو جائے تو جو بھی چیز اس کے ہاتھ آئے اٹھا کر پھینک دیتا ہے۔ ہماری اور پڑوس کی عمارت کی مشترکہ کمپاؤنڈ وال ہے۔ دیکھ ریکھ کے لیے ایک چوکیدار بھی ہے۔ اس کا اب ایک ہی کام ہے کہ ہمارے بیٹے کی پھینکی ہوئی چیزوں کو واپس لا کر دیتا رہے۔ ایک بار تو اس نے حد ہی کر دی، ایک وزنی گملہ اٹھا کر پھینک دیا جو پڑوسی کے کار کے شیشے پر گرا جس سے شیشہ پورا ٹوٹ گیا۔ مجھے اس کی قیمت چکانی پڑی۔ اب آپ ہی بتائیے میں کیا کروں؟ اس پریشان شخص کے سوال کا جواب اگر آپ کے پاس ہے تو یقینا آپ بچوں کی نفسیات سے واقف ہیں۔

بچوں کی توانائی کو والدین درست سمت فراہم کریں

توانائی کو سمت دینا

مذکورہ بچے کا مسئلہ در حقیقت اس کے پاس موجود وہ وافر توانائی ہے جس کا استعمال نہیں ہوتا۔ اس توانائی کو درست سمت دینا بہت ضروری ہے۔

اس سے پہلے کہ میں کچھ کہتا وہ کہنے لگے "وہ رات گیارہ بجے سے پہلے نہیں سوتا۔ تب تک ہماری عمارت میں اودھم مچا رہتا ہے۔ ہمارے نیچے کی منزل پر رہنے والے لوگ اس کی اچھل کود سے پریشان رہتے ہیں، اور ہمارا بیٹا ایسا ہے کہ اچھل کود سے باز نہیں آتا۔ جب وہ سوتا ہے تو ہماری پوری بلڈنگ سکون کا سانس لیتی ہے۔ میرے خیال میں یہ بہت ذہین ہے اور اس کی ذہانت ہی ہماری پریشانی کا باعث ہے۔ اس پر قابو پانے کا کوئی حل ہو تو بتائیے"۔ وہ بڑبڑانے لگے "ذہانت بہتر بنانے کو چھوڑیے اسے بعد میں دیکھ لیں گے"۔ ان کی بڑبڑاہٹ کو میں نے سن لیا۔

جب وہ کسی قدر بحال ہوئے تو میں نے انھیں ایک ایکشن پلان دیا اور کہا کہ اس پر سختی سے نافذ کریں۔ ایسے بچوں کے لیے سب سے پہلا ایکشن پلان انھیں اپنی توانائی کو بہتر طریقے سے استعمال کرنے کا موقع فراہم کرنا ہوتا ہے۔ منصوبے کو نافذ کرنے کی ذمہ داری بچے کے دادا نے اپنے ذمے لی۔ دادا جی اسکول سے واپس آنے کے بعد روزانہ اپنے پوتے کو پارک لے جانے لگے۔ دادا نے بچے کے لیے ایک خاص سائیکل، بلا (کرکٹ بیاٹ)، گیند (بال) خریدی جسے وہ روزانہ بچے کو باغ لے جاتے وقت ساتھ لے جاتے تھے۔

اب دادا کا روزانہ شام ساڑھے پانچ سے ساڑھے آٹھ بجے تک ایک ہی کام تھا کہ بچے کو تین گھنٹے تک باغ سے باہر نہ جانے دیں۔ بہر حال لڑکا باغ میں مصروف ہو گیا۔ وہ بھاگتا دوڑتا اور سائیکل چلاتا۔ جھولا جھولتا، اچھل کود کرتا رہتا۔ دو تین دن تک اس نے باغ میں موجود دوسرے بچوں کو تنگ کیا۔ لیکن اس کے بعد سب ٹھیک ہونے لگا۔

دادا پوتے کو تھکا دینے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ بہت بھاگ دوڑ، کھیل کود اور سائیکل چلانے کے بعد بچہ آٹھ بجے گھر واپسی کا انتظار کرنے لگتا۔ وہ تھک ہوا ہوتا پھر بھی دادا کہتے تھے ایک چکر اور لگاؤ پھر گھر چلیں گے۔ مزید چار چکر لگاؤ، پھر ہم گھر جائیں گے۔

لڑکا گھر آتا، کھانا کھاتا اور رکھانا کھاتے ہی فوراً سو جاتا۔ اب روزانہ بچہ رات کے کھانے کے بعد فوری سو جانے لگا۔ چند دن بعد بچے کے والد نے مجھے ان کے گھر پر بلایا اور کہا کہ اب ہماری شامیں پہلے سے بہت بہتر ہو گئی ہیں۔ لیکن بچہ بہت زیادہ تھک جا رہا ہے اور زیادہ سو رہا ہے۔ اب ہمیں کیا کرنا چاہیے؟۔

میں نے کہا "اس معمول کو مزید چند دن جاری رکھیں"۔ بچوں میں بہت زیادہ توانائی ہوتی ہے جو استعمال نہیں ہوتی۔ اس توانائی کو ہمیں ایک صحیح رخ (سمت) دینے کی ضرورت ہے۔

ہیری (Harry) میرا ہیرو

اب ماں نے بچے کی ذہن سازی کا پروگرام شروع کیا۔ والدین، دادا، دادی اب عاجزی، انکساری، اور دیگر عمدہ اخلاق و اعلیٰ اقدار کو بچے کے ذہن میں بٹھانے میں لگ گئے۔ وہ بچے کو عاجزی، شائستگی اور تمیز و تہذیب سے پیش آنے کے فائدے بتاتے۔

ہیری پوٹر بچے کا پسندیدہ ہیرو تھا۔

ماں بچے کو ہیری پوٹر فلم کے ایسے منتخب مناظر دکھاتی جس میں ہیری پوٹر شائستہ برتاؤ کرتا ہے۔ ماں بچے سے کہتی کہ "تم ہیری پوٹر ہو یا پھر مال فوائے (Malfoy) کی طرح ایک برے لڑکے؟ پھر ماں اور بیٹے نے کچھ اصول بنائے تا کہ بچے میں ہیری پوٹر کی طرح عاجزی پیدا ہو جائے۔ بڑوں کو سلام کرنا، انہیں بیٹھنے جگہ دینا، جب وہ جانے لگیں تو خدا حافظ کہنا، نرمی سے بات کرنا، کسی پر نہ گرنا، کودنا وغیرہ۔ اصول آسان اور سادہ تھے۔ لیکن بچہ تقریباً ہر روز کوئی نہ کوئی اصول توڑ دیتا۔

ماں بچے سے پوچھتی ہے کہ بتاؤ آج تم نے کون سا اصول توڑا؟ بیٹا مسکراتا اور بتاتا کہ اس نے کون سے اصول توڑے ہیں۔ حیران کن بات ہے کہ اس بچے کو آہستہ آہستہ اب سب پسند کرنے لگے تھے اور وہ سب کی آنکھوں کا تارا بن گیا۔

جو بچے ہائپر ایکٹیو ہوتے ہیں ان میں زبردست توانائی ہوتی ہے لیکن والدین درست سمت دینے کے بجائے ان کی پٹائی کرتے ہیں یا گھر سے باہر نہیں نکالتے یا پھر انھیں ایک ہی جگہ پر رکھنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔

مجھے یاد ہے، جب میں چھوٹا تھا، ہمارے پاس خرگوش تھے۔ جنھیں اکثر بند کر کے رکھا جاتا تھا۔ جب کبھی انھیں چند منٹوں کے لیے چھوڑا جاتا وہ گھر میں تیزی سے اچھلتے، کودتے، بھاگتے اور ایسے کرنے سے وہ خود کو روک نہیں پاتے تھے۔ وہ کبھی دیوار سے تو کبھی کسی چیز سے ٹکراتے رہتے تھے۔ کئی بار ہمارے بچے بھی اسی کیفیت سے گزرتے ہیں۔ ہمیں غور کرنا چاہیے۔

اگر بچے پورا دن ایک جگہ پر بندھے رہیں اور پھر انھیں اپنے اردگرد کھلی جگہ اور بہت سے لوگ نظر آئیں اور وہ اپنی توانائی کو ظاہر کرنے لگیں تو بھلا اس میں کیا حرج ہے؟

ہمیں ان کی توانائی کو صحیح سمت (رخ) دینا چاہیے۔ مذکورہ صورت حال اور تبدیلی میں سب سے اہم جو بات تھی وہ ماں کی جانب سے اپنے پانچ سالہ بیٹے کی برین ٹیوننگ (ذہن سازی) تھی۔ بچے کی ماں بھی اب خوش تھی کہ اس کا بچہ تبدیل ہو چکا تھا اور وہ پرورش و تربیت اولاد کا کا صحیح طریقہ جان چکی تھی۔

محرکہ (Motivation) کیا ہے؟

ہر بچے کسی نہ کسی شئے سے تحریک اور حوصلہ پاتا ہے۔ بچے چاہتے ہیں کہ ہر کوئی ان سے اچھا برتاؤ کریں۔ بچے اپنے تجربات سے سیکھتے ہیں جب لوگ ان کی تعریف کرتے ہیں یا نہیں کرتے تب وہ اپنی توانائی کو تحریک کے مطابق سمت دینا شروع کر دیتے ہیں۔

کئی بار، جنھیں ہم ہائپر ایکٹیو بچے کہتے ہیں، وہ دوسروں کو اپنی صلاحیتیں دکھانے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ لیکن ہم ان کی سرگرمیوں کی تعریف و توصیف کرنے کے بجائے انھیں ڈانٹتے ہیں، چپ کرا دیتے ہیں یا پھر انھیں نظر انداز کر دیتے ہیں۔ بچوں کی توانائی کو درست سمت پر لگانا والدین، اساتذہ و دیگر افراد خانہ کی ذمہ داری ہے۔ بچوں کو مختلف جگہوں پر لے جائیں انھیں مثبت انداز میں مصروف رکھیں۔ بچے اپنی توانائی کو درست کیسے استعمال کریں اس کے بارے میں تربیت اطفال سے جڑے تمام افراد بالخصوص والدین کو سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے۔

"ہائی پر ایکٹیو" بچوں کی توانائی کو کیسے درست سمت دی جائے

ہائپر ایکٹیو (Hyper Active) بچوں کا ٹائم ٹیبل

احقر یہاں ایک ٹائم ٹیبل (نظام الاوقات) آپ کے سامنے پیش کر رہا ہے جو ہائپر ایکٹیو بچوں کے برتاؤ کو بہتر بنانے میں ان شاءاللہ معاون ثابت ہوگا۔

یہ منظم نظام العمل ہائی پر ایکٹیو بچے کی تبدیلی میں بہت سود مند ثابت ہوا ہے۔ بچے کے دادا علی الصبح 4 بجے بیدار ہو جاتے۔ 5:30 بجے چہل قدمی کے لیے باہر نکلتے اور اکثر اپنے پوتے کو بھی ساتھ لے جاتے۔ باہر جاتے وقت اپنے پالتو کتے کو بھی ساتھ رکھتے۔ کتے کا پٹا بچے کے ہاتھ میں تھما دیتے۔ کتے کی دیکھ بھال کرنا اب بچے کی ذمہ داری تھی۔ بچہ کتے کو بہت مشکلوں سے سنبھال پاتا۔ اسے سنبھالتے ہوئے بچہ جب تھک جاتا تو دادا پوتے سے کہتے ہیں "دیکھو تم کتے کی وجہ سے تھک گئے ہو، اسی طرح تم بھی اپنی شرارتوں سے دوسروں کو تھکا دیتے ہو"۔

دادا پھر اسے پیراکی کے لیے لے جاتے۔ بچہ پیراکی کرتا اور ڈیڑھ گھنٹے تک سوئمنگ پول سے باہر نہیں آتا۔ لگاتار اصرار کرنے پر سوئمنگ پول سے باہر نکلتا۔ وہ اپنی سائیکل پر سوئمنگ پول تک جاتا۔ گھر میں اصول بنایا گیا کہ گھر کا کوئی بھی فرد بچے کے ذاتی کاموں میں اس کی مدد نہیں کرے گا۔ اپنے اسکول کا بستہ (Bag) اسے خود ترتیب دینا تھا۔ کئی بار، وہ اسکول بیاگ میں ضروری اشیاء نہ رکھ کر چلا جاتا جس کی وجہ سے اسکول سے بارہا شکایتیں موصول ہوئیں۔ اس کے باوجود والدین اسکول کی کتابیں اور نوٹ بکس بیاگ میں رکھنے میں اس کی مدد نہیں کرتے۔ آخر کار ایک دن بچہ خود اسکول جانے سے پہلے اپنے بستے کو ترتیب دینے لگا اور اس کے بعد سے وہ لگاتار اس عادت پر کاربند ہے۔

بچہ اب اسکول جانے کے جوش میں اپنے سب کام خوشی خوشی کرنے لگا ہے۔ سائیکل چلانے، پیراکی اور صبح کی سیر اور دیگر سرگرمیوں کی وجہ سے لڑکے کی انتہائی سرگرمی (ہائی پر ایکٹیویٹی) چند دنوں میں ختم ہو گئی۔

اگر اساتذہ طلبہ کو پڑھانا چاہتے ہیں تو پہلے انھیں سمجھنا چاہیے۔ والدین بھی اگر اپنے بچوں کی پرورش کرنا چاہتے ہیں تو پہلے انھیں اپنے بچوں کو سمجھنا ضروری ہے۔ ایک جملہ میرے ذہن پر بچپن میں ہی نقش ہو گیا تھا۔ "اگر آپ عمران کو ریاضی پڑھانا چاہتے ہیں تو آپ کو تین باتوں کا علم ہونا ضروری ہے"۔

.1 سب سے پہلے آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ عمران کیسا ہے۔

.2 اس کے بعد ریاضی پڑھانے کے لیے آپ کو ریاضی کا علم ہونا چاہیے اور پھر

.3 آپ کو ریاضی پڑھانے کے طریقے بھی آنا چاہیے۔

سب سے پہلی اور اہم بات عمران کو سمجھنا ہے۔ کسی بھی بچے کو سمجھنے کے لیے دو چیزیں ضروری ہیں۔ پہلے یہ معلوم کریں کہ اس کا دماغ کیسے کام کرتا ہے اور دوسرا، اس کا ذہن۔

یہ اصول بچوں کے ساتھ ہی نہیں جب آپ بڑوں کے ساتھ کام کر رہے ہوں اس وقت بھی یہ اصول کارگر ثابت ہوتا ہے۔ ہمیں مندرجہ ذیل تین چیزوں پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔

1۔ معلوم کریں کہ شخص کی پسند اور ناپسند کیا ہے۔

2۔ جب کوئی شخص کچھ کام کر رہا ہو تو اس کے پیچھے کار فرما محرکے کو معلوم کریں۔

3۔ کام کے ساتھ فرد کے جذباتی لگاؤ کا بھی پتہ لگائیں۔

جذباتی لگاؤ سے مراد جب ہم کوئی کام انجام دیتے ہیں تو اس سے ہمیں خوشی حاصل ہوتی ہے یا پھر مایوسی۔

ہم ان چیزوں سے دور رہنا پسند کرتے ہیں جن سے ہمیں خوشی نہیں ملتی جو ہمیں پریشان کرتی ہیں اور تکلیف دیتی ہیں۔ ہم ان چیزوں کو بار بار کرتے ہیں جن سے ہمیں خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اگر ہر ہم اس سادہ سی ترغیب کو سمجھ لے تو بہت سے کام بچے خود ہی کرنا شروع کر دیں گے۔

اگر ہم یہ سمجھ لیں کہ بچہ کسی خاص کام میں خوشی کیوں محسوس کر رہا ہے تو یہ نکتہ ہمیں عمران کو سمجھنے میں مدد فراہم کرے گا۔

یہ سمجھنا بھی ضروری ہے کہ ہمارا دماغ کیسے کام کرتا ہے۔ بچے کو سمجھنے کا مطلب یہ سمجھنا ہے کہ بچے کا دماغ کیسے کام کرتا ہے۔ دماغ دو طریقوں سے کام کرتا ہے۔ بایاں دماغ مختلف طریقے سے کام کرتا ہے اور دایاں دماغ مختلف طریقے سے۔

بچوں کو وقت دیں

بچوں کی ذہنی نشوونما کے لیے سب سے پہلے ہمیں انہیں معیاری وقت دینا چاہیے۔ جب ہم بچوں کو وقت دیتے ہیں تب ہی ہم ان کو سمجھ پائیں گے۔ اکثر والدین اپنے بچوں کو وقت دینے کے حقیقی مفہوم سے بھی واقف نہیں ہیں۔

ایک پروگرام میں مجھ سے ایک ماں نے سوال کیا "ہم اپنے بچوں کو وقت تو دیتے ہیں، ہم ہر وقت ان کے ساتھ ہی ہوتے ہیں۔ کیا یہ وقت دینا نہیں ہے؟

لیکن ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ صرف بچوں کے ساتھ رہنا انہیں وقت دینا نہیں ہے؟

میں نے ماں سے سوال کیا بتاؤ "دنیائیں" کتنی ہیں؟ خاتون کو سوال سمجھ میں نہیں آیا۔ اس نے کہا "کتنی دنیاؤں سے آپ کا کیا مطلب ہے؟"

"جی ہاں میرا یہی مطلب ہے کہ کتنی دنیائیں ہیں؟ یعنی ایک دنیا ہے، دو ہے، تین چار، پانچ، چھ۔۔۔۔" میں نے جواب دیا

"دنیا ایک ہی ہے"۔ خاتون نے فوراً جواب دیا۔

ہال میں باقی تمام افراد کا بھی یہی جواب تھا۔

میں نے خاتون سے پھر پوچھا ذرا سوچ کر بتائیے کہ، کیا دنیا ایک ہی ہے؟ کیا آپ کے ذہن میں وہی دنیا ہے جو دوسری خاتون کے ذہن میں موجود ہے؟

اس کا کیا مطلب ہے؟

یہ سوال غور طلب ہے۔ اس دنیا میں ہر ایک کے سوچنے کا طریقہ الگ الگ ہے۔ ہر کوئی اپنی دنیا اپنے ساتھ لے کر چلتا ہے اور جس لمحے آپ کو اپنی دنیا میں داخل ہونے کا موقع ملتا ہے آپ فوراً اس میں داخل ہو جاتے ہیں۔

بچوں کو سمجھنے کے لیے ہمیں ان کی دنیا میں داخل ہونا ضروری ہے۔

اگر ایک ہال میں چار سو پانچ سو افراد بیٹھے ہیں تو یہاں چار سو پانچ سو دنیائیں بھی موجود ہیں۔

میں نے والدین سے پوچھا، فرض کیجیے، اس ہال میں پانچ سو لوگ ہیں۔ کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ اس ہال میں ہماری پانچ سو دنیائیں ہیں؟ کیونکہ ہر ایک کی اپنی ایک الگ دنیا ہے۔ اگر میں چند لمحوں کے لیے توقف کروں تو ہر ایک اپنی دنیا میں داخل ہو جائے گا۔ ایک عورت سوچنے لگے گی کہ "جب میں گھر جاؤں گی تو مجھے کھانا پکانا ہے" کوئی سوچے گا کہ مجھے آفس جانا ہے، مجھے کسی کو بلانا ہے وغیرہ وغیرہ موقع ملتے ہی ہم اپنی دنیا میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اتنی ہی دنیائیں آباد ہیں جتنی تعداد میں اس دنیا میں لوگوں موجود ہیں۔ کیا آپ اس بیان سے اتفاق کرتے ہیں؟ وہاں پر موجود بھی افراد نے مجھ سے اتفاق کیا۔

جس طرح ہم اپنی دنیا اپنے ذہن میں لیے پھرتے ہیں اسی طرح بچوں کی بھی اپنی دنیا ہوتی ہے، کیا آپ اس بات سے اتفاق کرتے ہیں؟ سب نے فوراً اس پر بھی اتفاق کیا۔ اور جب ہم بچوں سے بات کرتے ہیں تو کیا ہم اپنی دنیا میں رہ کر ان سے بات کرتے ہیں یا پھر ان کی دنیا میں جا کر ان سے مخاطب ہوتے ہیں؟ ننانوے (99 فیصد موقعوں پر ہم بچوں سے اپنی دنیا میں رہ کر ہی بات کرتے ہیں۔ جب ہم اپنے نقطہ نظر سے بات کر رہے ہوں تو پھر بچوں سے ان کی دنیا کے بارے میں سوالات پوچھنے کے امکانات بہت کم پائے جائیں گے۔ اگر آپ بچوں کو وقت دینا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے آپ کو ان کی دنیا میں داخل ہونا پڑے گا اور پھر جب آپ کہہ سکتے ہیں کہ آپ انہیں وقت دے رہے ہیں۔

ہم نے پرورش و تربیت اولاد کے بارے میں، بہت کچھ پڑھا ہے۔ بچوں کو وقت دینے کا مطلب ہے کہ بچوں کے جوتوں میں اپنا پاؤں ڈالنا۔ چیزوں کو بچوں کے نقطہ نظر سے دیکھنا تربیت و پرورش اطفال کا سنہرا اصول ہے۔

، حیدرآباد، انڈیا 9700122826

لال کوٹ قلعہ: دہلی کی قدیم تاریخ کا آئینہ

ڈاکٹر شاہد حبیب

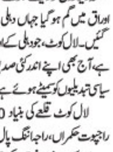

حال ہی میں مجھے دہلی کی تاریخ کا اولین نشان، لال کوٹ قلعے، کے معائنے و مشاہدے کا موقع ملا۔ مہرولی کے قریب واقع سنجے ون میں موجود اس قلعے کی شکستہ دیواروں کے بیچ پہنچا تو وہاں مجھ پر ایک عجیب سی کیفیت طاری ہو گئی، جیسے صدیوں پرانی کہانیاں اپنی خاموش زبان میں مجھے پکار رہی ہوں۔ ہر پتھر، ہر دیوار، اور ہر کونے میں ایک تاریخ دفن ہے جو دہلی کے وجود کا آغاز اور اس کے ارتقاء کی گواہی دیتی ہے۔ ان شکستہ دیواروں کو دیکھتے ہوئے، میرا ذہن تاریخ کے ان اوراق میں گم ہو گیا جہاں دہلی کے بسنے کی کہانیاں لکھی گئیں۔ لال کوٹ، جو دہلی کے اولین شہری علاقے کی بنیاد ہے، آج بھی اپنے اندر کئی صدیوں کی تاریخ، ثقافت، اور سیاسی تبدیلیوں کو سمیٹے ہوئے ہے۔

لال کوٹ قلعے کی بنیاد 1060 عیسوی میں تومر راجپوت حکمراں، راجہ انگ پال دوم نے رکھی تھی۔ یہ قلعہ نہ صرف ایک مضبوط فوجی مرکز تھا بلکہ دہلی کی اولین بستی کا بھی مرکز تھا۔ تومر حکمرانوں نے اس علاقے پر 700 عیسوی سے حکمرانی کی، جس کے آثار آج بھی جنوبی دہلی کے سورج کنڈ کے قریب دیکھے جا سکتے ہیں۔ راجہ انگ پال نے لال کوٹ کو دہلی کی بنیاد کے طور پر تعمیر کیا، اور یہاں ایک منظم بستی بسائی۔ بارہویں صدی میں چوہان راجپوتوں نے دہلی پر قبضہ کیا اور راجہ پرتھوی راج چوہان کے دور میں لال کوٹ کو مزید وسعت دی گئی۔ اس قلعے کو نئے نام "قلعہ رائے پتھورا"، سے جانا گیا۔ پرتھوی راج چوہان نے نہ صرف قلعے کی فصیل کو مضبوط کیا بلکہ اس کے اردگرد نئے علاقے بھی آباد کیے۔

چندر بردائی کی مشہور تصنیف "پرتھوی راج راسو" میں ذکر ملتا ہے کہ دہلی شہر کو "دہلی" کا نام راجہ انگ پال نے دیا تھا۔ انگ پال کی جانب سے تعمیر کردہ یہ قلعہ کئی کلومیٹر پر محیط تھا اور اس کی دیواروں کے نشانات قطب مینار کے قریب واقع ان شکستہ دیواروں کے بیچ دیکھے جا سکتے ہیں۔ بارہویں صدی کے اواخر میں، دہلی پر قبضے کا خواب لیے محمد غوری نے جب راجپوت حکمرانوں کے خلاف مہم شروع کی اور پہلی جنگِ ترائن (1191 عیسوی) میں راجپوتوں نے غوری کو شکست دی، مگر ان کے اعزاز کے ضابطے کے تحت انھیں رہا کر دیا گیا۔ تو اگلے ہی سال قوت کو مجتمع کر کے انھوں نے پھر حملہ کیا اور دوسری جنگِ ترائن میں محمد غوری نے راجپوتوں کو شکست دے کر پرتھوی راج چوہان کو قید کر لیا۔ محمد غوری کی فتح کے بعد لال کوٹ اور قلعہ رائے پتھورا اسلامی سلطنت کے قبضے میں آ گئے۔ محمد غوری نے دہلی کو اپنا مرکز بنایا اور اپنے آزاد کردہ غلام اور بہادر جرنیل قطب الدین ایبک کو دہلی کا نائب مقرر کیا۔ قطب الدین ایبک نے لال کوٹ میں کئی تعمیراتی منصوبے شروع کیے، جن میں قطب مینار اور قوت الاسلام مسجد شامل ہیں۔ کئی مؤرخین کا کہنا ہے کہ ان تعمیرات میں ہندو اور جین مندروں کی باقیات کا استعمال کیا گیا، جس کی جھلک آج بھی ان عمارتوں میں دیکھی جا سکتی ہے۔

1206 میں محمد غوری کے قتل کے بعد، قطب الدین ایبک نے خود کو دہلی کا سلطان قرار دیا اور غلام خاندان کی بنیاد رکھی، جس نے دہلی پر 80 سال سے زائد عرصے تک حکمرانی کی۔ اس خاندان کے ایک اور عظیم حکمران، شمس الدین التمش نے قطب مینار کی تکمیل اور قوت الاسلام مسجد کی توسیع کی۔ قطب خاندان کے بعد خلجی خاندان نے اقتدار سنبھالا۔ علاؤالدین خلجی، جو اس خاندان کا سب سے طاقتور حکمراں تھا، نے لال کوٹ کے قریب کئی اہم عمارتیں تعمیر کیں۔ انہوں نے علائی مینار کی بنیاد رکھی، جو قطب مینار سے دو گنا اونچا ہونا تھا، اور علائی دروازہ تعمیر کیا۔ علاؤالدین خلجی نے قلعہ سری کی بھی تعمیر کروائی، جو ایک فوجی کیمپ کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔

لال کوٹ کے موجودہ آثار زیادہ تر مہرولی کے جنگلات میں محفوظ ہیں۔ ان شکستہ دیواروں کو دیکھ کر یہ

اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ یہ قلعہ کس قدر وسیع اور مضبوط تھا۔ 1992 سے 1995 کے دوران محکمہ آثار قدیمہ کے ادارے آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا (اے ایس آئی) نے یہاں کھدائی کرائی، جس میں "انگ تال"، راجپوت دور کے برتن، سکے، اور دیگر اہم تاریخی اشیاء دریافت ہوئیں۔ انگ تال، جو لال کوٹ کے مرکز میں واقع تھا، راجہ انگ پال کی تخلیقی سوچ اور انجینئرنگ کا مظہر ہے۔ بدقسمتی سے یہ تالاب آج جنگل کے بیچ چھپا ہوا ہے، اور وہاں تک پہنچنے کا کوئی منظم راستہ تک نہیں۔ لال کوٹ کی موجودہ دیواریں، جو قطب مینار کے قریب واقع ہیں، وقت کے ساتھ شکستہ ہو چکی ہیں۔ 2007 اور 2009 میں اے ایس آئی نے ان دیواروں کے تحفظ کی کوشش کی، مگر زمین کے تنازعے کی وجہ سے کام رک گیا۔ دہلی ڈویلپمنٹ اتھارٹی (ڈی ڈی اے) کی زمین پر یہ دیواریں واقع ہیں، اور اس کے باعث ان کی حفاظت کا کام اٹک کر رہ گیا اور آج تک مکمل نہیں ہو سکا۔

دہلی کے نام کی کئی کہانیاں ہیں، جن میں سب سے مشہور یہ ہے کہ اس علاقے کو "دہلی" یا "ڈھلی" کا نام راجہ انگ پال نے دیا۔ کچھ مؤرخین کے مطابق دہلی کا نام "راجہ دہلو" کے نام پر رکھا گیا تھا، جو 800 قبل مسیح میں یہاں کا حکمراں تھا۔ تاہم، انگ پال کی تعمیرات اور لال کوٹ قلعے کی بنیاد دہلی کو اس کا موجودہ مقام دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ لال کوٹ کی اہمیت محض ایک قلعے کی نہیں بلکہ یہ دہلی کی اولین شہری بستی کا مرکز تھا۔ اس نے دہلی کی تاریخ میں ایک سنگِ میل کا کردار ادا کیا، جہاں مختلف ادوار میں تومر، چوہان، غوری، اور ترک حکمرانوں نے اپنی چھاپ چھوڑی۔ یہ قلعہ نہ صرف ایک فوجی مرکز تھا بلکہ دہلی کی ثقافتی اور سماجی زندگی کا بھی محور رہا۔ راجہ انگ پال کی تعمیرات سے لے کر قطب الدین ایبک اور علاؤ الدین خلجی کے دور تک، لال کوٹ نے کئی اہم تاریخی واقعات کا مشاہدہ کیا۔

لال کوٹ کی شکستہ دیواریں ہمیں یہ سبق دیتی ہیں کہ عظیم سلطنتیں اور ان کے آثار بھی وقت کے ساتھ زوال پذیر ہو سکتے ہیں۔ تاہم، ان کی تعمیرات اور تاریخ ہمیں ان کے عروج و زوال کی کہانی سناتی ہیں۔ دہلی کے شہریوں کے لیے لال کوٹ محض ایک آثار قدیمہ کا مقام نہیں، بلکہ ان کی تاریخ اور وراثت کا حصہ ہے۔ لال کوٹ کا معائنہ کرتے ہوئے مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں وقت کے ساتھ پیچھے جا رہا ہوں۔ ان دیواروں کو دیکھتے ہوئے راجہ انگ پال، پرتھوی راج چوہان، اور محمد غوری جیسے عظیم کرداروں کی شبیہیں ذہن میں گردش کرنے لگیں۔ لال کوٹ نہ صرف دہلی کی تاریخ کا ایک اہم حصہ ہے بلکہ یہ ہمیں یہ بھی سکھاتا ہے کہ تاریخ کو محفوظ رکھنا اور اس سے سبق لینا کتنا ضروری ہے۔ دہلی کی موجودہ شکل اس قدیم قلعے کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی، اور اس کے تحفظ کے لیے مزید کوششوں کی ضرورت ہے۔ لال کوٹ کا دورہ ایک یادگار تجربہ تھا جو تاریخ کے اوراق میں گم ایک سنہرے باب کی یاد دلاتا ہے۔ لال کوٹ قلعے میں چہل قدمی کرتے ہوئے یہ احساس شدت اختیار کر رہا تھا کہ یہ صرف پتھر اور دیواروں کا مجموعہ نہیں، بلکہ تاریخ کی ایک جیتی جاگتی تصویر ہے۔ یہ قلعہ دہلی کی بنیاد، اس کے عروج و زوال، اور مختلف ادوار کی کہانیوں کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ لال کوٹ کے باقیات کو محفوظ کیا جائے اور اس کی تاریخی اہمیت کو اجاگر کیا جائے، تا کہ آنے والی نسلیں اپنی تاریخ سے جڑ سکیں۔ لال کوٹ کا معائنہ محض ایک سفر نہیں بلکہ ماضی کے اوراق میں جھانکنے کا موقع تھا، جہاں دہلی کی بنیاد رکھی گئی اور تاریخ کے اہم باب لکھے گئے۔

(موبائل: 8539054888)

کتاب: ذہن زاد

مصنف: توصیف بریلوی، قیمت: 200

مبصرہ: افسانہ جونپوری

ادب میں وقت اور حالات کے ساتھ ساتھ تبدیلیاں آتی رہتی ہیں۔ ایک زمانہ تھا جب داستانوں کے ذریعے لوگ اپنے جذبات اور خیالات کا اظہار کرتے تھے، پھر ناول نے اس کا مقام لے لیا، اور آج کل افسانے ادب کی ایک اہم صنف کے طور پر سامنے آ رہے ہیں۔ بیسویں صدی کے اوائل میں اردو ادب میں مختصر افسانے کا عمومی طور پر آغاز نہیں ہوا تھا، مگر پریم چند کے افسانوں نے اردو میں اس صنف کی بنیاد رکھی اور اس کے بعد افسانوں نے سماج کی مختلف پرتوں کو اجاگر کرنے کا عمل جاری رکھا۔

بیسویں صدی کے وسطی میں اردو افسانہ نگاری کے میدان میں کئی اہم ادیب منظر عام پر آئے جن میں سے چند ادیبوں کے نام قابل ذکر ہیں۔ ان ناموں میں سعادت حسن منٹو، عصمت چغتائی، کرشن چندر اور قرت العین حیدر جیسے نمایاں افسانہ نگاروں کے نام سر فہرست ہیں۔ ان افسانہ نگاروں نے اردو افسانے کو نہ صرف معاشرتی حقیقتوں سے روشناس کرایا، بلکہ ان کے افسانوں میں جدیدیت، تجربات اور تخلیقی رجحانات کا [illegible] بے باک تحریروں سے اپنا نام بھی اسی کڑی میں جوڑنے کا کام کیا ہے۔

موصوف کا اصل نام توصیف خان ہے آپ کی پیدائش 1991 میں ریاست اتر پردیش کے ضلع بریلی میں ہوئی۔ انہوں نے بریلی کالج سے ہی ایم۔ اے کی تعلیم حاصل کی اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے "انور خان کی ادبی خدمات کا جائزہ" موضوع پر ڈاکٹریٹ مکمل کیا۔ حالیہ دنوں میں وہ علیگڑھ میں رہتے ہوئے اپنی تدریسی خدمات البرکات کالج آف گریجویٹ اسٹڈیز" میں دے رہے ہیں۔ جناب کا قلمی نام توصیف بریلوی ہے۔ اسی نام سے وہ افسانے لکھ رہے ہیں۔ جو ہندو پاک کے موقر جرائد و رسائل میں اکثر شائع ہوتے رہتے ہیں۔ 2020 میں ان کا پہلا افسانوی مجموعہ "ذہن زاد" ہندوستان میں منظر عام پر آیا۔ جو خاصہ مقبول ہوا۔ بالخصوص نوجوانوں کے درمیان زیر بحث رہا۔ انکے اسی افسانوی مجموعے پر ساہتیہ اکادمی نے انھیں "یووا پرسکار" سے نوازا ہے۔ انکے افسانوی مجموعہ "ذہن زاد" کا دوسرا ایڈیشن پاکستان کے بے حد معروف مطبع "فکشن ہاؤس (لاہور، کراچی اور حیدرآباد) سے جلد ہی شائع ہوا ہے۔

توصیف بریلوی کا ذہن زاد ایک منفرد افسانوی مجموعہ ہے جس میں 20 افسانے شامل ہیں۔ ان افسانوں میں مختلف سماجی، اخلاقی، اور نفسیاتی موضوعات کو اٹھایا گیا ہے۔ انہوں نے اپنی کہانیوں میں ان پہلوؤں کو عیاں کیا ہے جن سے قلمکار اکثر گریز کرتے ہیں، مثلاً جنسی تعلقات، معاشرتی ناہمواریاں اور انسانوں کی بے حسی۔ ان کے افسانے معاشرتی حقیقتوں کو نیا زاویہ دیتے ہیں اور قاری کو ان کے گہرے تاثرات میں مبتلا کرتے ہیں۔

ذہن زاد کے افسانوں میں "پڑا ابوائے"، "تعذیب"، "خوشبو کا خاکہ" اور نوز پیس" جیسے کچھ ایسے افسانے شامل ہیں، جن میں مصنف نے نہ صرف جدیدیت کو اجاگر کیا بلکہ ہمارے معاشرتی دھارے کو بھی ایک نئے انداز میں دیکھنے کی کوشش کی ہے۔ مثال کے طور پر، پڑا ابوائے میں انہوں نے ایک ایسی دنیا دکھائی ہے جہاں معاشرتی تہذیب کے جھرمٹ میں مردوں کے جسم کا سودا کیا جا رہا ہے۔ ان کا افسانہ "یہ شام کب ہوگی؟" بھی ایک عورت کے کرب اور انتظار کو بیان کرتا ہے، جو اپنے شوہر کی بے اعتنائی کے باوجود اس کی محبت کا انتظار کرتی رہتی ہے۔

تخلیق کار نے اپنے افسانوں میں نفسیاتی پیچیدگیوں کو بھی بڑی خوبصورتی سے بیان کیا ہے۔ ان کے افسانہ "نوز پیس" میں رومانی، تجسس اور نفسیات تینوں کا حسین امتزاج ملتا ہے، جہاں کہانی کے آخر میں ایک ایسا موڑ آتا ہے جو قاری کو چونکا دیتا ہے۔

ان کا افسانہ "تعذیب" آج کے معاشرتی مسائل اور انسانی بے حسی کا آئینہ ہے۔ اس افسانے میں مصنف نے اس بات کو اجاگر کیا ہے کہ کیسے ہم ترقی کی دوڑ میں اپنے انسانیت کے اصولوں کو فراموش کر رہے ہیں

قلمکار کا قلم نہ صرف سماجی مسائل کو اجاگر کرتا ہے بلکہ انسان کی نفسیات کو بھی گہرائی سے سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ ان کے افسانوں میں موجود مختلف موضوعات جیسے کہ ماں بیٹی کا رشتہ، جسمانی خواہشات، اخلاقی اقدار، اور معاشرتی رویے، قاری کو سوچنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔

توصیف بریلوی کا افسانوی مجموعہ "ذہن زاد" اس بات کا غماز ہے کہ ادب وقت کے ساتھ ارتقاء پذیر ہوتا رہا ہے اور اس میں ہمیشہ نئی تبدیلیاں آتی رہتی ہیں۔ انہوں نے اپنے افسانوں کے ذریعے نہ صرف اردو افسانے کی روایت کو آگے بڑھایا بلکہ اس میں جدت اور بے باکی کا عنصر بھی شامل کیا۔ ان کے افسانے آج کے معاشرے کے متعدد مسائل کی عکاسی کرتے ہیں اور انہیں قارئین تک پہنچاتے ہیں۔

توصیف بریلوی کو ان کی اس شاندار تخلیقی کاوش پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد اور امید ہے کہ وہ اردو ادب کی دنیا میں اپنی تخلیقی صلاحیتوں کے ساتھ مزید کامیابیاں حاصل کرتے رہیں گے۔

☆☆☆☆☆

’ترقی یافتہ ہندوستان کے خواب کو پورا کرنے کیلئے سخت محنت ضروری‘

صرف وہی قومیں ترقی کررہی ہیں جنہوں نے نظم وضبط، سالمیت اور قومی اتحاد کی اقدار کو برقرار رکھا ہے، این سی سی یوم جمہوریہ کیمپ میں کیڈٹس سے راجناتھ کا خطاب

نئی دہلی۔ (یو این آئی) وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے نیشنل کیڈٹ کور (این سی سی) کے کیڈٹس کو ملک کے لئے اہم قرار دیتے ہوئے ان سے سال 2047 تک ترقی یافتہ ہندوستان کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے کے لئے سخت محنت کرنے کی اپیل کی ہے پیر کو یہاں دہلی چھاؤنی میں این سی سی یوم جمہوریہ کیمپ میں کیڈٹس سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر سنگھ نے کہا، کیڈٹ، خواہ وہ کسی بھی شعبے میں کام کرتے ہوں، ان میں پیدا ہونے والی قیادت، ضبط، مہتو کا نشا اور حب الوطنی کی خوبیوں کے ذریعے قوم کی تعمیر میں اپنا حصہ ڈالتے ہیں۔ وزیر دفاع نے کہا، " وزیر اعظم نریندر مودی نے 2047 تک ہندوستان کو ایک ترقی یافتہ ملک بنانے کا عزم کیا ہے۔ وہ خود بھی این سی سی کیڈٹ رہ چکے ہیں۔ لہذا، اگر کسی بھی سابق این سی سی کیڈٹ نے کوئی خواب دیکھا ہے، تو اسے پورا کرنا دیگر تمام کیڈٹس کی سب سے بڑی ذمہ داری بن جاتی ہے جس کا مطلب ہے کہ 140 کروڑ ہندوستانیوں کی ترقی جو سماجی اور ثقافتی تنوع کے باوجود اتحاد میں رہتے ہیں۔ ہمیں اپنے لیے اور سماج کے لیے کچھ اچھا کرنا چاہیے اور جلد ہی ہندوستان ایک ترقی یافتہ ملک بن جائے گا۔ وزیر دفاع نے کیڈٹس کی عزم، نظم وضبط اور قوم سے محبت کی تعریف کی۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ ہندوستان ایک ملک کے طور پر جو کچھ بھی حاصل کرنے میں کامیاب ہوا ہے وہ سب کی محنت کی وجہ سے ہے، خاص کر نوجوانوں کی۔ انہوں نے کہا،" میں جب بھی این سی سی کیڈٹس سے ملتا ہوں، مجھے ان میں صرف ایک کیڈٹ نظر نہیں آتا۔ میں ان میں ہندوستان کا عکس دیکھتا ہوں، جس میں، بہت سے جسم ہیں لیکن ایک روح ہے، کئی شاخیں لیکن جڑ ایک ہے، بہت سی کرنیں لیکن ایک روشنی۔ یہ کیڈٹس مختلف علاقوں سے آتے ہیں، مختلف زبانیں بولتے ہیں اور مختلف رسوم ورواج کی پیروی کرتے ہیں لیکن ان میں ایک چیز مشترک ہے وہ ہے اتحاد۔ ان کی توانائی اور جوش اس بات کا ثبوت ہے کہ ہندوستان کا مستقبل روشن ہے۔

مسٹر سنگھ نے کہا کہ جب ہندوستان کو آزادی ملی تو ایک ہی وقت میں کئی ممالک آزاد ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ آج صرف وہی قومیں ترقی کر رہی ہیں جنہوں نے نظم وضبط، سالمیت اور قومی اتحاد کی اقدار کو برقرار رکھا ہے۔ انہوں نے ان خصوصیات کو بروئے کار لانے کے لیے این سی سی کی تعریف کی جو ہر فرد کے لیے ضروری ہیں۔ کیڈٹس کو قیادت کے حقیقی معنی کی وضاحت کرتے ہوئے وزیر دفاع نے 26/11 ممبئی حملوں کے دوران میجر سندیپ انی کرشنن کی قربانی کا حوالہ دیا جس سے قوم کو ترغیب ملتی ہے۔ تقریب میں النکرن سماروہ کے دوران، کیڈٹس کو ان کی شاندار کارکردگی اور ڈیوٹی سے لگن کے لیے وزیر دفاع کا تمغہ اور تعریفی سرٹیفکیٹ سے نوازا گیا۔ اس سال وزیر دفاع کا تمغہ کیرالہ اور لکشدیپ ڈائریکٹوریٹ کے انڈر آفیسر تھیجا وی پی اور شمال مشرقی ریجن ڈائریکٹوریٹ کے سینئر انڈر آفیسر آریمتر ناتھ کو دیا گیا۔ تعریفی اسناد آندھرا پردیش اور تلنگانہ ڈائریکٹوریٹ کے کیڈٹ ڈونترا گریشما، جموں وکشمیر اور لداخ ڈائریکٹوریٹ کی جونیئر انڈر آفیسر عابدہ آفرین، مہاراشٹر ڈائریکٹوریٹ کے سارجنٹ فن شرما اور مدھیہ پردیش اور چھتیس گڑھ ڈائریکٹوریٹ کے سارجنٹ راہول بگھیل کو دی گئیں۔ تقریب کے بعد میزو ہائی اسکول، اجلور کے این سی سی کیڈٹس نے ایک غیر معمولی بینڈ پرفارمنس دی۔ وزیر دفاع نے فلیگ ایریا کا بھی دورہ کیا، جہاں تمام 17 ڈائریکٹوریٹ کے کیڈٹس نے مختلف سماجی مسائل پر لائیو پریزنٹیشن دی۔ اس کے علاوہ انہوں نے آئیڈیاز اینڈ انوویشنز نمائش کا مشاہدہ کیا، جہاں انہیں کیڈٹس کے ذریعہ کئے گئے مختلف آسان پروجیکٹوں کے بارے میں معلومات دی گئی، اس موقع پر این سی سی کے ڈائریکٹر جنرل لیفٹیننٹ جنرل گربیر پال سنگھ اور وزارت دفاع کے دیگر اعلیٰ افسران موجود تھے۔

کانگریس لیڈر اُدت راج کو دہلی پولیس نے حراست میں لیا، پارٹی کا اظہارِ ناراضگی

نئی دہلی۔ دہلی اسمبلی انتخاب کی سرگرمیوں کے درمیان آج کانگریس لیڈر اُدت راج کو دہلی پولیس نے حراست میں لے لیا۔ وہ بودھ بھکشو، گرو روی داس اور بھگوان بالمیکی کے پجاریوں کو ہر ماہ 18 ہزار روپے تنخواہ دینے کا مطالبہ کرتے ہوئے سابق وزیر اعلیٰ اور عآپ کنوینر اروند کیجریوال کی رہائش کے باہر دھرنا دے رہے تھے۔ ان کے ساتھ کانگریس کے لیڈران وکارکنان بھی تھے۔ دہلی پولیس نے اُدت راج کے ساتھ ساتھ کچھ دیگر پارٹی کارکنان کو بھی حراست میں لے لیا۔ پولیس حراست میں لیے جانے کے بعد اُدت راج کا بیان بھی سامنے آیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ "مندر مارگ تھانہ، دہلی میں میرے ساتھ بودھ بھکشوؤں، والمیکی اور روی داس مندر اور چرچ کے پجاریوں سمیت سینکڑوں لوگوں کو دہلی پولیس نے گرفتار کر کے رکھا ہے۔ کب چھوڑیں گے کوئی کچھ بتانے کو تیار نہیں ہے۔" اس معاملے میں کانگریس نے بھی اپنی ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔

کانگریس نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر ایک پوسٹ کیا ہے، جس میں لکھا ہے کہ "ڈاکٹر اُدت راج کی قیادت میں اروند کیجریوال کی رہائش کے باہر مظاہرہ کیا گیا، جہاں پولیس نے انھیں حراست میں لے لیا۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ دہلی حکومت بودھ بھکشو، گرو روی داس اور بھگوان والمیکی کے پجاریوں کو ہر مہینے 18 ہزار روپے تنخواہ دے۔" واضح رہے کہ عام آدمی پارٹی نے دہلی اسمبلی انتخاب سے قبل دہلی میں 'پجاری-گرنتھی یوجنا' کا اعلان کیا ہے۔ اس کے تحت پجاریوں اور گرنتھیوں کو 18 ہزار روپے ماہانہ دیے جائیں گے۔ اسی اعلان پر کانگریس نے آواز اٹھائی ہے۔ دہلی کانگریس نے اپنے 'ایکس' ہینڈل پر اس سلسلے میں ایک پوسٹ کیا جس میں لکھا کہ "کیجریوال نے گرنتھیوں اور پجاریوں کے لیے تنخواہ کا اعلان کیا ہے، لیکن بودھ مذہب، بالمیکی، گرو روی داس اور چرچ کے لیے کیوں نہیں؟ اس کے بعد ڈاکٹر ادت راج نے آج ہی کیجریوال کی رہائش 5، فیروز شاہ روڈ، نئی دہلی پر دوپہر 1 بجے مظاہرہ کا فیصلہ لیا۔"

بامبے ہائی کورٹ نے بدلاپور انکاؤنٹر معاملہ

5 پولیس افسران کے خلاف مقدمہ درج کرنے کا دیا حکم

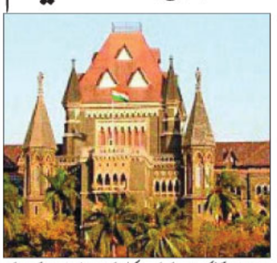

ممبئی۔ مہاراشٹر کے بدلاپور میں 23 ستمبر 2024 کو پیش آئے ایک انکاؤنٹر معاملے میں سماعت کرتے ہوئے بامبے ہائی کورٹ نے بڑا فیصلہ سنایا ہے۔ عدالت نے ملزم اکشے شندے کی حراست میں موت کے لیے 5 پولیس افسران کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ عدالت نے کہا کہ ان پانچوں پر ایف آئی آر درج کی جائے۔ ساتھ ہی کہا کہ حکومت ہمیں 2 ہفتے میں جانکاری دے کہ ان پانچوں پولیس افسران کے خلاف معاملے کی تحقیقات کون سی جانچ ایجنسی کرے گی۔ واضح ہو کہ ملزم اکشے شندے پر 2 بچیوں کے ساتھ جنسی زیادتی کا الزام تھا۔ جسٹس ریوتی موہتے ڈیرے اور جسٹس نیلا گوکھلے کی بنچ نے کہا کہ مجسٹریل انکوائری میں انکشاف ہوا ہے کہ ملزم کے انکاؤنٹر کے لیے وین میں موجود 5 پولیس افسران ذمہ دار تھے۔ 12 اگست 2024 کو بدلاپور میں 2 بچیوں کے ساتھ جنسی زیادتی کا واقعہ پیش آیا تھا۔ اس کا کلیدی ملزم اکشے شندے تھا۔ 23 ستمبر کو پولیس انکاؤنٹر میں شندے کی موت ہوگئی تھی۔ اس انکاؤنٹر کی مجسٹریل انکوائری کرائی گئی۔ تقریباً 5 ماہ بعد آج بامبے ہائی کورٹ میں اس کی رپورٹ پیش کی گئی۔ ملزم اکشے شندے اسکول میں صفائی کا کام کرتا تھا۔ 17 اگست کو اسے گرفتار کیا گیا تھا۔ واضح ہو کہ بامبے ہائی کورٹ میں اکشے شندے کے والد انا شندے کی عرضی پر سماعت ہو رہی ہے۔ انا شندے نے اپنی عرضی میں الزام عائد کیا ہے کہ ان کے بیٹے کو پولیس نے فرضی انکاؤنٹر میں مار ڈالا تھا۔ اکشے کو بدلاپور کے ایک اسکول کے بیت الخلا میں 2 بچیوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ ستمبر 2024 میں تلوجا جیل سے پوچھ تاچھ کے لیے لے جاتے وقت شندے کی مبینہ پولیس فائرنگ میں موت ہوگئی تھی۔ پولیس نے دعویٰ کیا کہ اس نے پولیس وین میں موجود ایک پولیس افسر کی بندوق چھین لی، فائرنگ کی اور جوابی فائرنگ میں مارا گیا۔ اس کے بعد اس معاملے میں مجسٹریل انکوائری کا حکم دیا گیا۔

ریاستی قانون ساز اسمبلیوں کی خودمختاری ہمارے وفاقی ڈھانچے کی بنیاد ہے: لوک سبھا اسپیکر

پٹنہ/نئی دہلی۔ (یو این آئی) لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے اجلاسوں کی تعداد میں کمی اور مقننہ کے وقار اور احترام میں کمی کے رجحان پر تشویش اور رنج وغم کا اظہار کیا یہ بتاتے ہوئے کہ مقننہ بحث ومباحثہ کا مرکز ہے اور قانون سازوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ لوگوں کی امیدوں اور امنگوں کو پورا کریں گے، لوک سبھا اسپیکر نے خبردار کیا کہ مقننہ اپنی نشستوں کی تعداد میں کمی کے ساتھ اپنے آئینی مینڈیٹ کو پورا کرنے میں ناکام ہو رہی ہے۔ انہوں نے قانون سازوں پر زور دیا کہ وہ موثر نظام الاوقات اور پارلیمانی وقت کے موثر استعمال کو ترجیح دیں تاکہ اہم قومی مسائل کو حل کیا جا سکے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ عوام کی آواز کی مناسب نمائندگی ہو۔ مسٹر برلا نے یہ بھی مشاہدہ کیا کہ ہمارے ایوانوں کے وقار اور احترام کو برقرار رکھنے اور بڑھانے کا معاملہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ تمام جماعتیں ایوان میں اراکین کے رویے کے لیے داخلی ضابطہ اخلاق بنائیں تاکہ جمہوری اقدار کا احترام ہو۔ یہ بتاتے ہوئے کہ عوامی نمائندوں کو سیاسی نظریے اور وابستگی سے اوپر اٹھ کر آئینی وقار کی پیروی کرنی چاہیے، مسٹر برلا نے رائے دی کہ عوامی نمائندوں کو اپنے نظریات اور نقطہ نظر کا اظہار کرتے ہوئے صحت مند پارلیمانی روایات کا احترام کرنا چاہیے۔ انہوں نے ان خیالات کا اظہار آج پٹنہ کے بہار لیجسلیچر احاطے میں 85 ویں آل انڈیا پریزائیڈنگ آفیسرز کانفرنس (اے آئی پی او سی) کا افتتاح کرتے ہوئے کیا۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ پریزائیڈنگ افسروں کو آئین کی روح اور اس کی اقدار کے مطابق ایوانوں کو چلانا چاہیے، مسٹر برلا نے رائے دی کہ پریزائیڈنگ افسران کو ایوانوں میں اچھی روایات اور اچھے طرز عمل قائم کرنا چاہیے اور جمہوری اداروں کو مضبوط کرنا چاہیے۔ جمہوری اداروں کو مضبوط کرتے ہوئے پریزائیڈنگ افسران کو مقننہ کو عوام کے سامنے مزید جوابدہ بنانا چاہیے اور ان کے ذریعے عوام کی توقعات اور امنگوں پر پورا اترنا چاہیے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اے آئی پی او سی کی طرز پر ریاستی مقننہ کو اپنے مقامی اداروں کے لیے ان کی تربیت اور صلاحیت کی تعمیر کے لیے پلیٹ فارم بنانا چاہیے۔ مقننہ کو مزید موثر اور کارگر نانے پر زور دیتے ہوئے مسٹر برلا نے پریزائیڈنگ افسروں کو قانون سازوں کے کام میں ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت (اے آئی) اور سوشل میڈیا کے استعمال کو فروغ دینے کی تلقین کی۔ اس بات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ پارلیمنٹ اور ریاستی مقننہ کو عوام کے لئے زیادہ سے زیادہ قابل رسائی بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے، انہوں نے تجویز پیش کی کہ تکنیکی اختراعات کے ذریعہ قانون سازی کے کاموں کے بارے میں معلومات عام لوگوں تک پہنچائی جا سکتی ہیں۔ اس بات کا مشاہدہ کرتے ہوئے کہ مصنوعی ذہانت (اے آئی) پر مبنی ٹولز پارلیمانی اور قانون سازی کی کارروائیوں میں شفافیت اور تاثیر کو بڑھا سکتے ہیں، مسٹر برلا نے کہا کہ ہندوستان کی پارلیمنٹ نے پہلے ہی یہ عمل شروع کر دیا ہے جس کا نتیجہ برآمد ہو رہا ہے۔ لوک سبھا کے اسپیکر مسٹر اوم برلا نے 20 جنوری 2025 کو بہار قانون ساز اسمبلی، پٹنہ میں آئی پی او سی کا رسمی چراغ جلا کر (آئی پی او سی) (آئی پی او سی) 85 ویں آل انڈیا پریزائیڈنگ آفیسرز کانفرنس کا افتتاح کیا۔

اے اے پی اور کانگریس کے کئی لیڈر بی جے پی میں شامل

نئی دہلی۔ (یو این آئی) مسز رکھو متل، جو 2022 میں قومی دارالحکومت کے کستور باگر اسمبلی حلقہ کے کوٹلہ وارڈ سے عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کی امیدوار تھیں اور ان کے شوہر اور سماجی کارکن سنیل متل نے بھارتیہ جنتا میں پیر کو شمولیت اختیار کی۔ دہلی بی جے پی کے صدر وریندر سچدیوا کی موجودگی میں دونوں نے بی جے پی کے ریاستی ہیڈکوارٹر میں منعقد ایک تقریب میں پارٹی کی رکنیت لی۔ اس دوران دونوں نے بی جے پی امیدوار نیرج بسویا کی مکمل حمایت کا اعلان کیا۔ اس کے ساتھ ہی آدرش نگر اسمبلی کے ممتاز کانگریس کارکنوں نے بی جے پی امیدوار راج کمار بھاٹیہ کی حمایت میں بی جے پی کی رکنیت لی۔ اس موقع پر ریاستی بی جے پی کے ترجمان اور پارٹی کی مشترکہ کمیٹی کے رکن نتن تیاگی موجود تھے۔ بی جے پی میں شامل ہونے والے لیڈروں کا خیر مقدم کرتے ہوئے مسٹر سچدیوا نے کہا کہ دہلی کے سابق وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال بدعنوانی میں پوری طرح ملوث ہیں اور کانگریس اپنا وجود بچانے کی جنگ لڑ رہی ہے۔

ملک میں ہمہ جہت ترقی کرنی ہے تو لوگوں کو تعلیم کے ساتھ صحت کے میدان میں بھی موثر انداز میں کام کرنا ہوگا: ڈاکٹر شکیل احمد

نئی دہلی۔ (یو این آئی) سماجی، معاشی اور سیاسی ترقی کے لئے تعلیم وصحت کو لازمی قرار دیتے ہوئے سینئر کانگریسی لیڈر اور سابق مرکزی وزیر ڈاکٹر شکیل احمد نے کہا کہ اگر ملک میں ہمہ جہت ترقی کرنی ہے تو لوگوں کو تعلیم کے ساتھ صحت کے میدان میں بھی موثر انداز میں کام کرنا ہوگا۔ یہ بات انہوں نے یہاں کربس سپر اسپیشلٹی ہسپتال جسولہ کا افتتاح کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ بہت خوشی کی بات ہے کہ محمد امتیاز نورانی بانی چیرمین کربس گروپ آف ہاسپٹل اور ڈاکٹر خالد انجم عثمانی سی ای او اور منیجنگ ڈائرکٹر کربس گروپ آف ہاسپٹل نے صحت کے میدان میں نمایاں کام کیا ہے اور انہوں نے ایسے علاقے میں اسپتال قائم کیا ہے جہاں اس کی سخت ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ سنگم وہار ہو یا شاہین، بہار کے مدھوبنی ہو یا کشن گنج وہاں کربس سپر اسپیشلٹیا سپتال قائم کیا گیا ہے جہاں لوگ اس کا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ جہاں کفایتی شرح میں بیماروں کا علاج کیا جاتا ہے۔ مدھوبنی میں قائم کربس ہسپتال شمالی بہار کا بڑا پرائیویٹ اسپتال ہے۔ ڈاکٹر شکیل نے کہا کہ یہ اچھی بات ہے کہ یہ دونوں بھائی صحت کے ساتھ تعلیم کے میدان میں کام کر رہے ہیں۔ اسکول قائم کئے جا رہے ہیں جہاں معیاری تعلیم دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ آسان اور دستیاب صحت خدمات فراہم کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے اور صحت خدمات فراہم کرنے کے لئے یہ قابل مبارکباد ہیں۔ محمد امتیاز نورانی بانی چیرمین کربس گروپ آف ہاسپٹل نے کہا کہ ہم نے معیاری صحت خدمات فراہم کرنے کے لئے یہ اسپتال قائم کیا ہے، اس میں تمام طرح کی سہولت موجود ہے جو دہلی کے کسی بھی بڑے پرائیویٹ اسپتال میں ہو سکتے ہیں اور جہاں تک شرح کا تعلق ہے وہ نارمل ہے اور بہت زیادہ فیس نہیں رکھی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کم شرح پر علاج مہیا کرانا ہماری ترجیح ہے۔ اسی لئے ہم نے اسپتال بنانے کے لئے ایسے علاقے کا انتخاب کیا ہے جہاں سب زیادہ لوگوں کو علاج کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر خالد انجم عثمانی سی ای او اور منیجنگ ڈائرکٹر کربس گروپ آف ہاسپٹل نے اس موقع پر کہا کہ سپر اسپیشلٹی کربس اسپتال جسولہ وہار کے انفراسٹکچر اور معیار سہولت دیکھ یہ نہ سمجھیں یہاں فیس بہت مہنگی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ جو پرائیویٹ اسپتال میں فیس ہے اس کے مقابلے ایک چوتھائی یا اس سے کچھ زیادہ فیس رکھی گئی ہے تاکہ ہر بیمار یہاں آسانی سے اپنا علاج کرا سکے۔ انہوں نے کہا کہ یہاں ماہر ڈاکٹر کی خدمات حاصل ہیں ساتھ ہی ان کی کوشش ہوگی کہ بہتر سے بہتر علاج مہیا کرایا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ اس کے علاوہ کربس گروپ اسپتال کے تحت پیرا میڈیکل کے کئی کورسز کرائے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اس افتتاحی تقریب میں مقامی رکن اسمبلی امانت اللہ خاں، سابق مرکزی وزیر علی اشرف فاطمی، ڈاکٹر اجیت کمار ٹھاکر، سینئر کانگریسی لیڈر اور بہار سابق وزیر شکیل الزماں انصاری، ڈاکٹر خوشنور عالم اور دیگر معزز شخصیات موجود تھیں۔

کیجریوال کی دستاویزی فلم ’اَن بریک ایبل‘ دیکھنے کی اپیل

نئی دہلی۔ (یو این آئی) عام آدمی پارٹی کے قومی کنوینر اروند کیجریوال نے ان سے متعلق دستاویزی فلم اَن بریک ایبل دیکھنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ یہ ان کی گزشتہ دو سال کی جدوجہد کی کہانی ہے۔ کیجریوال نے ایکس پر کہا۔ " یہ فلم میرے لئے بہت جذباتی ہے۔ یہ ہماری گزشتہ دو سال کی جدوجہد کی کہانی ہے۔ ملک کی کسی اور جماعت کو پورے نظام کی طرف سے ایسی سازشوں اور حملوں کا سامنا نہیں کرنا پڑا ہوگا۔ لیکن مشکل وقت ہمیں دکھاتا ہے کہ ہم واقعی کون ہیں۔ انہوں نے کہا۔ آپ از ان بریک ایبل ۔ انہوں نے کہا،" آپ کا شکریہ دھرو، آپ میں اس دستاویزی فلم کو دنیا کے سامنے لانے کی ہمت اس وقت ہوئی جب پورا نظام اسے روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہ فلم پہلی بار ہمارا ساتھ دیتی ہے۔ براہ کرم اسے دیکھیں اور سب کے ساتھ شیئر کریں۔ دہلی کے وزیر اعلیٰ آتشی نے کہا، یہ ایک جدوجہد کی کہانی ہے جہاں عام لوگوں کی ایک چھوٹی پارٹی نے دنیا کی سب سے بڑی پارٹی اور آمرانہ طاقت کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا۔ یہ اس پرعزم جدوجہد کی کہانی ہے جس نے نہ صرف آمرانہ اقتدار کی بنیادیں ہلا کر رکھ دیں بلکہ ملکی سیاست کا رخ بھی بدل دیا۔ اب ان بریک ایبل عوام کے درمیان ہے۔ اس سے پہلے کہ اس پر پابندی لگائی جائے، یہ دیکھ لیں کہ آپ نے جھوٹ اور سازش کے سامنے کبھی ہتھیار نہیں ڈالے۔" آپ کے سینئر لیڈر سنجے سنگھ نے شاعرانہ انداز میں کہا،" ہر معاملے پر آپ کہتے ہیں، آپ کیا ہیں؟ مرزا غالب صاحب کی لائن مودی جی پر فٹ بیٹھتی ہے۔ ہم صرف آپ کو مودی جی بتانا چاہتے ہیں کہ ہم نہیں ٹوٹیں گے۔

وی ایف ایس گلوبل کا نیا انڈونیشیا ای ویزا آن ارائیول آفیشل پلیٹ فارم لانچ

بشمول ہندوستان، 97 ممالک ہوں گے فیضیاب

ممبئی۔ حکومتوں اور سفارتی مشنوں کے لیے خدمات فراہم کرنے والی، دنیا کی سب سے بڑی آؤٹ سورسنگ اور ٹیکنالوجی کی خدمات کی ماہر وی ایف ایس گلوبل نے مسافروں کی آسانی کے پیش نظر، موثر و آسان آن لائن پلیٹ فارم کا آغاز کیا ہے تاکہ مسافروں کے لیے انڈونیشیا کے الیکٹرانک ویزا آن ارائیول کی درخواست کے عمل کو بغیر کسی رکاوٹ کے مکمل کر کے اندرون ملک سیاحت کو فروغ دیا جا سکے۔ ساتھ ہی مجموعی گاہک کے تجربے کو بہتر وخوشگوار بنایا جا سکے، یہ پلیٹ فارم انڈونیشیا کی حکومت کی جانب سے ۲۰۲۵ دو ہزار رواں سال پچیس میں ۱۴ چودہ ملین زائرین کو خوش آمدید کہنے کے لیے اپنے سیاحت کے بنیادی ڈھانچے اور خدمات کو بڑھانے کے لیے جاری کوششوں کے عین مطابق ہے۔ اس پلیٹ فارم کے ذریعے درخواست دینے والے مسافرین کو اب بالی اور جکارتہ سمیت تمام بین الاقوامی ہوائی اڈوں اور سمندری بندرگاہوں پر امیگریشن کی قطاروں میں نہیں لگنا پڑے گا۔ انڈونیشیا الیکٹرانک ویزا آن ارائیول کی درخواست کو مکمل کرنے کے لیے ۔ تیار کی ویب سائٹ https://indonesiavoa.vfsevisa.id/ کو ڈیسک ٹاپ اور موبائل سے قابل رسائی اینڈ ٹو اینڈ آن لائن پلیٹ فارم استعمال کرنا آسان ہے۔ یہ پلیٹ فارم ، انڈونیشیا آمد پر امیگریشن میں انتظار کی مدت میں نمایاں کمی، ٹریول ایجنٹس اور ٹور آپریٹرز کے لیے گروپ بکنگ کی سہولت اور سفر و چھٹیوں کی سہولت کے باب میں ایک معقول حل پیش کرتا ہے۔

وی ایف ایس گلوبل کا نیا (ای - وی اوا ے) پلیٹ فارم، ہندوستان سمیت مذکورہ خدمت کے اہل تمام ۹۷ (ستانوے) ممالک کے شہریوں کے لیے دستیاب ہے۔ مسافر اب وی ایف ایس گلوبل کے اس پلیٹ فارم کے ذریعے۔ پورے عمل کو آن لائن مکمل کر کے اور روانگی سے پہلے پہلے منظور شدہ (ای-وی اوا ے) حاصل کر کے۔ ویزا کی درخواست کے ایک تیز اور ہموار سفر کے تجربے سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں، اس اہم پیش رفت پر اظہار خیال کرتے ہوئے وی ایف ایس گلوبل کے چیف کمرشل آفیسر اور ہیڈ آف بزنس ڈیولپمنٹ، جناب جتن ویاس نے کہا کہ۔

ایک کمپنی کے طور پر، ہم مسلسل ایسی اختراعات کے لیے کام کر رہے ہیں جو ہمارے صارفین کو بغیر کسی رکاوٹ کے ویزا درخواست جمع کرانے کا خوشگوار تجربہ فراہم کرتی ہیں۔ انڈونیشیا کے لیے اس اختراعی، محفوظ، اور صارف دوست ڈیجیٹل ای ویزا آن ارائیول پلیٹ فارم کا آغاز بلاشبہ ویزا درخواست کے عمل کو ہموار کرے گا، اسے تیز تر، بہتر اور زیادہ آسان بنائے گا۔ انڈونیشیا عالمی سطح پر پسندیدہ مقام ہونے کی وجہ سے، ہمیں اس پلیٹ فارم کے ذریعے ۹۷ ممالک کے زائرین کو اس بہترین ملک میں داخلے کی سہولت فراہم کرنے کی خدمات پر فخر ہے"

بہار میں کانگریس اور بائیں بازو کی جماعتوں کے ساتھ ہمارا ابھی بھی اتحاد: تیجسوی

اورنگ آباد۔ (یو این آئی) بہار اسمبلی میں قائد حزب اختلاف اور راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے سینئر لیڈر تیجسوی پرساد یادو نے کہا کہ ریاست میں ان کا کانگریس اور بائیں بازو کی جماعتوں کے ساتھ پہلے بھی اتحاد تھا اور آج بھی ہے نیز آئندہ اسمبلی انتخابات میں اس بار ہم ریاست کے تمام علاقوں میں بہتر کارکردگی دکھائیں گے۔ پیر کو اورنگ آباد کے ڈسٹرکٹ گیسٹ ہاؤس میں نامہ نگاروں سے بات چیت کرتے ہوئے مسٹر یادو نے کہا کہ بہار کی موجودہ حکومت سے عام عوام پریشان اور دکھی ہے اور ایسے میں عوام تبدیلی چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار کہتے ہیں کہ میں نے بہار میں سب کچھ کر دیا اور اب کرنے کو کچھ نہیں بچا ہے۔ اب ان کے پاس بہار کے لیے نہ تو کوئی ویژن ہے اور نہ ہی کوئی بلیو پرنٹ۔ اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ آر جے ڈی کے صدر لالو پرساد نے ریاست کے لوگوں کو سماجی انصاف فراہم کرنے کا کام کیا اور اب معاشی انصاف فراہم کرنے کا وقت آگیا ہے۔

’کانگریس نے بنائے ہزاروں گھر، بی جے پی-عآپ نے غریبوں کو کیا دربدر‘

بی جے پی اور عآپ میں صرف اس بات کی لڑائی ہے کہ کون جھوٹا سہرا اپنے سر باندھے، راجیو شکلا نے ’فلیٹ کی سیاست‘ سے اٹھایا پردہ

نئی دہلی۔ دہلی اسمبلی انتخاب سے قبل سبھی پارٹیاں انتخابی تشہیر میں مصروف ہیں۔ اس درمیان غریبوں کے لیے فلیٹ معاملے پر ایک الگ ہی سیاست دیکھنے کو مل رہی ہے۔ اس معاملے میں آج کانگریس کے سینئر لیڈر راجیو شکلا نے ایک پریس کانفرنس کر حقیقت سے پردہ اٹھایا۔ انھوں نے بتایا کہ کس طرح کانگریس حکومت میں کیے گئے کاموں کا سہرا دوسری پارٹیاں اپنے سر باندھ رہی ہیں۔ سابق مرکزی وزیر اور رکن پارلیمنٹ راجیو شکلا نے میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرکز میں بی جے پی اور دہلی میں عام آدمی پارٹی (عآپ) کی حکومتوں کی عادت بن گئی ہے دوسرے کے کاموں کا سہرا لینے کی۔ بی جے پی اور عآپ میں صرف اس بات کی لڑائی ہے کہ کون جھوٹا سہرا اپنے سر باندھتا ہے۔ کون دوسرے کاموں کی زیادہ سے زیادہ تعریف اپنے حق میں بٹورے۔ مثال پیش کرتے ہوئے راجیو شکلا نے کہا کہ وزیر اعظم مودی نے ڈاکٹر منموہن سنگھ کی قیادت میں کانگریس حکومت کے منصوبوں کا افتتاح کر ان کے کاموں کا سہرا لینے کی کوشش کی، جس پر ڈاکٹر منموہن سنگھ نے کبھی اعتراض ظاہر نہیں کیا۔ یہاں تک کہ چندریان پروجیکٹ بھی ڈاکٹر منموہن کی ہی دین تھی۔ کچھ ایسا ہی عمل اروند کیجریوال بھی کر رہے ہیں۔ اپنی بات کو بھی کے سامنے رکھتے ہوئے راجیو شکلا نے کہا کہ " آج میں آپ سے ایک بے حد حساس معاملے پر بات کرنے آیا ہوں، یہ معاملہ غریب لوگوں کی زندگی سے براہ راست جڑا ہے۔ کس طرح بی جے پی اور عآپ کی سہرا لینے کی لڑائی نے غریبوں کی زندگی تباہ کر دی، یہ اس کی کہانی ہے۔" انھوں نے مزید کہا کہ "کس طرح سالوں سے دہلی کے غریب لوگوں کے لیے ہزاروں گھر خالی پڑے پڑے خراب ہو گئے، جو کہ کانگریس کی حکومت نے بنوائے تھے، جنھیں الاٹ نہیں کیا گیا، یعنی غریبوں کے مفادات بی جے پی اور عآپ کی لڑائی کی بھینٹ چڑھ گئے۔" "کانگریس حکومت میں کیے گئے کاموں کا تذکرہ کرتے ہوئے راجیو شکلا نے کہا کہ "کانگریس کی قیادت والی مرکزی حکومت نے جواہر لال شہری تجدید کاری مشن کے تحت دہلی کے ساتھ ایک معاہدہ کر کے 14 الگ الگ مقامات پر 52 ہزار 344 فلیٹ غریبوں کے لیے بنانے کا ارادہ کیا تھا، جس پر 2415.82 کروڑ روپے خرچ کرنا مقرر کیا گیا تھا۔ اس کو بنانے کی ذمہ داری ڈی ایس آئی آئی ڈی سی اور ڈی یو ایس آئی بی کو دی گئی تھی۔ برسوں پہلے 52344 میں سے 35744 فلیٹ کی تعمیر ہو چکی تھی، جس میں سے صرف 4833 فلیٹ غریبوں کو دیے گئے۔ 30303 گھر جو الاٹمنٹ کے لیے تیار تھے، بدقسمتی سے بی جے پی اور عآپ کی لڑائی سبب کسی کو الاٹ نہیں کیے گئے۔ ساتھ ہی 16600 گھر جو زیر تعمیر تھے، وہ بھی اب خستہ حالی کے شکار ہیں۔" راجیو شکلا نے اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ 'عآپ اور بی جے پی کے ذریعہ سہرا لینے کی لڑائی اس قدر دہلی کو نقصان پہنچانے والی تھی کہ مرکز کی مودی حکومت نے 31 دسمبر 2020 کو ایک سرکلر جاری کر دہلی حکومت کو کہا کہ جو تیار گھر بچے ہیں، انھیں 'افورڈیبل رینٹل ہاؤسنگ کمپلیکس منصوبہ' کے تحت مہاجر اور غریبوں کو دیے جائیں۔

مہاکمبھ 2025:

تعلیم یافتہ نوجوان کیوں بن رہے ہیں سنیاسی

الہ آباد یونیورسٹی میں ریسرچ شروع

مہاکمبھ نگر: 20 جنوری (پی این ایس) مہا کمبھ 2025 الہ آباد یونیورسٹی کے انسٹی ٹیوٹ آف گاندھی تھاٹ اینڈ پیس اسٹڈیز نے 'پروجیکٹ مہاکمبھ' شروع کیا ہے۔ اس 'پروجیکٹ مہاکمبھ' میں تقریب کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے اور خاص طور پر نوجوانوں کی ذہنیت، رجحانات اور روحانی رجحانات کا تجزیہ کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس پروجیکٹ کے تحت اساتذہ اور محققین کی ایک ٹیم نے بھی مہاکمبھ کے فلسفیانہ، تاریخی اور عقیدے سے متعلق پہلوؤں کا مطالعہ شروع کر دیا ہے۔ محققین کا خیال ہے کہ یہ تحقیق مذہب، فلسفہ اور جدیدیت کے درمیان توازن پر ایک نئی بحث کا آغاز کرے گی، جس سے نہ صرف مہا کمبھ بلکہ جدید معاشرے میں روحانیت کے کردار کی بھی نئی تشریح میں مدد ملے گی۔ خاص طور پر یہ منصوبہ نوجوانوں کی شرکت اور ان کے ذہنی، روحانی اور سماجی نقطہ نظر کو مرکز میں رکھتے ہوئے کیا جا رہا ہے۔ انسٹی ٹیوٹ آف گاندھی تھاٹ اینڈ پیس اسٹڈیز کے کوآرڈینیٹر ڈاکٹر اویناش کمار سریواستو نے کہا کہ مہاکمبھ ایک ایسا عالمی پروگرام ہے، جس کا انتظام اور انتظام عام سناتنی لوگ کرتے ہیں۔ یہ واقعہ نہ صرف مذہبی ہے بلکہ اس کے پیچھے فلسفیانہ، نفسیاتی، تاریخی اور معاشی عوامل بھی فعال کردار ادا کرتے ہیں۔ موجودہ دور میں جب کہ پوری دنیا ڈیجیٹل انقلاب سے گزر رہی ہے، اس طرح کی مذہبی اور روحانی تقریبات میں نوجوانوں کی بڑھتی ہوئی شرکت تحقیق کا موضوع بنتی ہے۔ اس میں نوجوانوں کی شرکت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ یہ پروجیکٹ خاص طور پر یہ سمجھنے کی کوشش کرے گا کہ جدید دور کے نوجوان جو جدید ٹیکنالوجی اور کاروباری مسابقت کے دور میں پروان چڑھے ہیں، کس ذہنیت، فلسفے اور توانائی کے ساتھ اس تقریب میں شرکت کر رہے ہیں۔ مرکزی غور وفکر میں سے ایک یہ ہے کہ نوجوان لوگ، جن کے پاس منافع بخش اعلیٰ معاوضے والے کیریئر تھے، نے سنیاس کا راستہ کیوں چنا؟ یہ موضوع مطالعہ اور تجزیہ کے لیے انتہائی اہم ہو گیا ہے، کیونکہ یہ زندگی کی اقدار اور روحانی بیداری کی طرف ایک نیا زاویہ پیش کرتا ہے۔ پروجیکٹ کے کام کے ایک حصے کے طور پر، ادارے کے اساتذہ اور محققین کی ایک ٹیم نے ہفتہ کو مہاکمبھ میلہ کے علاقے کا دورہ کیا۔ اس نے کلپاواسیوں، سنیاسیوں اور خاص طور پر نوجوان عقیدت مندوں کے ساتھ بات چیت کی۔ ان کے تجربات، خیالات اور طرز زندگی کو سمجھنے کے لیے گراؤنڈ زیرو رپورٹ تیار کی جا رہی ہے۔ اس مطالعاتی ٹیم کی قیادت انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر پروفیسر نے کی۔ راکیش سنگھ اور کوآرڈینیٹر ڈاکٹر اویناش کمار سریواستو کر رہے ہیں۔ ان کے ساتھ ڈاکٹر سریندر کمار، ڈاکٹر توشی آنند، محقق دلیاش سنگھ اور ونود سنگھ شامل ہیں۔

سنبھل تشدد میں بڑا انکشاف: لیڈروں کی طرف سے ہری جھنڈی
پولیس والوں کو مار دو، ملا افروز نے کھولے راز

سنبھل: 20 جنوری (پی این ایس) سنبھل تشدد کے بعد مفرور ملزم ملا افروز کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ پولیس نے بلال اور ایان کے قتل میں ملوث ملزمان کو گرفتار کر لیا۔ ملزم نے دوران تفتیش سنسنی خیز انکشاف کیا ہے۔ سنبھل میں جامع مسجد سروے کے دوران ہوئے تشدد میں پانچ لوگوں کی جان چلی گئی۔ ملا افروز، جسے سنبھل فسادات میں گرفتار کیا گیا تھا، نے بتایا کہ 24 نومبر کو شارق ساٹا نے ایک اور دوست کو ایک ایپ پر فون کیا اور بتایا کہ لیڈر ایک بھیڑ اکٹھا کر رہے ہیں۔ لیڈروں کی طرف سے مکمل حمایت حاصل ہے اور گرین سگنل مل گیا ہے۔ تو 10 سے 20 پولیس والوں اور عام لوگوں کو مار ڈالو۔ جس کی وجہ سے پولیس انتظامیہ خوفزدہ ہو جائے گی اور حکومت بھی پولیس اہلکاروں کے خلاف کارروائی کرے گی۔ ایس پی کا کہنا ہے کہ ملا افروز کے موبائل میں جس ایپ کے ذریعے انٹرنیشنل کالز کی جا رہی تھیں وہ بھی ملی ہے۔ موبائل ضبط کر لیا گیا ہے۔ اس کی بھی تفتیش جاری ہے۔ تاکہ شارق ساٹا گینگ کے خلاف مزید شواہد اکٹھے کر کے سخت کارروائی کی جا سکے۔ ملا افروز نے دوران تفتیش پولیس کو بتایا کہ شارق ساٹا بیرون ملک سے اسلحہ بھیجتا ہے۔ گروہ کا سرغنہ ایک ایپ کے ذریعے کال کرتا ہے اور وہ جگہ بتاتا ہے جہاں یہ اسلحہ پہنچایا جاتا ہے۔ اس کے بعد اسلحہ وہاں پہنچایا جاتا ہے۔

ملا افروز نے پولیس کو یہ بھی بتایا ہے کہ کچھ عرصہ قبل تک وہ ہریانہ اور دہلی کی ریاستوں میں اسلحہ پہنچاتا رہا تھا۔ بہت سے ممبران اس میں مصروف ہیں۔ ملزم نے پولیس کو کئی ارکان کے نام بھی بتائے ہیں اور پولیس ٹیم نے ان کی تلاش شروع کر دی ہے ایس پی کرشنا کمار وشنوئی نے بتایا کہ شارق ساٹا دبئی سے اس گینگ کو چلاتا ہے۔ انکشاف کیا جا رہا ہے کہ وہ داؤد ابراہیم گینگ اور پاکستانی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی سے رابطے میں ہے۔ گرفتار ملزم ملا افروز نے تمام معلومات دی ہیں۔ ایس پی نے کہا کہ اس گینگ میں دیگر ریاستوں کے ارکان ہیں لیکن زیادہ تر ارکان سنبھل کے ہیں۔ اس کی تلاش کے لیے ٹیمیں تعینات کر دی گئی ہیں۔ اس گینگ کے ارکان فساد میں ملوث تھے اور وارداتوں کو انجام دینے کے بعد سی سی ٹی وی کیمرے بھی توڑ ڈالے۔ ابتدائی تفتیش میں پولیس کو ملا افروز کے خلاف نو مقدمات درج ہیں۔ قتل، مجرمانہ قتل، ڈکیتی، سرکاری املاک کو نقصان پہنچانے جیسے کئی سنگین جرائم کے مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ ایس پی کا کہنا ہے کہ ملزم کی مجرمانہ تاریخ کی مزید تفتیش کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے میں سخت کارروائی کی جائے گی۔

اناؤ: بند کمرے سے فوجی کی بیوی اور دو بچوں کی لاشیں ملیں
انگیٹھی کے دھوئیں سے دم گھٹنے سے موت ہونے کا شبہ

اناؤ: 20 جنوری (پی این ایس) کٹرہ علاقے میں ایک خاتون اور اس کے دو بچے مشتبہ حالات میں ہلاک ہو گئے۔ فوجی شوہر نے بیوی کو کئی بار فون کیا لیکن جب اس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا تو اس نے مُنی کھیڑا گاؤں میں رہنے والے گھر والوں کو اطلاع دی۔ بھائی نے موقع پر پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹایا، جب وہ نہ کھلا تو وہ چھت سے اندر داخل ہوا۔ تینوں کمرے میں مردہ پڑے تھے۔ یہ دیکھ کر افراتفری مچ گئی۔ پولیس نے تفتیش کی اور ابتدائی تفتیش میں بستر کے قریب ایک انگیٹھی رکھی ہوئی ملی۔ شبہ ہے کہ موت انگیٹھی کے دھوئیں سے دم گھٹنے سے ہوئی ہے۔ بانگر مئو کوتوالی علاقے کے محلہ کٹرا کے رہنے والے آلوک سنگھ فوج میں صوبیدار کے عہدے پر تعینات ہیں۔ اس وقت وہ لداخ میں تعینات ہیں۔ پیر کی صبح انہوں نے اپنی بیوی رچنا سنگھ عرف نشو (35) کو کئی بار فون کیا لیکن اس کے فون کا جواب نہیں دیا گیا، اس کے بعد اس نے فتح پور 84 تھانہ علاقہ کے مُنی کھیڑا گاؤں میں رہنے والے اپنے گھر والوں کو اطلاع نہیں دی۔ آلوک کا چھوٹا بھائی پنکج صبح 10 بجے کٹرا میں گھر پہنچا۔ اس نے کئی بار دروازہ کھٹکھٹایا لیکن جب وہ نہ کھلا تو پڑوسی کے گھر سے چھت کے ذریعے اپنے گھر میں داخل ہوا کیونکہ کمرے کا دروازہ اندر سے بند تھا۔ اندر کا منظر دیکھ کر اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ نشو کے ساتھ اس کا سات سالہ بیٹا 'بھو' اور چار سالہ بیٹی ویشنوی بھی مردہ پڑے تھے۔ وہ چیختا ہوا باہر بھاگا۔ خاتون اور اس کے دو بچوں کی موت کی اطلاع ملتے ہی وہاں لوگوں کی بھیڑ جمع ہو گئی۔ سی او کوتوال فرانزک ٹیم کے ساتھ پہنچے اور جانچ کا آغاز کیا۔ پولیس انسپکٹر راجیش پاٹھک نے بتایا کہ ابتدائی طور پر موت کی وجہ انگیٹھی سے نکلنے والے دھوئیں سے دم گھٹنے کا شبہ ہے اور جانچ جاری ہے۔

وطن سے محبت کا درس ہمیں ہمارے آقا نبی ملا ہے: مفتی سہیل قاسمی

کانپور: اپنے وطن سے محبت اور وفاداری کرنے کا درس ہمیں ہمارے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا ہے، جس طرح ہم اپنے دین وایمان کی خاطر جان کی بازی لگا سکتے ہیں ٹھیک اسی طرح ہم اپنے ملک کی سالمیت وبقاء کی خاطر بھی ہر خطرہ اُٹھا سکتے ہیں اور اسی قول کو ہمارے اکابرین اور ہمارے اسلاف نے ثابت بھی کیا ہے۔ ملک عزیز ہندوستان جب انگریزوں کی گرفت میں آیا تو ہمارے اکابرین وعلماء کرام نے غلامی کی زنجیروں کو توڑنے اور ملک کو آزاد کرانے کی خاطر ہر طرح کی قربانیاں پیش کیں اور اپنے ملک عزیز ہندوستان کو آزاد کرا کر دم لیا، لیکن یہ آزادی اتنی آسانی سے نہیں ملی اس آزادی کی خاطر ہمارے ہزاروں علماء کرام ہزاروں مسلمان بھائی تختہ دار پر چڑھائے گئے، تمام طرح کے مظالم ان پر ڈھائے گئے، حتیٰ کہ ہمارے مجاہدین کو ان کے بچوں کے کٹے ہوئے سر بھی بطور ناشتہ پیش کیا گیا، اس حد تک ظلم وزیادتی کو برداشت کرتے ہوئے ملک کو آزاد کرانے کی تحریک چلائی گئی اور آخر میں ملک کو غلامی کی زنجیر سے آزاد کرا لیا گیا۔ آزادیٔ ملک کے بعد ملک کو یکجہتی اور ہمہ جہتی ترقی کیلئے ملک کے دانشوروان نے آئین کی تخلیق دی جس میں ہر مذاہب وہر طبقہ کو برابر کا عزت واحترام دیا گیا اور مستقبل میں پیش آنے والے تمام مسائل کے حل درج کئے اور اسی آئین میں یہ بھی درج ہوا کہ ملک عزیز ہندوستان میں سبھی مذاہب کے لوگوں کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی کھلی آزادی ہوگی۔ آئین کی تخلیق میں ہمارے اکابرین نے بھی اہم کردار ادا کیا ہے، آج آئین میں جو بھی ہمارے حقوق ہیں وہ ہمارے اکابرین کی قربانیوں کی بدولت ہیں۔ مذکورہ خطاب مفتی محمد سہیل قاسمی استاذ جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کانپور نے یوم جمہوریہ کے پیش نظر اپنی نسل نو کو آزادیٔ ملک میں ہمارے اسلاف کی قربانیوں سے روشناس کرانے کیلئے مولانا ابوبکر ہادی قاسمی کے زیر نگرانی شہری جمعیۃ علماء کانپور کے زیر اہتمام وقاضیٔ شہر کانپور حافظ عبدالقدوس ہادی نائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش کے زیر سرپرستی میں منعقدہ "تحفظ آئین ہند اور ہمارے اسلاف کی قربانیاں عشرے" کے پانچویں تقریب بمقام بڑی مسجد بیناجھابر کانپور میں بعد نماز بغرب کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمارے ملک کا آئین دنیا کا سب سے طویل تحریری آئین ہے اور اسے ۲۶/ نومبر 1949 کو منظور کیا گیا تھا اور 26 جنوری 1950 کو اس کا نفاذ شروع ہوا۔ آئین کا مقصد بھارت کے عوام کے بنیادی حقوق اور آزادیوں کی حفاظت کرنا، حکومتی اداروں کے درمیان طاقت کی تقسیم کو یقینی بنانا، اور ایک جمہوری اور وفاقی نظام کی بنیاد پر حکومت کی تشکیل کرنا ہے۔ آج ضرورت ہے۔

گوتم بدھ نگر کے پولیس کمشنر کی سیکٹر-20 اور سیکٹر-39 کے مقامی سوسائٹی کے مکینوں سے ملاقات

گوتم بدھ نگر: 20 جنوری (پی این ایس) پولیس کمشنر گوتم بدھ نگر لکشمی سنگھ کی ہدایات کے مطابق، آج 19.01.2025 کو، ڈپٹی کمشنر آف پولیس نوئیڈا رام بدن سنگھ کی ہدایت اور اے ڈی سی پی نوئیڈا منیش کمار مشرا، اے سی پی-1 نوئیڈا پراوین کمار سنگھ کی نگرانی میں، پولیس اسٹیشن سیکٹر-20 اور سیکٹر-39 کے علاقے میں مقامی سوسائٹی کے مکینوں، آرڈبلیو اے کے اہلکاروں اور مینٹیننس ڈیپارٹمنٹ کے اہلکاروں کے ساتھ میٹنگ میں ضروری ہدایات دی گئیں۔ اس میٹنگ کے دوران امن وامان کی صورتحال کا جائزہ لیا گیا۔ انہوں نے مقامی لوگوں کے مسائل سننے کے بعد متعلقہ اہلکار کو ان کے مسائل کے حل کی ہدایت کی اور سوسائٹی کے اندر سی سی ٹی وی کیمرے لگانے، سیکورٹی گارڈز کی تعیناتی اور سوسائٹی میں کرائے پر رہنے والے کرایہ داروں کی تصدیق کروانے کے لیے ضروری ہدایات دیں۔

درسگاہ دارالعلوم وقف دیوبند میں تکمیل بخاری شریف ودرس مسلسلات کا اہتمام

دیوبند، 20/جنوری (ایچ ایف خان)۔ عظیم دینی درسگاہ دارالعلوم وقف دیوبند میں تکمیل بخاری شریف ودرس مسلسلات کا اہتمام کیا گیا، جس میں ملک بھر کے موقر علماء نے شرکت کی، دارالعلوم وقف دیوبند کے روح رواں ومہتمم مولانا محمد سفیان قاسمی نے مسلسلات کا درس دیتے ہوئے کہا کہ اب آپ روایتی طالب علم کی زندگی سے نکل کر عوام میں دین کی خدمت کے لیے نکل رہے ہیں، اپنے علم کو عمل کے سانچے میں ڈھال کر اخلاص وتقویٰ کے ساتھ حفاظت دین اور خدمت اسلام کے فرائض انجام دیں اور بے لوث طریقے پر امت کی قیادت کے لئے میدان عمل میں آئیں، اس موقع پر انہوں نے تمام طلبۂ علم حدیث کو اپنی عالی سند حدیث کی اجازت دی، نیز حدیث تسلسل بالماء والتمر کے فضائل وخصائص پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اسلام میں نسبتوں کے تحفظ کا عظیم پیمانے پر اہتمام کیا گیا ہے، اکابرین کی انہیں روایات کا تسلسل تمر و ماء اور مصافحہ کا تسلسل ہے، انھوں نے کہا کہ آج ہندوستان میں اسلامی روایات کی بقاء وتحفظ ان ہی مدارس کے طفیل ہے، اکابر کی خدمات اور ان کی روایات کا تسلسل بدستور جاری ہے، جو نسل در نسل منتقل ہوکر آپ تک پہنچ رہی ہے، جس دیانت وامانت کے ساتھ اکابر نے ان روایات کا تحفظ کیا آپ کو بھی اسی دیانت وصداقت اور امانت کے ساتھ اس روایت کو آگے پہونچانا ہے، جس انداز میں بزرگان دین نے خدمات انجام دیں آپ کو بھی اسی انداز پر دین کی خدمات انجام دینی ہے، اور امت کی ہر محاذ پر اور ہر میدان میں درست اور صحیح رہنمائی کا فریضہ انجام دینا ہے، لہٰذا ہر لمحہ آپ کو ذمہ داریوں کا احساس ہونا چاہئے، آپ اسلام کے پیغام کو اقصائے عالم میں عام کرنے کے لئے موجودہ وقت کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے حفاظت دین اور خدمت اسلام کے لئے جدید وسائل کو استعمال میں لاکر امت کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیں، حکمت، موعظت، تدبر، متانت وسنجیدگی کے ساتھ اسلام کے طرز عمل پر اسلام کی دعوت کو امت کے ہر طبقہ تک پہونچائیں، انہوں نے طلبہ کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آپ کو دین کی خدمت کے لئے منجانب اللہ منتخب کیا گیا ہے اور آپ کا یہ انتخاب اس تسلسل کا حصہ ہے، جس کا آغاز اصحاب صفہ سے ہوتا ہے، دنیا کے احوال پر نظر ڈالیں اور اس تناظر میں آپ مستقبل کے لئے لائحۂ عمل تیار کریں، آپ کا حسن عمل اور اس کے نتیجے میں مرتب ہونے والے اثرات میں آپ کی ترقیات کا راز مضمر ہے، آپ کی کردار وگفتار، اعمال وافعال اور اخلاق ومعاملات میں کہیں کمزوری نہ ہو، جس علم کو آپ نے یہاں سے حاصل کیا ہے اپنے تمام معاملات کو اسی علم کے سانچے میں ڈھالیں، اب آپ کے تجربات کا دور شروع ہورہا ہے اس لئے اپنا موقف اور نصب العین طے کریں اور یہ طے کریں کہ آپ کو کونسی راہ اختیار کرنی ہے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنے علم کو عمل کے سانچے میں ڈھالیں۔ دارالعلوم وقف دیوبند کے شیخ الحدیث وصدر المدرسین حضرت مولانا سید احمد خضر شاہ مسعودی نے بخاری کا درس دیتے ہوئے بخاری شریف کی رفعت ومنزلت اور امام بخاری کا مقام و مرتبہ بیان کیا اور کہا کہ یہ امام بخاری کا اخلاص، تقویٰ اور للہیت ہی ہے کہ آج زمانہ اور عرصہ گذر جانے کے باوجود بخاری شریف کے مقام ومرتبہ میں کوئی کمی نہیں آئی، انتہائی خلوص کے ساتھ انہوں نے ضبط حدیث میں بھی احتیاط وتقویٰ کو بھرپور ملحوظ رکھا، انہوں نے کہا کہ بخاری شریف پر جس عظیم الشان پیمانے پر کام ہوئے ہیں ان کا احاطہ کرنا ناممکن ہے، تقریباً دو لاکھ سے زیادہ کتب بخاری کی توضیح میں آچکی ہیں اور تاہنوز اس پر تحقیق کام جاری ہے، انہوں نے کہا کہ امام بخاری ایک عظیم محدث ہیں، جو فقہ وحدیث میں مجتہدانہ امتیازی شان کے حامل ہیں، جب وہ کسی مسئلہ میں کوئی رائے اختیار کرتے ہیں تو اس کی قوت کے لئے دلائل وبراہین کا انبار لگادیتے ہیں، ہر طرح کے دلائل کا کلی احاطہ کرتے ہیں، حتیٰ کہ اگر کوئی مشکل لفظ درمیان میں آجائے تو اس کی بھی بھرپور تحقیق کرتے ہیں، نیز حق تعالیٰ نے انھیں عظیم قوت حافظہ عطاء فرمایا تھا، ان کی ذہانت ان کے بے مثال تراجم سے عیاں ہیں، وہ اپنا فقہی رجحان تراجم میں سموتے ہیں، اور طلبہ کو بیدار کرنے کے لئے نادر اسلوب اختیار کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ امام بخاری کے تراجم ابواب کا ایک بڑا وصف احقاق حق وابطال باطل ہے، اسلام کے وہ قدیم اور نومولود فرقے جو صیانت دین کے دعویدار ہیں، انہوں نے اسلام کی غلط تشریح کرکے اس کی شبیہ کو مجروح کیا ہے، امام بخاری نے اپنے مخصوص پیرایہ میں ان تمام باطل نظریات اور غلط وفاسد دعاوی کا مسکت ومدلل جواب دیا ہے، علاوہ ازیں بخاری شریف میں ان کا مقصد صرف جمع احادیث ہی نہیں بلکہ مکمل اسلامی زندگی پیش کرنا بھی ہے۔

شمشان گھاٹ کی زمین پر قبضہ کی کوشش

دیوبند۔ گزشتہ روز شمشان گھاٹ کی زمین پر قبضہ کی کوشش اور مار پیٹ کئے جانے کے معاملہ میں وزیر اعلیٰ یوگی آدیتہ ناتھ کے ذریعہ سخت کارروائی کئے جانے کے احکامات جاری ہونے کے بعد دیوبند پولیس نے سخت کارروائی کرتے ہوئے 31 لوگوں کے خلاف مقدمہ درج کرلیا ہے، اس معاملہ میں گیارہ لوگوں کو نامزد اور 20 نامعلوم لوگوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے، پولیس نے اب تک دو لوگوں کو گرفتار بھی کرلیا ہے۔ والمیکی بستی کے رہنے والے اویناش کی شکایت پر پولیس نے بنٹی، سچن، یوراج، تنظیم، دلنواز، پریانشو، ابھشیک، سوربھ، رجت، راہل اور نوشاد کے خلاف مقدمہ درج کرلیا ہے۔

کار کی ٹکر سے آدمی زخمی

دیوبند۔ سیڈا گاؤں کے بس اسٹینڈ پر تھری وہیلر کی (ٹمپو) کی انتظار میں کھڑے ایک شخص کو ایک کار نے ٹکر ماردی جس کے نتیجہ میں وہ شدید زخمی ہوگیا۔ موقع پر پہنچے اہل خانہ نے اسے سی ایچ سی میں داخل کرایا جہاں پر ڈاکٹروں نے ابتدائی امداد کے بعد اسے ہائر کیئر سینٹر ریفر کردیا۔ زخمی کے بھائی نے پولیس کو تحریر دیکر ملزم کار ڈرائیور کے خلاف کارروائی کئے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ سچن ولد اومپرکاش نے پولیس کو دی گئی تحریر میں بتایا ہے کہ اس کا بھائی پون دیوبند جانے کے لئے گاؤں کے بس اسٹینڈ پر ٹمپو کا انتظار کررہا تھا اسی دوران ناگل کی جانب سے آنے والی ایک تیز رفتار کار نے اس کو ٹکر ماردی جس کے نتیجہ وہ شدید زخمی ہوگیا۔

بزمِ عزیز کی طرحی نشست نبی گنج میں منعقد

بارہ بنکی۔ بزم عزیز کی ماہانہ طرحی نشست بزم کے بانی وصدر الحاج نصیر انصاری کے مکان واقع نبی گنج میں منعقد ہوئی۔ اس باوقار نشست کی صدارت ضمیر فیضی رام نگری نے کی، جبکہ نظامت کے فرائض ہزیل انصاری نے عمدگی سے انجام دیے۔ مہمانانِ خصوصی کی حیثیت سے حافظ فرید اور قمر نکہت گنجوی شریک رہے۔

نشست میں مصرع طرح "یہ نہ سمجھو زباں نہیں رکھتے" پر شعراء نے اپنی منفرد غزلیں پیش کیں۔ شرکاء نے جن اشعار کو بے حد پسند کیا، وہ ذیل میں پیش ہیں:

کیا نہیں رکھتے تم خیال مرا
ہنس کے بولے کہ ہاں نہیں رکھتے
الحاج نصیر انصاری

گھر مرے کانچ کے ہیں تم بھی تو
پتھروں کے مکاں نہیں رکھتے
ضمیر فیضی

ہم نے اتنے فریب کھائے ہیں
ساتھ اب مہرباں نہیں رکھتے
صغیر نوری

وہ جلے پر نمک چھڑکتے ہیں
گھاؤ پر پٹیاں نہیں رکھتے
عمار فاروقی

ہم تو ہیں رب کی پاسبانی میں
ہم کوئی پاسباں نہیں رکھتے
عرفان بارہ بنکوی

گو وہ نظریں کہاں نہیں رکھتے
ہم جہاں ہیں وہاں نہیں رکھتے
ہزیل لعل پوری

خامیوں کے سوا نگاہوں میں
وہ مری خوبیاں نہیں رکھتے
ڈاکٹر ریحان علوی

ہے رسائی جہاں تلک میری
ہم وہاں تک گماں نہیں رکھتے
کیفی ردولوی

میرے مجبوب تم جہاں پہ نہ ہو
ہم قدم بھی وہاں نہیں رکھتے
اسلم سیدن پوری

خوف رکھتے ہیں آخرت کا جو
دل میں حرصِ جہاں نہیں رکھتے
حافظ کاشر سیدن پوری

جن کا پردیس آنا جانا ہے
دو سے کم بیبیاں نہیں رکھتے
نفیس بارہ بنکوی

پال کر سانپ آستینوں میں
کوئی خوش فہمیاں نہیں رکھتے
آدرش بارہ بنکوی

ہم ہیں سورج بنانے والے لوگ
ہم دیوں کا جہاں نہیں رکھتے
طفیل زیدپوری

وقت آیا تو ہم بھی بولیں گے
یہ نہ سمجھو زباں نہیں رکھتے
بشر مسولوی

راز جو بھی نہاں نہیں رکھتے
اُن کو ہم رازداں نہیں رکھتے
حیدر مسولوی

عشق میں خوفِ جاں نہیں رکھتے
فکرِ سود و زیاں نہیں رکھتے
شمس ذکریاوی

جنگ جیتیں گے زندگی کے کیا
حوصلہ جو جواں نہیں رکھتے
اوسامہ محمود نکہت گنجوی

نشست کے اختتام پر بزم کے جنرل سیکریٹری ہزیل لعل پوری نے تمام شعراء اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ نشست کے صدر الحاج نصیر انصاری نے اعلان کیا۔

ناظر عام ندوۃ العلماء لکھنؤ کے سانحہ ارتحال پر مدرسہ معین الاسلام دریاباد میں تعزیتی نشست

دریاباد، بارہ بنکی (محمد مدثر) خانوادہ حسنی کے اہم فرد، عالمی شہرت یافتہ ادارہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے ناظر عام پندرہ روزہ مجلہ الرائد کے مدیر مولانا سید جعفر مسعود حسنی ندوی کے سانحہ ارتحال پر مدرسہ معین الاسلام دریاباد کے ماجدی ہال میں ایک تعزیتی نشست زیر صدارت مہتمم مدرسہ قاری شکیل احمد فرقانی ہوئی جس کو خطاب کرتے ہوئے قاری شکیل احمد فرقانی نے کہا کہ مولانا ایسے گھر کے چشم وچراغ تھے جو صدیوں سے دینی علمی خدمات انجام دے رہا ہے مولانا بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے انہوں نے کبھی اپنے آپ کو نمایاں نہیں کیا۔ مولانا عمیر الصدیق ندوی دریابادی نائب مدیر پندرہ روزہ تعمیر حیات لکھنو نے اپنے بیان میں کہا کہ مولانا جعفر مسعود حسنی ندوی اچانک رحلت فرما گئے یقین نہیں آتا انکا تعلق جس خاندان سے ہے وہ اپنی خصوصیات و امتیازات میں بے مثال ہے، مولانا جعفر کی شخصیت میں انکے خاندان کے بزرگوں کی خوبیاں سما گئیں تھیں کسی نے لکھا ہے کہ ان کی تحریروں میں مولانا دریابادی کا عکس نظر آتا ہے انکساری خاکساری سب سے جھک کر ملنا اپنے کو پیچھے رکھنا یہ انکا وصف تھا انتقال سے ایک دن پہلے بات ہوئی دوران گفتگو ہم نے کہا کہ جتنا ہم آپ کے بارے میں جانتے ہیں اتنا آپ بھی اپنے بارے میں نہیں جانتے یقیناً مولانا کی وفات سے امت مسلمہ خصوصاً دارالعلوم ندوۃ العلماء اور پوری ندوی برادری کا عظیم خسارہ ہے اللہ تعالیٰ ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ مولانا شکیل احمد ندوی نائب مہتمم مدرسہ معین الاسلام نے کہا کہ مولانا جعفر مسعود حسنی ندوی کی شخصیت ہر دلعزیز و مقبول تھی وہ نہایت سادگی پسند منکسر المزاج خاموش طبیعت کے مالک تھے۔ مولانا ایک بلند پایہ عالمِ دین ایک باکمال استاذ، بہترین ادیب اور صحافی کے ساتھ ساتھ ایک اچھے منتظم تھے انکی شخصیت میں بڑی کشش تھی جو ایک بار ان سے مل لیتا انکا گرویدہ ہوجاتا، وہ اپنی وسعتِ نظری اور دینی حالات حاضرہ سے گہری واقفیت اور امت مسلمہ کے تئیں فکرمندی میں اپنی مثال آپ تھے۔ مولانا محفوظ الرحمن ندوی نے کہا کہ مولانا ایک بلند پایہ مقام کے حامل فرد تھے انکی علمی صلاحیت کا اندازہ لگانا مشکل تھا وہ ایک اچھے قلمکار، بہترین انشاء پرداز اور ایک کامیاب استاذ تھے طلبہ کو مطمئن کرنا اور انکے سوالات کے مدلل جوابات دینا انکی خصوصیت تھی انہوں نے طویل عرصہ تک عالیہ عرفانیہ لکھنو میں درس وتدریس کی خدمت انجام دی انکے اردو عربی مضامین بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ مولانا محمد فیضان ندوی امام عیدگاہ دریاباد نے کہا کہ مولانا کی شخصیت بڑی محترم علمی ادبی شخصیت تھی مولانا ملت اسلامیہ کا عظیم سرمایہ تھے انکے انتقال سے بہت بڑا خلا پیدا ہوگیا ہے اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ نشست کا آغاز قاری محمد حارث کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا اس موقع پر متین احمد قدوائی، جنید شمس، حکیم محمد رضوان، عشیر قدوائی، شعیب انصاری، ڈاکٹر حبیب احمد، اسرار احمد، اظہر علی کے علاوہ مدرسہ کے اساتذہ وطلبہ کی بڑی تعداد موجود تھی۔

اے ایم یو میں منعقدہ سیمینار میں قوم کی تعمیر میں زبانوں کے کردار پر گفتگو

علی گڑھ: 20 جنوری (پی این ایس) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے شعبہ لسانیات نے بھارتیہ بھاشا سمیتی، وزارت تعلیم، حکومت ہند کے اشتراک سے یک روزہ سیمینار بعنوان "قوم کی ترقی میں زبانوں کا کردار" کا اہتمام کیا۔

آرٹس فیکلٹی لاؤنج میں افتتاحی اجلاس سے بطور مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے اے ایم یو کی وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے شعبہ لسانیات کو اس کی تعلیمی حصولیابیوں کے لئے مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے ذہنی افق کی توسیع، ذاتی شناخت اور قومی ترقی میں زبانوں کے اہم کردار پر گفتگو کرتے ہوئے جدت وترقی کے لیے زبان کو ایک محرک قرار دیا۔ انہوں نے قومی ترقی کے لیے اجتماعی علم کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ مہمان اعزازی، شعبہ انگریزی کے استاد پروفیسر رضوان خان نے تقریب کے انعقاد میں بھارتیہ بھاشا سمیتی کے تعاون کو بطور خاص سراہا۔ انہوں نے پروفیسر وارثی اور ان کی ٹیم کی جانب سے سیمینار کے انعقاد کو خوش آئند قرار دیا اور حکمرانی، سماجی شناخت اور تعلیمی ترقی میں زبان کو ایک متحد کرنے والی طاقت بتایا۔ اپنے ویڈیو خطاب میں بھارتیہ بھاشا سمیتی کے چیئرمین پدم شری چامو کرشنا شاستری نے اتحاد کو فروغ دینے میں مادری زبانوں کے بلند کردار کے سلسلہ میں وزیر اعظم کے وژن پر زور دیا۔ انہوں نے تعلیم میں ہندوستانی زبانوں پر قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے فوکس اور سبھی 22 سرکاری زبانوں میں تعلیمی مواد کو قابل رسائی بنانے کے سلسلہ میں حکومت کی کوششوں پر روشنی ڈالی۔ 2011 کی مردم شماری کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے ہندوستان کے بھرپور لسانی تنوع کا ذکر کیا جس میں کلاسکی، علاقائی اور قبائلی زبانیں شامل ہیں۔ اپنے خطبہ استقبالیہ میں شعبہ لسانیات کے چیئرمین پروفیسر ایم جے وارثی نے وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون کا بطور خاص شکریہ ادا کیا اور معزز مندوبین اور اسکالرز کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے ہندوستانی زبانوں کو فروغ دینے میں قومی تعلیمی پالیسی کے اہم کردار کا ذکر کیا۔ ایمیٹی انسٹی ٹیوٹ آف انگلش اینڈ ریسرچ کے ڈائریکٹر پروفیسر شانتنو گھوش نے اپنے کلیدی خطاب میں زبان اور قومی شناخت کے گہرے تعلق پر روشنی ڈالی۔ ہندوستان میں انگریزی کے وسیع پیمانے پر استعمال کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے طلبہ کی زبان کے سلسلہ میں ترجیح میں لچک پیدا کرنے کی وکالت کی۔ دہلی یونیورسٹی کے سابق استاد پروفیسر آر سی شرما نے ہندوستانی زبانوں کا رتبہ بلند کرنے کے سلسلہ میں بھارتیہ بھاشا سمیتی کی کوششوں کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ یہ زبانیں خواندگی کو فروغ دینے اور عوام کو بااختیار بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

انسانیت کی خدمت کرنا سب سے بڑا کام ہے: مفتی ابوالعرفان فرنگی محلی

سید وقار رضوی مرحوم کی یاد میں کربلا دیانت الدولہ سعادت گنج میں مفت طبی کیمپ

لکھنؤ۔اودھ نامہ اخبار کے بانی مرحوم وقار رضوی کے یوم پیدائش پر سعادت گنج واقع کربلا دیانت الدولہ میں ہر سال کی طرح اس سال بھی صحت میلہ (مفتی میڈیکل کیمپ) کا انعقاد کیا گیا اس کیمپ میں کی خصوصیت یہ رہی ہے اس میں پیتھالوجی، ہومیوپیتھی، یونانی، حجامہ کے ماہرین موجود رہے اور مریضوں کی جانچ کرکے دوائیں دی گئیں۔ کیمپ میں جہاں لکھنؤ کے مشہور ڈاکٹروں کی موجودگی رہی وہیں سماجی، تعلیمی وسیاسی حلقوں کے لوگوں نے بھی پہنچ کر سبھی کی تعریف کی۔

راجکیہ تکمیل الطب کالج اینڈ ہاسپٹل کے ڈاکٹر عبدالقوی کی رہنمائی میں یونانی ڈاکٹروں کی ٹیم نے مریضوں کو دعا دی۔ اس کے ساتھ ہی مشہور نیورولوجسٹ ڈاکٹر اسد عباس نے خاص طور سے غریب مریضوں کی جانچ کی اور ان کا بہترین علاج کیا۔ڈاکٹر اسد عباس نے کیمپ کی تعریف کی اور کہا کہ ان حلقوں میں سبھی ڈاکٹروں کو ایک ساتھ لے کر غریبوں کو علاج مہیا کرانا ایک بڑا اور قابل تحسین کام ہے۔ وقار صاحب ایسے ہی کاموں میں مستعدرہے تھے۔

کیمپ میں سینہ، ٹی بی مرض کے ماہر ڈاکٹر احمد حسین کاظمی، جنرل فیزیشین ڈاکٹر شہنواز، دانت مرض کے ماہر ڈاکٹر حسین رضا، ہومیو پیتھی کے مشہور ڈاکٹر قمر عباس جعفری، حجامہ کے ماہر ہیلنگ کپ کی ڈاکٹر شفانہ، ڈاکٹر باقر، وغیرہ نے اپنے خدمات سماج کو پیش کی۔ مریضوں کا علاج کرنے والے ڈاکٹرس نے بتایا کیمپ میں بزرگ اور ایسے مریض آتے ہیں جو اسپتال تک نہیں پہنچ پاتے ہیں۔زیادہ تر مریض بدلتے موسم میں لاپروائی کی وجہ سے سردی بخار سے پریشان پائے گئے۔بچوں میں ہیموگلوبین اور وٹامن کی کمی دیکھی گئی ہے۔ موقع پر مریضوں کا بلڈ پریشر، شوگر، تھائرائڈ جانچ کی گئی۔

اس موقع پر شہر قاضی مولانا ابوالعرفان میاں فرنگی محلی نے کہا کہ انسانیت کی خدمت کرنا سب بڑا کام ہے۔ بدلتے ہوئے موسم کی وجہ سے لوگ بیمار ہورہے ہیں۔ بڑھتی ہوئی مردم شماری کے چلتے اسپتالوں میں کافی بھیڑ ہوتی ہے۔ ایسے میں میڈیکل کیمپ اسپتالوں کے بوجھ کو کم کرنے کے لئے کافی مددگار ثابت ہورہے ہیں۔فرنگی محلی نے کہا، سماج کے ہر طبقہ کو بہتر علاج ملنا چاہئے۔اسلام مذہب میں بیمار کا علاج کروانا اور بھوکے کو کھانا کھلانا بے حد ضروری کاموں میں شامل کیا گیا ہے۔کیمپ کے منعقد کرنے والے مبارک باد کے مستحق ہیں جو سماج کے درد کو بانٹ رہے ہیں۔

سابق ایم ایل اے ریحان نعیم بھی کیمپ میں پہنچے اور ڈاکٹر ٹیم سمیت کیمپ کے انعقاد کرنے والوں کی تعریف کی اور کہا کہ یہ انعقاد ایسی جگہ ہونا چاہئے جہاں اس کے حقدار ہیں انہوں نے کہا سبھی ڈاکٹروں کو ایک جگہ جمع کرنا بڑی کامیابی ہے۔

عنبر فاؤنڈیشن کے چیئرمین وفا عباس نے کاہ کہ یہ اچھی بات ہے کہ اس طرح کے کیمپ لگائے جارہے ہیں جو لوگ اسپتال تک نہیں پہنچ پاتے ہیں وہ کیمپ سے مدد حاصل کرلیتے ہیں یہ ان کے لئے بہت اچھا کام ہے۔انہوں نے اکہ کہ جب وقار رضوی زندہ تھے تب اس طرح کے پروگرام وہ انعقاد کیا کرتے تھے اور آج بھی یہ پروگرام لگاتار چل رہاہے یہ قابل تعریف ہے۔

ڈاکٹر کلب سبطین نوری نے کہا کہ یونٹی کالج سے پڑھ کر نکلنے ہوئے بہت سے طلبا اس کیمپ میں موجود تھے اور اس کے علاوہ بھی یہ الگ الگ حلقوں میں اپنی خدمات دے رہے ہیں۔ یونٹی کالج کے لئے یہ خوشی کی بات ہے۔ سابق ایم ایل اے ریحان نعیم نے کہا کہ سماجی کاموں میں بلاتفریق مذہب وملت کے بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے، کھانا، دوا اور تعلیم اس پر سب کا برابر اختیار ہے۔ شہر کے ہر محلے اور وارڈ میں اس طرح کے میڈیکل کیمپ ہر ماہ لگنے چاہئے۔سماج میں بلاتفریق مذہب وملت لوگوں کی مدد کی جائے۔ ایک دوسرے کے تعاون ہی سے ہی سماج ترقی کرتا ہے۔

محمد عباز نے کہا کہ کیمپ کا انعقاد وقار صاحب کی روح کو سکون دیتی ہوگی یقیناً ان کو خوشی ہوتی ہوگی کہ ان کے مشن کو اودھ نامہ زندہ رکھے ہوئے ہے۔

□ راجکیہ تکمیل الطب کالج اینڈ ہاسپٹل کے ڈاکٹر عبدالقوی نے کہا کہ سرکاری اسکیم ہے کہ ہر گھر صحت اسکیم اس میں ہمارے وزیر دیاشنکر مشرا دیالو کا حکم ہے۔ آیوش سہولیات عام ولگوں کو آسانی سے دستیاب ہو ہم الگ الگ جگہ پر کیمپ لگاتے ہیں اس میں وزیر اور چیف سکریٹری آیوش کا خاص تعاون ہوتا ہے وہ ہمارے اسپتال اور کالج کو ہر سہولیات مہیا کرا رہے ہیں جس سے ہم کو عوام میں کیمپ لگانے میں آسانی ہوتی ہے۔